900

جملہ حقوق محفوظ

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب

خطباتِ نبوی

جس میں

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام خطبات

متبرکہ جو مدت العمر میں آپنے مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائے

(معہ ضروری حالات و واقعات)

مرتبہ و مترجمہ

مولوی محمد عبداللہ صاحب مولف مکتوبات نبوی

سنہ ۱۹۲۳

کارپردازان دائرۃ المعارف لاہور نے شائع کی

بار اول — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت عہ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبدالرشید منیجر کے چھپی۔

... سعادت فرجام کتاب مستطاب

خطبات نبوی

جس میں

... صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام خطبات

... العمر میں آپ نے مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائے

معہ ضروری حالات و واقعات

مرتبہ و مترجمہ

... مؤلف مکتوبات نبوی

۱۹

... لاہور نے شائع کی

قیمت ...

... چھپی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلحمدُ لِاَھلِہٖ والصّلوٰۃُ لِاَھلِھا۔ اَشھدُ اَن لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ واَشھدُ اَنَّ مُحمّداً عَبدُہٗ ورَسُولُہٗ

حضور خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۶۱۶۳ھ[1] بعد از ہبوط آدم علیہ السلام بمقام مکہ[2] ظہور پذیر ہوئی۔ اور خدمت قابلہ اُس دُرِ بے بہا کی خدا نے ایک بانصیب عورت شفا نامی مادر عبد الرحمٰن بن عوف کو عنایت کی۔

جوں ہی قابلہ کا ہاتھ مولود مسعود کے جسم اطہر پر پڑا تو غیب سے ندا آئی۔ یَرحَمُكِ اللہُ رَبُّكِ (تیرا خدا تیرے پر رحم کرے) اور معاً اس کو ایک ایسا نور دکھائی

---

[1] بعض مؤرخین نے آپکی ولادت ۹۔ ربیع الاول بعض نے ۱۷ ربیع الاول قرار دی ہے۔ مگر ہم نے مشہور روایت پر اعتماد کر کے ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے اور بعض نے شب جمعہ لکھیا اور بعض نے پیر کا دن قبل از طلوع آفتاب لکھا۔ جیسا کہ ہم نے بھی پیر کا دن ہی لکھا ہے ۱۲ منہ

[2] آپ کی ولادت علی الصباح بتاریخ مذکورہ بالا ۲۸ نیساں - ۲۰ دیں شباط روی اور ۱۷ دیماہ فارسی واقعہ فیل سے پچپن روز بعد۔ کوچہ ارقاق المولد میں جو کہ بنی ہاشم کے محلہ کی ایک گلی ہے۔ بمکان محمد بن یوسف نامی میں واقعہ ہوئی۔ چنانچہ یہ مکان حضور کو وراثت میں ملا۔ اور آپ نے عقیل بن ابی طالب کو اپنی زندگی میں بخشدیا۔ عقیل کی اولاد نے اس مکان کو یوسف ثقفی برادر حجاج (گورنر بغداد) کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ چنانچہ یوسف مذکور نے اس مکان کو اپنے مکان بیضا نامی میں شامل کر لیا۔ جب ہارون الرشید تخت پر متمکن ہوا۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲)

Marfat.com

دیا کہ جو زمین و آسمان پر چھا گیا۔ ازیں قبیل اور بہت سے امور وقوع پذیر ہوئے جنکو ہم بخوفِ طوالت ترک کرتے ہیں۔ ایک بت کو تین دفعہ گرنے پر نصب کیا گیا بالآخر تیسری دفعہ بتوں کی زبانِ حال کی شرح اشعار ذیل میں غیب سے ہوئی۔

تَرَدَّتْ لِمَوْلُوْدٍ اَضَاءَتْ بِنُوْرِہٖ — ہم غیرت میں ڈوبے جاتے ہیں اس مولود کے کہ جس
جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ — کے نور سے شرق غرب کی وادیاں منور ہو گئیں۔
وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاَرْعَدَتْ — اور سب کے سب بت منہ کے بل گر پڑے
قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ جَمْعًا مِنَ الرُّعْبِ — اور اس کے رعب سے روئے زمین کے پادشاہ کانپ رہے ہیں۔

اس رات کو مکہ و مدینہ میں اس قدر شہب ثواقب ہوا کہ لوگ تماشہ دیکھتے اور حیرت میں ڈوبے جاتے۔ اہل علم کسی بڑے تغیر کو یقینی خیال کرتے۔ چنانچہ قریش نے ولید بن مغیرہ سے اس کی بابت دریافت کیا تو اس نے کہا کہ کوئی عظیم معاملہ یا واقعہ ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے۔ اور یوسف یہودی نے جو مکہ معظمہ میں مقیم تھا اس نے ان شہب ثواقب سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ تمام علامات پیغمبر آخر الزمان کے پیدا ہونے کی ہیں۔ چنانچہ اس نے بعد تفتیش معلوم کر لیا کہ آج قریش میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور اس نے اس مولود سعید کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ دیکھ کر بول اٹھا۔ ھٰذَا نبی السیف یہ تلوار والا نبی ہے۔ اور کہا کہ اب نبوۃ بنی اسرائیل کی رخصت ہوئی۔

بقیہ حاشیہ صلہ اور یوسف کی والدہ جو مکہ معظمہ میں حج کو گئی تو ہاروں نے اس سے وہ مکان خرید کر اس میں مسجد بنا دی اور ۶۰۰ھ میں ملک مظفر والی اربل نے اس مسجد کی عمارت کو اور بھی مکمل اور مزین کیا اور اب تک ساکنین خیر البلاد مکہ معظمہ یوم ولادت حضور کو اس مسجد میں مناتے اور زیارت کو جاتے اور غرباء و فقراء میں کھانا تقسیم کرتے اور خوشی مناتے ہیں۔ تاریخ اقتباس

Marfat.com

انہیں دنوں میں وہ عاشق رسول جو اسلامی دنیا میں حسان بن ثابت کے نام سے معروف ہوا۔ سات برس کی عمر میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں پڑا کھیلا کرتا۔ اُس نے ایک روز کیا دیکھا کہ یہود کا ایک مقتدر عالم نہایت بلند آہنگی سے لوگوں کو جو اُس کے گرد جمع تھے کہہ رہا ہے کہ لوگو کل ستارہ احمد نکل آیا ضرور ہے کہ وہ یعنی احمد نام پانیوالا آج پیدا ہو

طرفہ بات یہ ہے کہ اس عالم شخص نے حضور کا دعوے نبوۃ سُنکر انکار کیا اور انکار پر ہی مرا۔ سچ ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اسیطرح ابو قیس بن عدی مدنی نے جو عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ یہ خبر سنی تو کہا کہ بیشک ستارہ احمد نکل چکا۔ اور اسی کے انتظار میں میں نے رہبانیت کر رکھی ہے چنانچہ یہ بانصیب شخص حضور کی ہجرت پر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ اور عمر کے لحاظ سے پیر فرتوت تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط

حاصل الامر بعد از ولادت ابوطالب نے اس گوہر بے بہا کا بروز ہفتم عقیقہ کیا۔ دادا نے آپ کا نام محمد رکھا اور لوگوں سے کہا۔ ...دنیا ... کرے گا۔

آپ اپنی والدہ ماجدہ (آمنہ) کا دودھ نوش فرماتے۔ بعد از عقیقہ ثوبیہ نامی ابولہب کی لونڈی نے آپ کو دودھ پلایا۔ جس کی گود میں اس کا لڑکا مسروح نامی تھا اور حضور کا رضاعی بھائی قرار پایا

اسی ثوبیہ نے ابولہب کو اس مولود مسعود کی ولادت کی اطلاع اور مبارکباد دی تھی جس پر ابولہب نے اس خوشخبری میں اس کو آزاد کیا۔ ثوبیہ نے آپکو محض تین

مہینے دودھ پلایا۔ازاں بعد حسب دستور عرب حلیمہ نامی قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت کے بغرض رضاعت آپ سپرد کیے گئے۔ حلیمہ کے آنے اور واپس جانے میں جو کچھ برکات اور نشانات اُس نے اور دوسرے لوگوں نے دیکھے وہ کتب سیرت میں مسطور ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بزرگ عبدالمطلب نے جب اس مرضعہ کا نام اور قبیلہ دریافت کیا تو اُس نے حلیمہ سعدیہ بتلایا تب عبدالمطلب نے تفاؤل کے طور پر فرمایا

بَخٍ بَخٍ خَصْلَتَانِ جَیِّدَتَانِ سَعْدٌ وَحِلْمٌ فِیْهِمَا عِزُّ الدَّهْرِ وَعِزَّةُ الْاَبَدِ	واہ واہ دونوں خصلتیں سَعد و حِلم ایسی ہیں جن میں دائمی عزت ہو۔

آپ نے اسکو چار ہزار درہم اور دس چادریں اور چار کنیزیں عطا کیں اور بچہ کو اُٹھا کر سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کرایا۔ اور خدائے واحد کو شاہد کرتے ہوئے حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔ وہ دو سال کی مدت رضاعت پوری کر کے آپ کو واپس مکہ میں لائی۔ مگر آپ کی والدہ مکرمہ نے مکہ کی نسبت وہاں کی آب و ہوا کو ترجیح دیتے ہوئے حلیمہ کے ہمراہ پھر واپس بھیجدیا۔ یہ آفتاب برج نبوت چندے اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں بھی چراتا رہا۔

وہاں سے واپس ہوکر ماں کی گود کی چندے بہار دیکھی اور جب چھٹا سال سنہ شریف کا آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ نے سفر یثرب اختیار کیا۔ اور وہاں سے واپسی کے وقت اس نیک خاتون کا بمقام ابواء انتقال واقع ہوگیا۔

وہ پاک بچہ جو اب تک بے پدر یتیم تھا۔ اب ماں کی طرف سے بھی کامل یتیم کا نمونہ بن گیا۔ دادا عبدالمطلب نے ان کی نگرانی اور داشت میں کوئی کسر نہ رکھی۔ آخر یہ خود بھی چونکہ سن رسیدہ تھے۔ ان کو اس نوبادہ گلشن اقبال کا اپنے بعد

Marfat.com

کی نسبت یہ خیال ہوا۔ کہ خدا جانے میرے بعد اس کو کیا کچھ صورتیں پیش آئیں اور اس کی غور و پرداخت کوئی خاطر خواہ کرے یا نہ کرے ؛

لہٰذا انہوں نے تمام میں سے آپ کے حقیقی چچا ابو طالب کو اُن کی خبر گیری کے لئے منتخب کیا۔ اور خود بچہ نے بھی انہیں کو پسند کیا۔ غرضیکہ جب آپ کا سنہ شریف آٹھ سال کو پہنچا۔ تو بزرگ عبد المطلب نے ۸۲ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جناب ابو طالب نے بچہ کو کامل طور پر اپنی نگرانی میں لیکر بچپن سے جوانی تک اس طرح کی خبر گیری اور خدمت کی کہ جس کی نظیر معدوم ہے۔

بلند اقبال بچے نے جوں ہی جوانی میں قدم رکھا۔ تو اپنی صداقت راستی اور حلم و صبر امانت و دیانت کا قوم کے دل میں سکہ بٹھا دیا۔ اور قوم میں یہ بلند اقبال جوان الامین الصادق کے نام سے ملقب و مخاطب ہوا۔ جب عالم شباب یعنی بیس پچیس برس کی عمر کو جناب کا سنہ شریف پہنچا۔ اور ظاہری حسن و جمال اور باطنی حسن اخلاق نے ہر ایک قبیلہ میں شہرت پائی۔ تو چچا نے اپنے جوان بھتیجے کے اعلےٰ اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے چاہا کہ اب اس کے نکاح کا بندوبست ہو جائے۔ تو اچھا ہے۔ چنانچہ ابو طالب نے مشورۃً اپنے بھتیجے سے کہا کہ مجھے تمہارے نکاح کی اب فکر ہے۔ مگر قبل از نکاح ضروری ہے کہ کچھ مال یا روزگار ہو تا کہ رشتہ کے تلاش میں ممد و معاون ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ بنت خویلد جو قریش میں ایک بڑی مالدار اور تاجرہ ہے اس کے پاس تم کو بطور شریک کار کسیقدر سرمایہ سے لگایا جائے تا کہ مالی حالت کے سدھر جانے سے نکاح کا بندوبست ہو سکے۔ لایق بھتیجا نے چچا کے مشورہ کو بہ نظر استحسان دیکھا۔

خدیجہ بنت خویلد۔ قبیلہ قریش کے معزز اور تاجر خاندان کی ایک

قابل فخر خاتون تھیں۔ نہایت حسین اور پاک طینت۔ فطرۃً عفت اور پاکیزگی ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ان کی پاکی و عفت ہی کا سبب تھا۔ کہ آپ اپنی قوم میں طاھرہ کے معزز لقب سے ملقب تھیں۔ ان کے والد خویلد نے ان کی پہلی شادی ابا ھالہ نباش بن زدارہ تمیمی سے کی۔ اس شادی سے ان کے دو لڑکے ھالہ اور ھند پیدا ہوئے۔ اور اباھالہ انتقال کر گیا اور پھر دوسرا نکاح اس کا عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا۔ جس سے ایک لڑکی ہندہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد عتیق کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور یہ عالم بیوگی میں اپنے اور اپنے باپ کے تجارت کے کام کو سنبھال بیٹھیں اور دنیا کی طرف سے گونہ مایوس ہو گئیں۔ چونکہ عفیفہ اور فطرۃً پاک باطن واقعہ ہوئی تھیں اسواسطے بسا اوقات اپنے دلی جذبات کا اشعار میں نہایت خوبی سے اظہار کیا کرتیں۔ روحانیت سے آپ کو ایک گہرا تعلق تھا۔ راہبوں اور قبیلہ بنو ہاشم سے جو کعبہ کے کلید بردار اور اس روحانی گھر کے جائز وارث تھے۔ آپ کو نہایت عقیدت تھی۔ گو خود ان کا دل اب نکاح کی طرف بالکل مائل نہ تھا تاہم عرب کے رؤسا اور قبیلہ قریش کے اکثر مالدار عمرو بن ہشام (ابو جہل) جیسے بہت دفعہ پیغام نکاح ان کو دے چکے تھے۔ اور اس پاک خاتون سے تعلق نکاح کو مغتنمات میں سے سمجھتے تھے۔ مگر یہ پاک بی بی ہمیشہ ایسی ایسی درخواستوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتی مکے کے امراء کو بوجہ ان کے فسق و فجور کے پسند نہ کرتیں اور ان کو نجس محض سمجھتیں۔ اگر کبھی نکاح کا خیال بھی ہوتا تو ان کے فسق و فجور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خیال سے ٹل جاتیں۔

ایک روز یہ پاک بی بی اپنے بالاخانہ میں بیٹھی ایک راہب سے روحانی

Marfat.com

باتوں کے لطف اُٹھا رہی تھیں کہ ہماری سرکار حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقاً وہاں سے گزرے۔ راہب نے خدیجہ سے کہا کہ تم اس جوان کو بھی جانتی ہو۔

یہ پاکباز جوان کسی دن بڑی چیز ہونے والا ہے جس کے سامنے مشرق و مغرب جھک جائیگا۔

انہیں دنوں میں پھر یہ واقعہ ہوا کہ خدیجہ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میری جھولی میں چاند گرا ہے اور اس کی روشنی سے مشرق و مغرب منوّر ہو گئے ہیں بحیرہ راہب نے اس کی تعبیر کی کہ تمہارا نکاح غالباً نبی عربی سے ہو۔

ایسی تحریکات قدرتی تھیں کہ خدیجہ کو اپنے نکاح کی دل میں گدگدی ہونے لگی۔ اور اب وہ نکاح کے لئے ایک پاک ہستی کی متلاشی تھی جو اس کی دلی تسلی کا باعث ہو۔ ایک طرف تو خدیجہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا ہو گئی اور دوسری طرف ابو طالب اپنے بھتیجے کو اس کے پاس لیجانے کے لئے مشورہ کر رہے تھے۔

چنانچہ ابو طالب اور عباس دونوں بھائی اسی خواہش کو اپنے دل میں لئے ہوئے خدیجہ کے دولت سرا پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ اپنے کسی خیال میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

كم اسرّ الوجد والاجفان تهتكه — میں کب تک اپنے غم کو چھپاؤں جبکہ پلکیں اسکو ظاہر کر رہی ہیں
واطلق الشوق والاعضاء تمسكه — میں شوق کو چھوڑتی ہوں مگر دل چھوڑتا نہیں
جفاني القلب لما ان تملكه — مجھ پر میرے دل نے ظلم کیا جبکہ اس کا یعنی دل کا غیر شخص
غيري فوا اسفا لو كنت املكه — مالک ہو چکا ہے۔ کاش میرا دل پر قابو ہوتا۔

Marfat.com

مَا ضَرَّ مَنْ لَمْ يَدَعْ مِنّی سِوَی رَمَقٍ اس کا کچھ حرج نہیں کہ انہوں نے میرے
لَوْ کَانَ یَسْمَحُ بِالْبَاقِیْ فَیَتْرُکَہٗ پاس بجز رمق کے کچھ نہیں چھوڑا اگر باقی کو بھی دیں تو سکی باقی

اسی اثنا میں کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ اس دستک سے خدیجہ کو ایک قسم کی مسرت سی محسوس ہوئی۔ کنیز سے کہا دریافت کرو کون ہے اور سرور کے عالم میں یہ شعر فی البدیہہ زبان پر جاری ہوئے۔

أَيَا رِيحَ الْجَنُوبِ لَعَلَّ عِلْمٍ اے باد جنوب اگر تجھے محبوب کی خبر ہی تو بتا
مِنَ الْأَحْبَابِ يُطْفِي بَعْضَ جَرِّيْ تاکہ میرے دل کی کچھ آگ تو فرو ہو۔
وَلِمَ لَا تَحْمِلُوكَ إِلَيَّ مِنْهُمْ تو اُن کا سلام میرے پاس کیوں نہیں لاتی
سَلَامًا أَشْتَرِيهِ وَلَوْ بِعُمْرِيْ جس کی میں جان و دل سے خریدار ہوں۔
وَحَقِّ وِدَادِهِمْ إِنِّيْ كَتُوْمٌ مجھے انکی حق محبت کی قسم ہے کہ میں ان کی محبت کو
وَإِنِّيْ لَا أَبُوْحُ لَهُمْ بِسِرِّيْ چھپا رکھونگی اور اس پوشیدہ بھید کو کسی پر ظاہر ہونے دونگی
أَرَ إِنِّي اللّٰهُ وَصْلُهُمْ قَرِيْبًا خداوند میری انکی جلد ملاقات کرے اور اکثر ہوتا ہے
وَكَمْ يُسْرٍ أَتَى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ کہ تنگی کے بعد فراخی آتی ہے۔
فَيَوْمٌ مِنْ فِرَاقِكُمْ كَشَهْرٍ تمہارے فراق میں ایک دن ایک مہینہ
وَشَهْرٌ مِنْ وِصَالِكُمْ كَدَهْرٍ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک ماہ تمہاری

ملاقات کا ہمیشہ کی ملاقات کا لطف دیتا ہے۔

کنیز نے آکر خبر دی کہ عرب کے بزرگترین قبیلہ عبد المطلب کے آدمی ہیں جو تشریف لائے ہیں۔ خدیجہ نے بڑی خوشی سے حکم دیا۔ کہ میسرہ (مختار عام) کو کہو کہ وہ جلد سے جلد فرش فروش بچھاکر ان عزیز مہمانوں کو بٹھائے۔ اور انکے فواکہ وغیرہ سے سامان جمع کرے اور پھر یہ اشعار فی البدیہہ کہے

Marfat.com

اَلَا حَیَاتِیْ وَصْلُکُمْ وَلِقَاکُمْ میری وہ زندگی بہترین زندگی ہے جس میں تمہارا
وَلَسْتُ اَلَذَّ الْعَیْشَ حَتّٰی اَرَاکُمْ وصل اور ملاقات نصیب ہو۔ تمہارے بدوں
میری زندگی تلخ ترین زندگی ہے۔
وَمَا اسْتَحْسَنَتْ عَیْنِیْ مِنَ النَّاسِ غَیْرُکُمْ تمہارے بغیر کوئی آدمی میری آنکھوں میں نہیں جچتا
وَلَا لَذَّتِیْ قَلْبِیْ حَبِیْبٌ سِوَاکُمْ اور تمہارے بغیر کوئی اور محبوب میرے دل میں نہیں رہ سکتا
عَلَی الرَّاسِ وَالْعَیْنَیْنِ جُمْلَۃُ سَعْیِکُمْ تمہارا آنا اس کا ایک ایک قدم میری سر آنکھوں پر
وَمَنْ ذَا الَّذِیْ فِیْ فِعْلِکُمْ عَصَاکُمْ کون وہ (بدنصیب ہے) جو تمہارے آنے کو برا سمجھے۔
فَھَا اَنَا مَجْنُوْنٌ عَلَیْکُمْ بِاَجْمَعِیْ میں تم سب پر فریفتہ اور عاشق ہوں۔
وَرُوْحِیْ وَمَالِیْ یَاحَبِیْبِیْ ... کُمْ میرا مال و جان تمہارے پر فدا ہے۔
وَمَا غَیْرُکُمْ فِی الْحُبِّ یَسُرُّ مُھْجَتِیْ تمہارے بغیر کوئی چیز میرے شوق کی آگ
وَاِنْ شِئْتُمْ تَفْتِیْشَ قَلْبِیْ فَھَاکُمْ کو بجھا اور دل کو تسکین نہیں دے سکتی۔
اگر تم چاہو تو میرے دل کی تلاشی لے لو کہ اس میں تمہارے بغیر اور کوئی نہیں ہے۔

اس کے بعد اہل انجمن کھانے پر بیٹھ گئے اور نہایت ادب سے خدیجہ نے سبب تشریف آوری دریافت کیا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اپنے عزیز بھتیجے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے واسطے تمہارے پاس آئے ہیں۔

خدیجہ نے محمد (صلعم) کا نام سنتے ہی اپنی مراد پوری ہوتی دیکھ کر فی البدیہہ کہا۔
بِذِکْرِکُمْ یَطْفِی الْفُؤَادُ مِنَ الْوَقْدِ تمہارے ذکر سے میرے دل کی دھکتی آگ بجھتی ہے
وَرُؤْیَتُکُمْ فِیْھَا شِفَاءُ اَعْیُنِ الرَّمَدِ اور تمہارے دیدار سے بیمار آنکھیں شفا پاتی ہیں
وَمَنْ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَفِیْ مِنْ ھَوَاکُمْ جو تمہاری محبت سے شفا پانے کا خواہشمند ہو وہ جھوٹا عاشق
فَقَدْ کَذَّبُوْا۔ لَوْمِتُّ فِیْہِ مِنَ الْوَجْدِ ہے۔ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں اسی غم محبت میں مر جاؤں

Marfat.com

وَمَالِی لَا اَمْلِیْ سُرُوْرًا بِقُرْبِکُمْ — میں تمہارے پاس ہونے سے کیوں خوشی میں شرابور نہ ہوجاؤں
وَقَدْ کُنْتُ مُشْتَاقًا اِلَیْکُمْ مِنَ الْبُعْدِ — جبکہ میں دوری میں بھی تمہاری پہچان دل سے عاشق ہوں
تَشَایَاسِرِیْ فِیْ ھَوَاکُمْ وَخَاطِرِیْ — میرا دل تمہارے عشق میں ایسا بیتاب ہے کہ میں پوشیدہ
فَاُبْدِی الَّذِیْ اُخْفِیْ وَاُخْفِی الَّذِیْ اُبْدِی — بھید کو ظاہر کر رہی ہوں اور ظاہر بات کو چھپا رہی ہوں

خدیجہ نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ . . . خاص محمد صلعم سے انکی یہ خواہش اور آرزو سنوں چنانچہ عباس آپکو بلانے گئے اور غار حرا سے تلاش کر کے ساتھ لائے

جب آپ آکر بیٹھ گئے تو خدیجہ نے کھانا بھیجا اور پردہ کے پیچھے بیٹھکر دریافت کیا کہ اے سردار میرے کلبہ احزان کو کسطرح اور کس مطلب کے لئے منور کیا۔ اور کیونکر مجھے اس خاص امتیاز سے ممتاز فرمایا۔ اور خود ہی کہنے لگی کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو امین اور مختار عام کروں اور آپ میرے اموال میں جس طرح چاہیں متصرف ہوں۔ اور جس تجارت کو چاہیں اختیار کریں

محمد صلعم نے جواب دیا کہ مجھے منظور ہے۔ اور میں شام کی تجارت کو پسند کرتا ہوں۔ خدیجہ نے کہا کہ ہاں آپ کو اختیار ہے اور موجودہ کارواں جو شام کو جانے والا ہے اس کے ساتھ تشریف لے جائیں اس سفر کی تنخواہ آپکو سو اشرفی سو روپیہ اور دو اونٹ معہ انکے مال محمولہ کے تجویز کرتی ہوں۔ کیا آپ راضی ہیں؟ ابوطالب بولے نہ صرف یہ راضی ہیں بلکہ ہم بھی راضی ہیں اور کہا خدیجہ درحقیقت تمکو ایسا ہی آدمی مختار عام چاہیے جس کی امانت و دیانت اور تقوی طہارت ملک میں مسلم ہو۔

خدیجہ نے محمدؐ (صلعم) سے دریافت کیا کہ آپ اونٹ پر پالان ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

خدیجہ نے حکم دیا کہ ایک اونٹ لاؤ جس پر کہ محمد (صلعم) پالان ڈالیں۔ میسرہ ایک ایسے اونٹ کو لایا کہ جو منہ زور سرکش اور کسی سے رام نہ ہوتا تھا حضرت عباس تاڑ گئے اور بولے کہ میسرہ ایسا شریر اونٹ لایا ہے کوئی امتحان کی بات

ہے یہ محمد (صلعم) نے کہا کہ لاؤ کوئی ہرج کی بات نہیں۔ اور آگے بڑھ کر اس کی پیٹھ پر محمد (صلعم) نے ہاتھ پھیرا اور وہ ایسا رام اور نرم ہوا کہ آپ نے پالان ڈال لیا۔

عورتیں جو خدیجہ کے پاس تھیں وہ سب حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تو کوئی جادوگر ہے جس نے ایسے سرکش اونٹ کو رام کر لیا ہے۔ خدیجہ بولیں نہیں نہیں جادوگر نہیں بلکہ اس جوان کی کرامت ہے۔ اور فی البدیہہ یہ شعر پڑھے۔

نَطَقَ الْبَعِيْرُ بِفَضْلِ اَحْمَدَ مُخْبِرًا — احمد کی تعریف میں گویا اونٹ بھی بول اٹھا یعنی یہ

هٰذَا الَّذِيْ شَرُفَتْ بِهٖ اُمُّ الْقُرٰى — ہو گیا یہ وہی شخص ہے کہ جس سے مکہ معظمہ روشن ہے۔

هٰذَا مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَبْعُوْثٍ اَتٰى — یہ محمد (صلعم) بہترین لوگوں کا ہے جو دنیا میں آئے

فَهُوَ الشَّفِيْعُ وَخَيْرُ مَنْ وَطِئَ الثَّرٰى — وہ غریبوں کا سفارشی اور بہترین لوگوں کا ہے جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔

يَا حَاسِدِيْهِ تَمَزَّقُوْا مِنْ غَيْظِكُمْ — اے حاسدو اپنے غصہ میں مر جاؤ یہی مہ

فَهُوَ الْحَبِيْبُ وَلَا سِوَاهُ فِي الْوَرٰى — محبوب ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں

یہ تو ظاہر ہے کہ خدیجہ نے آپکو بغرض تجارت ہی بلایا اور ادھر قافلہ بھی تیار بیٹھا تھا۔ خدیجہ آپ کا لباس دیکھکر کہنے لگی کہ یہ تمہارا لباس قابل سفر نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بغیر میرے پاس اور لباس نہیں ہے۔ خدیجہ پر اس لفظ سے خاص اثر ہوا اور آبدیدہ ہو کر حکم دیا کہ آپ کو مصری قمیص عدنی اور یمانی چادریں اور عراقی عمامہ دو دو جوڑے دیئے جائیں اور جرابیں اور خیزران کی لاٹھی بھی ہاتھ کے لئے پیش کی جائے۔ چنانچہ تعمیل ہوئی اور اسی وقت آپ نے ایک جوڑہ زیب تن کیا۔ جس سے آپ کا حسن و جمال دوبالا ہو گیا۔ اور دیکھکر خدیجہ کے منہ سے بیساختہ مندرجہ ذیل اشعار نکلے۔

Marfat.com

أُوْتِيْتَ مِنْ شَرَفِ الْجَمَالِ فُنُوْنًا — تو ہر ایک قسم کے جمال سے حصہ دار تو نے اس
وَلَقَدْ فَتَنْتَ بِهَا الْقُلُوْبَ فُتُوْنًا — جمال سے لوگوں کے دلوں کو مفتوں کر لیا
قَدْ كُوِّنَتْ لِلْحُسْنِ فِيْكَ جَوَاهِرٌ — حسن کا جوہر تیری سرشت میں رکھا گیا ہے اور اسی واسطے
فَبِهَا دُعِيْتَ الْجَوَاهِرَ الْمَكْنُوْنَا — تجھے دریکدانہ کہنا بجا ہے۔
يَا مَنْ أَعَادَ الظَّبْيَ مِنْ فَلَتَانِهِ — اے وہ شخص جو ہرنی کو اپنی عشوہ طرازی حسن سے شرمسار کر دے
لِلْحُسْنِ جِيْدًا سَامِيًا وَجُفُوْنًا — تو حسن کیلئے بہترین ساز و سامان ہے
اُنْظُرْ إِلٰى جِسْمِ النَّحِيْلِ كَيْفَ قَدْ — میرے کمزور اور نحیف جسم کو دیکھ
أَجْرَيْتُ مِنْ دَمْعِ الْعُيُوْنِ عُيُوْنًا — جس نے (تیرے عشق میں) آنکھوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے ہیں
أَسْهَرْتَ عَيْنِيْ فِيْ هَوَاكَ صَبَابَةً — (تو نے) میری آنکھوں کو اپنے عشق میں بے خواب کر دیا ہے
وَمَلَئْتَ قَلْبِيْ لَوْعَةً وَجُنُوْنًا — اور میرے دل کو سوزشِ عشق اور جنون سے بھر دیا ہے

چونکہ قافلہ تیار تھا۔ خدیجہ نے اپنی ناقہ صہبا نامی کو آپ کی سواری کے لئے تجویز کیا۔ اور اپنے دونوں غلاموں مَیسرہ اور ناصح کو آپ کے ہم رکاب ہونے کی ہدایت کی کہ یہ نوجوان میرا امین اور مختار عام ہے یہ مکہ اور اہل مکہ کا پادشاہ اور سردار ہے۔ یہ سب سے عزت و حرمت میں اول ہے تم کو لازم ہوگا کہ اس کے ہر ایک حکم اور امر کی تعمیل اور اس کے ساختہ پرداختہ کو بدل و جان قبول کرو۔ یہ مال جس جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ میسرہ نے جواب میں کہا۔ کہ میرے دل میں اس کی پہلے سے ہی محبت ہے۔ میں پھر کیوں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کرونگا غرضیکہ آپ خدیجہ سے وداع ہوئے اور میسرہ اور ناصح ساتھ ہو لئے اور خدیجہ نے فرط شوق سے یہ شعر پڑھے

قَلْبُ الْمُحِبِّ إِلَى الْأَحْبَابِ مَجْذُوْبٌ — عاشق کا دل معشوق کی طرف کھچا
وَجِسْمُهُ بِيَدِ الْأَسْقَامِ مَنْهُوْبٌ — اور اس کا جسم کمزوری کے ہاتھوں لٹا جاتا ہے

Marfat.com

وَقَائِلٍ كَيْفَ طَعْمُ الْحُبِّ قُلْتُ لَهٗ	پوچھنے والے نے پوچھا کہ عشق میں کیا مزا ہے
اَلْحُبُّ عَذْبٌ وَّلٰكِنْ فِيْهِ تَعْذِيْبٌ	میں نے کہا یہ ایک میٹھی چیز ہے مگر تکلیف اسمیں بہت ہے
اَفْدِيْ الَّذِيْنَ عَلٰى خَدَّيْ لِبُعْدِهِمْ	میں انپر قربان جاؤں کہ جن کے ہجر میں بعد میرے
دَمِيْ وَدَمْعِيْ مَسْفُوْحٌ وَّمَسْكُوْبٌ	رخسارونپر آنسو اور خون بہ رہا ہے۔
مَا فِي الْخِيَامِ وَقَدْ سَارَتْ رَكَائِبُهُمْ	ان شغدفوں[لہ] میں جنکی اونٹنیاں چل رہی ہیں ایک محبوب
اِلَّا مُحِبٌّ لَهٗ فِي الْقَلْبِ مَحْبُوْبٌ	ہے جس کی طرف سب کے دل کھچ رہے ہیں۔
كَاَنَّمَا يُوْسُفُ فِيْ كُلِّ نَاحِيَةٍ	گویا ہر ایک کنارہ میں یوسف
وَالْحَيُّ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ فِيْهِ يَعْقُوْبُ	اور قافلہ کی ہر ایک طرف میں یعقوب ہے

اہل مکہ قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے میدان مکہ میں جمع ہوئے جب آپ میدان میں پہنچے تو دوستوں کو خوشی ہوئی اور آپ کے چچا عباس نے یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

يَا مُخْجِلَ الشَّمْسِ وَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ اِذَا	اے سورج اور بدر منیر کو اپنے حسن سے شرمندہ کرنیوالے
تَبَسَّمَ الثَّغْرُ لَمْعُ الْبَرْقِ مِنْهُ اَضَا	جبکہ تو ہنستا ہے تو ایک بجلی سی کوند جاتی ہے
كَمْ مُعْجِزَاتٍ رَأَيْنَا مِنْكَ قَدْ ظَهَرَتْ	بہت سی کرامات ہیں جو ہمنے تجھ سے دیکھی ہیں
يَا سَيِّدَ ذِكْرُهٗ يَشْفِيْ بِهِ الْمَرْضٰى	اے سردار تیرا ذکر بیماروں کو اچھا کرتا ہے

جب آپنے دیکھا کہ ابھی تک مال اونٹوں پر لادا نہیں گیا۔ تو آپ نے سبب دریافت کیا۔ ملازمین نے کہا کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اور اسباب زیادہ۔ آپ فوراً اونٹنی سے کود پڑے اور اُن کے ساتھ شامل ہو کر مال لدوا دیا۔ تمازت آفتاب سے آپ کے چہرہ پر پسینہ آگیا قدرت نے باری کی اور بادل آگئے۔

لہ اونٹ پر جو خیمے گرمی سے بچنے کے لئے حالت سفر میں بنائے جاتے ہیں انکو اہل عرب شغدف کہتے ہیں ۱۲

الحاصل کوچ ہوا اور جحفۃ الوداع میں کارروان آ اترا۔ رات کو مطعم بن عدی نے منادی کی لوگو! سفر دور دراز درپیش ہے کوئی قاید اعظم تجویز کرنا چاہیئے۔ جس کے ماتحت تمام کارواں بسہولت منزل مقصود پر پہنچ سکے چنانچہ مختلف لوگوں نے مختلف قائد انتخاب کئے

بنو مخزوم نے — عمر بن ہشام (ابوجہل) کو تجویز کیا

بنو عدی نے — مطعم کی رائے دی

بنو النضر نے — نضر بن حارث کو پیش کیا۔

بنی زہرہ نے — احبجہ بن جلاح کو انتخاب کیا۔

بنی لوی نے — ابوسفیان کو اس کام کا اہل سمجھا۔

میسرہ نے — محمدؐ بن عبداللہ کو سب سے افضل بیان کیا

بنو ہاشم سب کے سب محمدؐ بن عبداللہ صلعم کے انتخاب پر متفق ہو گئے۔

عمر بن ہشام (ابوجہل) نے جب بنو ہاشم کا یہ اجتماع دیکھا۔ تو بول اٹھا کہ میں ابھی تلوار سے خودکشی کر لوں گا جبکہ تم ایک بنو ہاشم کے لڑکے کو قائد اعظم قرار دینے پر متفق ہو گئے۔ حمزہ نہایت خفا ہوئے اور بولے کہ تم ہم کو خودکشی کی دھمکی دیتے ہو میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹے دیتا اور آنکھیں نکالتا ہوں۔

تب محمد صلے اللہ علیہ وسلم بولے۔ کہ

اَغْمِدْ سَیْفَکَ یَا عَمَّاہُ وَلَا تَسْتَفْتِحُوْا سَفَرَکُمْ بِالشَّرِّ۔ دَعُوْهُمْ یَسِیْرُوْنَ اَوَّلَ النَّهَارِ وَنَحْنُ نَسِیْرُ اٰخِرَہٗ فَاِنَّ التَّقْدِیْمَ لِقُرَیْشٍ۔

چچا اپنی تلوار میان کر لو اور اپنے سفر کو لڑائی جھگڑے سے نہ شروع کرو۔ ان کو (ابوجہل) کو کہدو کہ وہ پہلے کوچ کریں اور ہم پیچھے۔ بہرحال تقدیم قریش کی ہی ہے

Marfat.com

(یعنی ابوجہل بھی قریش ہی ہے۔

ابوجہل نے بنوہاشم سے علیحدہ اسی موقعہ پر اپنے آدمیوں میں یہ شعر پڑھے۔

لَقَدْ ضَلَّتْ حَلِيْفُ بَنِيْ قُصَيٍّ — بنی قصی کے حلیف گمراہ ہوگئے۔
وَقَدْ زَعَمُوْا بِتَائِيْدِ الْيَتِيْمِ — جنہوں نے ایک یتیم کی تائید پر بھروسا کیا۔
وَرَامُوْا لِلْخِلَافَةِ غَيْرَ كُفْوٍ — انہوں نے ایک غیرکفو کو سرداری کیلئے منتخب کیا
تَكَيُّفَ يَكُوْنُ فِي الْأَمْرِ الْعَظِيْمِ — اور پھر خاصکر ایسے عظیم الشان معاملہ میں۔
وَإِنِّيْ فِيْهِمْ لَيْثٌ حَمِيٌّ — باوجودیکہ میں ان میں ایک شیر بہادر شمشیر دار ہوں
بِمَصْقُوْلٍ وَلِيْ جَدٌّ كَرِيْمٌ — اور میرا دادا عظیم الشان شخص ہے۔

عباس نے جب یہ شعر سُنے تو کہا۔

أَلَا أَيُّهَا الْوَغْدُ الَّذِيْ رَامَ ثَلْبَنَا — او وغلے جو ہماری ہجو کا ارادہ کرتا اور ہماری
أَتَثْلِبُ قَرْنًا فِي الرِّجَالِ كَرِيْمٌ — نکتہ چینی پر تلا ہوا ہے کیا تو ایسے لوگوں
پر عیب لگاتا ہے جو ہمیشہ سے کریم ہیں۔

وَلَوْلَا رِجَالٌ قَدْ عَرَفْنَا مَحَلَّهُمْ — اگر ہم کو ان لوگوں کی جو ہمارے ہمیشہ سے
وَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ مُحَدَّبٍ وَمُقِيْمٍ — مہربان ہیں عزت کا پاس نہ ہوتا
لَدَارَتْ سُيُوْفٌ يَفْلِقْنَ الْهَامَ حَدُّهَا — تو ایسی تلواریں چلتیں جو سروں کی کھوپریوں
بِأَيْدِيْ رِجَالٍ كَاللُّيُوْثِ تَقْتَحِمْ — کو پارہ پارہ کر دیتیں۔ ایسے شیروں کے
ہاتھوں سے جو میدان میں پیچھے ہٹنا نہیں جانتے

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ابوجہل نے آپ سے اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا جس پر وہ تمام عمر اپنی بدنصیبی سے مصر رہا۔

حاصل کلام قافلہ روانہ ہو کر منزل مقصود پر پہنچا۔ اثنا راہ میں آنحضرت سے

Marfat.com

بہت سے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جنکو معجزہ کہنا چاہئے۔ اور اس سے قافلہ پر نہایت عمدہ اثر مترتب ہوا۔

تمام لوگوں نے منڈی میں اپنا مال ابوجہل کی حمایت میں آپ سے پہلے پہلے فروخت کر لیا۔ اور آپ کے مال کو ابوجہل نے کھولنے کی اجازت بھی نہ دی جس سے اس کا منشاء تھا کہ کسی طرح ثابت ہو کہ خدیجہ کا جدید مختار عام اس کام کا اہل نہیں ہے۔ اور وہ سب سے پیچھے سستے داموں مال فروخت کرنے پر مجبور ہو۔

اگرچہ ابوجہل نے یہ تدبیر کی مگر قدرت کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے وہاں معاملہ ہی دگرگوں ہوا۔ دوسرے لوگوں یعنی ابوجہل کے حمایتوں نے جب مال فروخت کر لیا۔ تو مفصلات میں کارواں کے آنے کی خبر پہنچی کہ مکہ والوں کا قافلہ مال لیکر آیا ہوا ہے۔ لوگ مفصلات سے دریا کی طرح امنڈ آئے۔ اب تو محمد صلعم نے اپنا مال کھولا اور منہ مانگے داموں پر فروخت کیا جس میں نفع کثیر حاصل ہوا۔ اور قافلہ واپس ہوا۔ راستے کے واقعات نہایت دلچسپ تھے جن کو ہم نے بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے۔

کارواں واپس ہو کر جحفۃ الوداع میں آاُترا۔ اور سب نے اپنے اپنے آدمی واپسی کی خبر و منافع مال کی اطلاع کے لئے مکہ کو روانہ کئے۔ میسرہ کے قرارداد کے موجب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خود ناقہ صہبا پر سوار ہو کر خدیجہ کو اطلاع دینے کے لئے روانہ ہو گئے۔

اتفاق سے خدیجہ بالاخانہ پر بیٹھی ہوئی وادی مکہ کو دیکھ رہی تھی کہ غبار اٹھتا ہوا نظر آیا۔ اور راہی اونٹنی صہبا کو پہچان کر ظن غالب ہوا کہ شاید محمد صلعم

Marfat.com

آتے ہیں۔آپ نے سواری سے اتر کر خدیجہ کے دروازہ پر دستک دی۔اور خدیجہ نے
ننگے پاؤں بالاخانہ سے آکر دروازہ کھولا۔محمد صلعم نے السلام علیکم یا اہل البیت کی
آواز دی۔خدیجہ نے مناسب جواب دیا۔آپؐ نے خدیجہ کو مال کے نفع اور بخیر عافیت
واپسی کی مبارکباد دی۔خدیجہ بولیں کہ مجھے تمہاری سلامتی اس مال کے نفع سے
ہزار گنا مبارک اور بابرکت ہے اور فی البدیہہ کہا

جَاءَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ اَهْوَاهُ مِنْ سَفَرٍ — الحمدللہ کہ میرا محبوب جسکو میں چاہتی ہوں
وَالشَّمْسُ قَدْ اَثَّرَتْ فِيْ وَجْهِهِ اَثَرًا — سفر سے بخیر وخوبی واپس آیا۔اور دھوپ
کی شعاعوں نے اس کے رخساروں پر اثر کر دیا ہے۔

عَجِبْتُ لِلشَّمْسِ مِنْ تَقْبِيْلِ وَجْنَتِهِ — مجھے تعجب ہے کہ سورج نے اس کے
وَالشَّمْسُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ — رخساروں کو کس طرح بوسے دئے حالانکہ
سورج قمر تک نہیں پہنچ سکتا۔

خدیجہ نے اس کے بعد آپ سے کہا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ واپس
جحفۃ الوداع میں جاکر دوسرے قافلوں کے ہمراہ داخل مکہ ہوں۔چنانچہ آپ
واپس جاکر اور شامل کارواں ہوکر داخل مکہ معظمہ ہوئے۔خدیجہ نے اپنے
لوگوں کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا۔اور بڑی شان شوکت سے لوگ
اپنے اپنے گھروں میں واپس پہنچے۔

آپ نے آتے ہی تمام مال ونفع وغیرہ خدیجہ کے حوالہ کیا۔خدیجہ نے پس پردہ
بیٹھکر اظہار مسرت کیا۔اور اپنے باپ خویلد کو تجارتی نفع کثیر پر مبارکباد بھیجی۔
پھر میسرہ سے تمام واقعات سفر اور محمد صلعم کے حالات دریافت کئے
میسرہ نے پرزور الفاظ میں آپ کی تعریف کی اور کہا کہ یہ شخص اپنے اخلاق

Marfat.com

وآداب میں مافوق العادت ہی یہانتک کہ خدیجہ بول اُٹھیں کہ اب بس کر تم نے میری آتش شوق کو اور زیادہ بھڑکا دیا اور میسرہ سے خوش ہو کر اسکو اور اس کے بال بچہ کو آزاد کیا اور خلعت اور دو اونٹ اور دو سو روپیہ انعام دیا۔ اور کہا کہ محمدؐ کو بلا لاؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لائے تو یہ شعر اُنکے مُنہ سے بیساختہ نکل گئے۔

فَلَوْ اَنَّنِیْ اُمْسِیْتُ فِیْ کُلِّ نِعْمَۃٍ	اگر مجھ کو تمام دنیا کی نعمتیں اور ہمیشہ کے لئے
وَدَامَتْ لِی الدُّنْیَا وَمُلْکُ الْاَکَاسِرَۃِ	سلطنت کسرے وقیصر کی مل جائے اور
فَمَا سُوِّیَتْ عِنْدِیْ جَنَاحُ بَعُوْضَۃٍ	تو میری آنکھوں کے سامنے نہ ہو تو پھر یہ
اِذَا لَمْ یَکُنْ عَیْنِیْ لِعَیْنَیْکَ نَاظِرَہ	تمام چیزیں میرے نزدیک پرپشہ کی قدر

کبھی نہیں رکھتیں۔

پھر آپ سے مخاطب ہو کر خدیجہ کہنے لگیں کہ آپ کو سیار کباد کے عوض میں کچھ ہدیہ دینا چاہتی ہوں اگر کہو تو لاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے چچا صاحب سے مل آؤں تب آتا ہوں۔ چنانچہ اپنے چچا سے ملاقات کی اور حالات سفر بیان کیئے۔ اور کہا کہ جو کچھ مال مجھے اس سفر میں حاصل ہوا ہے۔ وہ آپ کا ہے جس طرح چاہیں تصرف اور خرچ کریں۔ ابوطالب نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ مجھے آرزو ہے کہ جو کچھ تم لائے ہو۔ اس سے تمہاری کسی اچھے خاندان میں شادی کروں آپؐ نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے بدلے اور خدیجہ کے پاس تشریف لائے۔ خدیجہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور یہ شعر پڑھے

دَنَا فَرَمٰی مِنْ قَوْسِ حَاجِبِہٖ سَہْمًا	میرا معشوق مجھ سے ملا اور اُس نے اپنی ابرو سے
فَصَادَفَنِیْ حَتّٰی قُتِلْتُ بِہٖ ظُلْمًا	ایسا تیر پھینکا کہ جسنے مجھے مظلومین کیطرح قتل کر دیا

Marfat.com

وَاَسْفَرَ عَنْ وَجْهٍ وَاَسْبَلَ شَعْرَهٗ	اس نے اپنا چہرہ کھولا اور زلفیں چھوڑیں
فَبَاتَ يُبَاهِي الْبَدْرَ فِي لَيْلَةٍ ظُلْمَا	تو بالکل ایسی ہی مثال تھی کہ جس طرح بدر کامل اندھیری رات میں اپنی روشنی پہ اتراتا ہے
وَلَمْ اَدْرِ حَتّٰى زَارَ مِنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ	مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ مجھ سے بدوں کسی وعدہ کے آملا
عَلٰى رَغْمِ وَاشٍ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمًا	چغلباز کے منشا کے برخلاف اور اسکو بھی علم تک نہ ہوا
وَعَلَّمَنِيْ مِنْ طِيْبِ حُسْنِ حَدِيْثِهٖ	اسنے اپنی حسن بیان سے ایسی گفتگو مجھکو سکھائی کہ جس سے
مُنَادَمَةً يَسْتَنْطِقُ الصَّخْرَةَ الصَّمَّا	ٹھوس پتھر بھی اگر سن لے تو بولنے لگ جائے

اس کے بعد فرط انبساط سے خدیجہ بولیں کہ اے میرے سید آقا اگر کوئی آپ کو ضرورت ہو تو فرمائیے کہ میں اس کو بطیب خاطر پورا کروں جس سے حضور شرمسار سے ہو گئے۔ اور کچھ نہ بولے۔ خدیجہ نے پھر اپنی تقریر کا پہلو بدل کر کہا کہ یہ جو مال آپؐ نے اس سفر میں کمایا ہے اور یہ میرے پاس آپ کا مال ہے آپ اسکو کہاں اور کس طرح خرچ کرینگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ چچا صاحب کا خیال ہے کہ وہ اس مال سے میرے لیے دو اونٹ بغرض سفر خریدیں اور باقی سے میری شادی کا انصرام کریں۔

خدیجہ نے عرض کیا کہ اگر میں آپکو ایک عورت کا پتہ دوں اور اس کی طرف سے خطبہ کروں تو آپ پسند کرینگے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ ایک عورت آپ کے قبیلہ میں سے ہے۔ سخاوت جمال عفت اور کمال میں جہاں تک ہیں مکہ کی تمام عورتوں سے خاص امتیاز رکھتی ہے۔ نسب میں بھی تمہارے قریب اور تمہارے ہر ایک کام میں مدد کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ اور اگر مال و نفقہ بھی تمہاری طرف سے کمی ہوگی تو اسپر بھی وہ ناراض نہ ہوگی۔ ہاں اس میں دو عیب

بھی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اس سے پہلے دو شوہر دیکھ چکی ہے اور دوسرے عمر میں بھی آپ سے بڑی ہے۔ محمد صلعم اس بات کے سننے سے مارے شرم کے پسینہ پسینہ ہوگئے۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔ خدیجہ بولیں میرے آقا میرے مولا۔ آپ کیوں جواب نہیں دیتے۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ آپ میری جان کا سکھ میرے دل کی مراد ہیں۔ میں کبھی آپ کی خدمت اور تابعداری میں کوتاہی نہ کروں گی۔ اور یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

یَا سَعْدُ اِنْ جُزْتَ بِوَادِی اَلْاَرَاکِ	اے سعد اگر تو وادی اراک میں جائے۔ تو
بَلِّغْ تُلَیْبًا ضَاعَ مِنِّیْ هُنَاکَ	پوچھنا میرا چھوٹا سا دل وہاں کھویا گیا ہے
وَاسْتَفْتِ غِزْلَانَ الْفَلَا سَائِلًا	جنگل کی ہرنیوں سے پوچھنا کہ محبت کے
هَلْ لِاَسِیْرِ الْحُبِّ مِنْهُمْ فِکَاکٌ	قیدی کبھی رہا ہی ہو سکتے ہیں یا نہیں (
وَاِنْ تَرَیٰ رَکْبًا بِوَادِی الْحِمَا	اگر وادی حما میں تم کوئی سواریاں دیکھو۔ تو
سَائِلْهُمْ عَنِّیْ وَمَنْ لِیْ بِذَاکَ	ان کو میری طرف سے پوچھنا کہ تم میں سے

میرے لئے کوئی ہے (یعنی تمہاری میں سے کس پر عاشق ہوں اور کس کے لئے میں تڑپ رہی ہوں)

نَعَمْ سَرَوْا وَاسْتَصْحِبُوْا نَاظِرِیْ	(خود ہی عاشق جواب دیتا ہے) ہاں جب انہوں
وَلَانَ عَیْنِیْ تَشْتَهِیْ اَنْ تَرَاکَ	نے (یعنی میرے معشوق کی سواریوں نے)

کوچ کیا تو میری آنکھیں اُن کے ساتھ ہی چلی گئیں (یعنی میں دیکھتے دیکھتے رہ گئی اب میری آنکھیں پھر تمہارے دیکھنے کو ترستی ہیں۔

مَا فِیَّ مِنْ عُضْوٍ وَمُنْفَصِلٍ	میرا کوئی عضو اور کوئی جوڑ ایسا نہیں ہے۔
اِلَّا وَقَدْ دَبَّ مِنْهُ هَوَاکَ	کہ جس میں تمہاری محبت سرایت نہیں کر گئی

Marfat.com

عَذَّبْتَنِیْ بِالْھَجْرِ بَعْدَ الْجَفَا — تو نے بعد از جفا عذاب دینا شروع کر دیا۔
یَا سَیِّدِیْ مَاذَا جَزَاءُ بِذٰلِکَ — میرے سردار مجھ پر ایسی سزا کیوں رکھی گئی۔
فَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ وَمَا تَرْتَضِیْ — جو تو چاہے اور جس سے خوش ہو وہی کر
فَالْقَلْبُ لَا یَرْضِیْہِ اِلَّا رِضَائَکَ — میرا دل تو تیری رضا چاہتا ہے۔

شعر سننے کے بعد آپ نے فرمایا اے میری چچا کی بیٹی بھلا آپ کا اور میرا کیا تطابق؟ میں فقیر تم دولتمند۔ میں عاجز تم تونگر مجھے تو ایسی بیوی چاہیے کہ جس کی دنیوی بضاعت میرے موافق ہو۔ آپ ماشاء اللہ ملکہ قسمت بادشاہوں کے لائق ہو۔

خدیجہ نے کہا کہ اے محمد صلعم اگر تمہارے پاس مال نہیں تو میرے پاس تو ہے۔ جب میں آپ کے لئے جان دینے کو تیار ہوں تو پھر تمہارے سے مال کو کیوں دریغ کروں گی۔ لو میں ابھی آپ سے کہتی ہوں کہ میں اور میرا مال آپ کا اور آپکے حکم کے ماتحت ہے۔ میں آپ کو کعبہ و صفا مروہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ میری اس استدعا کو رد نہ کریں۔ اور یہ کہہ کر خدیجہ رو پڑیں۔ اور کہا

وَاللّٰہِ مَا ھَبَّ نَسِیْمُ الشِّمَالِ — اللہ کی قسم کبھی نسیم شمال نہیں چلی
اِلَّا تَذَکَّرْتُ لَیَالِی الْوِصَالِ — کہ جس میں میں نے تمہارے وصل کی راتوں کو یاد نہ کیا
وَلَا اَضَاءَ مِنْ نَحْوِکُمْ بَارِقٌ — کبھی کوئی بجلی نہیں چمکی۔
اِلَّا تَوَھَّمْتُ لَطِیْفُ الْخَیَالِ — کہ جسکو میں نے تمہارا ہی لطیف خیال سمجھا ہو۔ یعنی ہر ایک روشنی جو نظر میں آتی ہے تمہارا ہی حسن و جمال مجھے دکھائی دیتا ہے
اَحْبَابُنَا مَا خَطَرَتْ خَطْرَۃٌ — کوئی خیال میرے دل میں بجز تمہاری صبح وصل کے
مِنْکُمْ غَدَاۃُ الْوَصْلِ مِنِّیْ بِبَالٍ — نہیں آیا یعنی میرے دل میں تمہارے وصل کے خیالات ہی ہر لحظہ رہتے ہیں

جَوْرَ اللَّیَالِیْ خَصَّنِیْ بِالْجَفَا (تمہارے خیالات میں) میری راتیں ظلم وستم
مِنْکُمْ وَمَنْ یَّأْمَنُ جَوْرَ اللَّیَالِ کی راتیں ہو گئی ہیں۔ کون ہے جو ان ظلم کی
راتوں سے مجھے امن بخشے (یعنی تم ہی ان بھیڑ راتوں کو چین سے بدل سکتے ہو۔

رِقُّوْا وَجُوْدُوْا وَارْحَمُوْا وَاعْطِفُوْا (دیکھو) مہربان ہو جاؤ سخاوت سے کام لو
لَابُدَّلِیْ مِنْکُمْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ رحم اور شفقت کرو ہر حال میں مجھے تمہاری بغیر
چارہ نہیں ہے۔ یعنی زندگی اب تمہارے الطاف و رحم پر موقوف ہے۔

جو شخص رحمۃ للعالمین ہو جسکی طبیعت میں رحم اور مروت فوق العادۃ ہو وہ ایسی درد انگیز داستان سے کس طرح متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا۔

خدیجہ نے کہا کہ آپ اپنے چچا کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میرے باپ خویلد سے آپ کے لئے میرے رشتہ کی درخواست کریں۔ آپ یہ بات سنکر چچا کے پاس گئے اور ماجرا کہہ سنایا۔ سب نے تعجب کیا اور کہا کہ اسنے ہنسی اور استہزا سے ایسا کہا ہوگا۔ رفع اشتباہ اور اصل حقیقت دریافت کرنے کے لئے صفیہ بنت عبد المطلب کو خدیجہ کے گھر بھیجا گیا۔ صفیہ سے خدیجہ نے ساری بات کہدی اور اسپر یہ بات ایزاد کی کہ میں اپنا مہر خود اپنے پاس سے ادا کر دونگی۔ صفیہ کے واپس آنے پر سب کو خوشی ہوئی مگر ابو لہب اندر ہی اندر جل بھن کر رہ گیا۔

چنانچہ اسیوقت اعمام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خویلد کے گھر تشریف لیگئے خویلد نے بڑی عزت سے ان کو اتارا اور تشریف آوری کا سبب دریافت کیا۔ ابو طالب بولے کہ آپ اور ہم جدی لوگ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ میں اور ہم میں سمدہانا کے تعلق قائم ہوں۔ خویلد نے کہا کون سا لڑکا اور کونسی لڑکی۔ چنانچہ انہوں

58599

Marfat.com

نے خدیجہ اور محمدؐ کا نام پیش کیا۔ خویلد نے کہا کہ مجھے امید نہیں کہ خدیجہ اس بات کو قبول کرے اسوا سطے یہی اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ بنو ہاشم وہاں سے رنجیدہ خاطر ہو کر واپس آگئے۔ جب خدیجہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت مغموم ہوئیں

اسی اثناء میں خدیجہ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کو بلا بھیجا اور مجملاً اپنا ارادہ نکاح ظاہر کر کے باپ کی طرف سے مایوسی کا اظہار کیا۔ ورقہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اس طرح کا تعلق تو بہت لوگ کرنے کو تیار ہیں۔ خدیجہ نے کہا مگر میں کسے بابر نہیں چاہتی۔ تب ورقہ نے شیبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط عمر بن ہشام (ابوجہل) کے نام پیش کئے۔ جو کہ مکے کے رہنے والے تھے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ لوگ فاسق و فاجر جاہل اور گمراہ ہیں ان کے علاوہ کسی اور کا نام بتلاؤ۔

ورقہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ محمد بن عبداللہ بھی خواہش کرتے ہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ اچھا اس کے اگر تم کو کچھ عیب معلوم ہوں تو وہ بیان کرو۔ ورقہ نے جواب میں کہا۔

اَصْلُهٗ اَصِيْلٌ وَفَرْعُهٗ طَوِيْلٌ وَطَرْفُهٗ كَحِيْلٌ — وہ اصل کا اصیل شریف ہے۔ وہ بڑی خُلْقُهٗ جَمِيْلٌ وَفَضْلُهٗ عَمِيْمٌ جُوْدُهٗ عَتِيْدٌ۔ بڑائی والا۔ اس کی آنکھیں سرگیں اس کا خلق دلربا۔ اس کی بزرگی مسلم۔ اس کی بخشش بیحد ہے۔

خدیجہ نے کہا تم تو اس کی تعریف کرتے ہو۔ اس کے عیب بھی کچھ بیان کرو۔ بولا۔ وَجْهُهٗ اَقْمَرُ وَجَبِيْنُهٗ اَزْهَرُ طَرْفُهٗ اس کا چاند سا چہرہ۔ اس کی پیشانی روشن اَحْوَرُ۔ وَرِيْحُهٗ اَزْكٰى مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ۔ اس کی آنکھیں سیاہ سفید وہ کستوری لَفْظُهٗ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَاِذَا مَشٰى كَاَنَّهٗ خالص سے زیادہ معطر۔ اس کی بات چیت الْبَدْرُ اِذَا بَدَرَ وَالْوَبْلُ اِذَا مَطَرَ۔ وہ چلتا ہوا بدر کامل معلوم ہوتا ہے۔ وہ ابر

Marfat.com

رحمت ہے جو برس جاتا ہے۔

خدیجہ بولیں میں عیب پوچھتی ہوں آپ تعریفیں کرتے ہیں۔ ورقہ بولا۔
یَاخُدیجۃ۔ ھو مخلوق من الحسن الشامخ اے خدیجہ وہ انتہائی حسن کی مخلوق ہے
والنسب الباذخ۔ وھو احسن العالم سیرۃ وہ عالی نسب۔ وہ دنیا میں بہترین خلق
واصفاھم سریرۃً۔ اذا مشے ینحدر من کا مالک وہ باطنی خوبیوں کا مجموعہ جب
صبیب شعرہ کالغیہب۔ وخدہ ازھر وہ چلتا ہے تو اس کے لٹکتے ہوئے بالوں
من الورد الاحمر وریحہ ازکی من سے سیاہی ٹپک ٹپک پڑتی ہے اسکی
المسک الاذفر۔ لفظہ اعذب من رخسارے گل گلاب سے زیادہ خوبصورت۔ وہ
الشھد والسکر۔ کستوری خالص سے زیادہ معطر اسکی باتیں شہد و شکر سے زیادہ میٹھی اور دلکش ہیں

خدیجہ نے پھر وہی اعتراض کیا کہ میں کیا پوچھتی ہوں۔ اور آپ کیا کہتے ہیں۔
آخر ورقہ نے کہا خدیجہ میں کون کہ اس کی انتہائی تعریف کرسکوں اور اس کے مکارم اخلاق کو لفظی جامہ پہنا سکوں۔ وہ میری تعریف و توصیف سے بالاتر ہے اور یہ شعر پڑھا۔

لقد علمت کل القبائل والملا تمام قبیلے اور ساری خلقت جان چکی ہے کہ وہ
بان حبیب اللہ اطھرھم قلبًا خدا کا پیارا سب سے پاک دل رکھتا ہے۔
واصدق من فی الارض قولاً وموعدًا وہ تمام دنیا سے وعدے اور بات میں سچا ہے
وافضل خلق اللہ کلھم قربًا اور خدا کے قرب میں سب سے آگے نکلا ہوا ہے۔

خدیجہ نے کہا کہ میں نے اس کو اور اس کے مکارم اخلاق کو خوب جانچا اور دیکھا ہے میں تو اس کے سوا کسی اور کو اپنا شوہر ہونے کے لئے پسند نہیں کرتی۔
ورقہ نے کہا کہ خوب میں آج ہی کوشش کرونگا کہ تمہارا اور اس کا نکاح ہوجائے

Marfat.com

چنانچہ ورقہ خویلد کے پاس گیا۔ اور اس امر کی تحریک کی اور قریش کی خفگی اور خدیجہ کی رضامندی کا ذکر کیا۔ تب تو خویلد پشیمان ہوا اور خود اعمام محمد کے پاس جاکر عذرخواہ ہوا اور کہا کہ جب میری لڑکی ہی راضی ہے۔ تو پھر مجھے انکار کی گنجایش نہیں۔ چنانچہ ورقہ خدیجہ کی طرف سے وکیل ٹھہرا۔ اور دوسرے روز عمائد عرب خدیجہ کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور باستدعائے جو نبین ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا جو ذیل میں درج ہے

الحمد للہ رب ھذا البیت الذی جعلنا من زرع ابراھیم وذریۃ اسمعیل وانزلنا حرما امنًا وجعلنا الحکام علی الناس وبارک لنا فی بلدنا الذی نحن فیہ ثم ان ابن اخی ھذا لا یوزن برجل من قریش الا رجح بہ ولا یقاس بہ رجل الا عظم عنہ ولا عدل لہ فی الخلق وان کان مقلا فی المال فان المال رفد حائل وظل زائل ولہ فی خدیجۃ رغبۃ ولھا فیہ رغبۃ والذی جئنا لنخطبھا الیک برضاھا وامرھا والمھر علی فی مالی الذی سألتموہ عاجلۃ واٰجلۃ ولہ ورب ھذا البیت حظ عظیم ودین شائع ورای کامل

ترجمہ اس خدا کی تعریف ہے جو اس گھر کعبہ کا رب ہے اور جس نے ہمکو ابراہیم اور اسمعیل کی اولاد سے پیدا کیا۔ اور ہمکو حرم محترم میں حکومت ... [illegible] ... برکت والا کیا۔ ... [illegible] ... سے ساتھ ... [illegible] ... ہوگا ... [illegible] ... پاس مال کم ہے ... [illegible] ... خطبہ پڑھتے ہیں۔ اور اس ... [illegible] ... بیرسے ... مجھے اس گھر کے خدا کی قسم ہے کہ ... محمد ایک بڑی ... کا طور و طریقہ بہتر اور اس کی عقل کامل ہے۔۔۔

بعض روایات میں یہ خطبہ قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ یوں بیان ہوا ہے۔

الحمد لله الذی جعلنا من ذریة ابراهیم وزرع اسمٰعیل وضئضئ معد وعنصر مضر۔ وجعلنا حضنة بیته وسواس حرمه۔ وجعل لنا بیتا محجوجا۔ وحرما آمنا وجعلنا الحکام علی الناس۔ ثم ان ابن اخی هذا محمد ابن عبد الله لا یوزن برجل الا رجح به فان کان فی المال قل فان المال ظل زائل وامر حائل ومحمد ممن قد عرفتم قرابته وقد خطب خدیجة بنت خویلد وبذل لها اجله وعاجله من مالی کذا و اصدق عشرین بکرة وهو والله بعد هذا له نبأ عظیم وخطر جلیل جسیم الحمد لله الذی جعلنا کما ذکرت وفضلنا علی ما عددت فنحن سادة العرب وقادتها وانتم اهل ذلک کله ولا تنکر العشیرة فضلکم ولا یرد احد من الناس فخرکم وشرفکم

اس خدا کی تعریف ہے جسنے ہم کو ابراہیم اور اسمٰعیل کی اولاد اور معد کے اصل اور مضر کی سرشت سے پیدا کیا۔ اور اپنے گھر کا مربی اور مدبر ٹھہرایا۔ اور ہمارے لئے ایک ایسا گھر بنایا جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اللہ نے اسکو باعزت اور محفوظ کیا ہے۔ ازاں بعد یہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ سب سے افضل ہے اگرچہ مال میں کم ہے۔ لیکن مال ایک ڈھلتا سایہ اور آنی جانی چیز ہے۔ محمد (صلعم) وہ شخص ہے۔ کہ جس کی قرابت سے تم خوب واقف ہو۔ خدیجہ بنت خویلد سے اس کا نکاح ہوا ہے۔ اور اس کا مہر موجل و غیر موجل میرے مال سے ادا کر دیا۔ بخدا اس کے بعد اسکے لئے بڑا کام ظاہر ہوگا۔ اس خدا کا شکر ہے جسنے ہم کو ایسا بنایا جیساکہ مینے ذکر کیا۔ اور ہمکو جیساکہ میں نے بیان کیا سب پر فضیلت عطا کی۔ پس ہم سب لوگ عرب کے سردار اور پیشوا ہیں۔ اور تم سب لوگ اسکی یعنی سرداری اور پیشوا ہونے کی اہلیت

Marfat.com

وقد رغبنا فی الاتصال بحبلکم	رکھتے ہو۔ اور کوئی قبیلہ تمہاری فضیلت فخر اور
وشرفکم فاشھدوا علی معاشر	اور شرف کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور ہم نے تمہارے
قریش بانّی قد زوجت خدیجۃ	شرف اور اتصال میں سابقت کی ہے۔ اے گروہ
بنت خویلد بمحمد بن عبد اللہ	قریش تم گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کا محمد
علی اربعمایۃ دینار وشھد علی	بن عبد اللہ سے نکاح کیا۔ اور چار سو دینار مہر
ذلک صنادید قریش وزوجھا	مقرر ہوا ہے۔ اس موقعہ نکاح پر رئیس لئے
ابوھا خویلد۔	لوگ قریش کے حاضر تھے اور خویلد خدیجہ کے

باپ نے اس نکاح کو قبول کیا۔

چونکہ خطبہ میں ورقہ ہی زیادہ تر مخاطب تھا اور وہ جواب جیسا کہ چاہیئے نہ دیسکا تو خدیجہ بولیں کہ اے ورقہ اگرچہ تجھے اس مقام پر بولنا چاہیے۔ مگر اب میں خود ہی بولتی ہوں۔ اور کہا کہ اے محمد (صلعم) میں نے اپنے نفس کو آپ کی زوجیت میں دیا اور میں اپنا مہر خود اپنی ہی مال سے ادا کروں گی۔ آپ اپنے چچا صاحب سے کہیں کہ وہ ولیمہ کے لئے اونٹ ذبح کریں۔ اور جس وقت آپ چاہیں میرے پاس تشریف لا سکتے ہیں۔

ابوطالب نے کہا کہ لوگ گواہ رہیں کہ خدیجہ نے محمد کو اپنی زوجیت میں قبول کیا اور خود ہی مہر کا ادا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے۔

چونکہ ہمارا مقصد اور موضوع محض خطبات حضور ہیں اس واسطے ہم درمیانی واقعات چھوڑ کر اپنے مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہ خدیجہ کے نکاح کے بعد آپ بالکل فارغ البال ہو گئے اور قوم اور ملک اور تمام مخلوق الٰہی کا دل میں درد لیے ہوئے غار حرا میں تشریف لے جانے اور تحمید و تقدیس الٰہی میں مصروف ہنے

Marfat.com

آخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور دعائے ابراہیم و بشارۃ عیسےٰ علیہ السلام پوری ہوئیں اس رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کو خدا نے پیر کے روز ۱۲۔ ربیع الاوّل کو بذریعہ جبرئیل امین پہلا خطبہ اپنی خاص رحمت و فضل سے تعلیم کیا۔

جبرئیل نے کہا کہ اِقْرَأْ آپنے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کیا پڑھوں۔ اسیطرح جبرئیل نے تین دفعہ آپکو سینے سے لگایا اور اقرأ اقرأ کا تکرار کیا مگر آپکا جواب وہی تھا۔ تیسری دفعہ خوب زور سے آپ کو دبا کر کہا کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اس واقعہ سے آپ پر ایک سخت خوف طاری ہوا۔ اور آپ کانپتے کانپتے دولت پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ سے کہا۔ کہ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ۔ یہ کلمات جناب باری کو ایسے پسند آئے کہ آپکو یا ایھا المزمل کہکر مخاطب کیا خدیجہ نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا کہ کَيْفَ اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ یعنے اے محمد صلعم آپ کیسے ہیں۔ اور پاس بیٹھ گئیں۔ جب آپ کو کچھ تسکین ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ خدیجہ مجھے تو جان کے لالے پڑ گئے اور سارا قصہ سنایا۔ خدیجہ نے کہا

لَا تَخَفْ فَاِنَّ رَبَّكَ لَا يُرِيْدُ بِكَ اِلَّا خَيْرًا اِنَّكَ تَقْرِي الضَّيْفَ ۔ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتُؤَدِّي الْاَمَانَةَ ۔ وَتُعِيْنُ النَّاسَ عَلَى النَّوَائِبِ ۔ وَتَوَدُّ الْيَتِيْمَ ۔ وَتُحْسِنُ الْغَرِيْبَ وَتُحْسِنُ الْخُلُقَ ۔

تو خوف نہ کر تیرا خدا تیرے سے بہتری بہتر کرے گا کیونکہ تو مہمانوں کا خدمتگار راست گفتار۔ امانت گزار۔ مصائب میں لوگوں کا مددگار۔ یتیموں کا دوست غمگسار۔ و مسافروں کا یار۔ اور خلق خدا سے خوش اخلاق ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ کو وحی ہوئی۔ یا ایہا المدثر قم فانذر و ربک فکبر۔ چنانچہ
حضور علیہ السلام نے اسوقت چند دفعہ زبان سے فرمایا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر
خدیجہ نے یہ نشانات ملاحظہ کرکے جیسا کہ آپ فرماتے۔ تو ورقہ بن نوفل کے
پاس جاکر یہ قصہ بیان کروں [illegible] خدیجہ نے جاکر سارا قصہ بیان کیا۔ تو ورقہ بول اٹھا

قدوس قدوس والذی نفس ورقة — پاک ہے پاک ہے واللہ مجھے اس ذات کی قسم ہے
بیدہ لئن کنت صدقتنی یا خدیجة فقد — جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اے خدیجہ
جاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی — اگر تو مجھے سچ بتاتی ہے تو پھر وہی ناموس اکبر
موسی فانه لنبی هذه الامة — نازل ہوا ہے۔ جو موسیٰ پر نازل ہوتا
تھا۔ اور وہ اس امت کا نبی ہے۔

اور اس کے بعد یہ شعر ورقہ کی زبان سے نکل گئے۔

فان یک حقا یا خدیجة فاعلمی — اے خدیجہ یہ بات مجھ سے سن لے اگر سچ ہے تو
حدیثک ایانا فاحمد مرسل — سمجھ لے کہ احمد اللہ کا رسول ہے۔
وجبریل یاتیه ومیکال معهما — جبرائیل اور میکائیل دونوں خدا سے وحی لیکر
من الله وحی یشرح الصدر منزل — آپ کے پاس نزول کرینگے۔
یفوز به من فاز عزا لدینه — جو شخص ان پر ایمان لائے گا وہ کامیاب ہوگا۔
ویشقی به الغاوی الشقی المضلل — [illegible]
فریقان منهم فرقة فی جنانه — [illegible]
واخری باغلال الجحیم تغلل — [illegible]
تک اس کے [illegible]

خدیجہ یہ باتیں سنکر [illegible]

عداس نامی سے بھی ذکر کیا تو اُس نے بھی وہی جوابدیا۔ جو ورقہ نے دیا تھا۔
انہیں دنوں میں ایک روز ورقہ طواف کعبہ کو آئے اور حضور کو دیکھ کر آپ کی طرف بڑھے اور آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اسوقت کے پیغمبر ہیں۔ اور بہت جلد آپ کو جہاد کا حکم ہوگا۔ کاش کہ میں بھی زندہ رہوں اور آپ کی مدد کروں۔ چونکہ ورقہ بہت بوڑھا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد انتقال کر گیا۔ اور آپنے اس کے جنتی ہونے کی اطلاع دی
حضور علیہ السلام پھر دوسرے دن غار حرا میں تشریف لیگئے۔ اور دوبارہ نزول جبریل ہوا۔ اور کہا کہ اے محمدؐ آپ نبی ہیں۔ اور میں جبریل ہوں جو انبیا کے پاس آیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام نے بعد وضو آپ کو نماز فریضہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔
حاصل کلام آپ تین سال تک خفیہ تبلیغ اسلام میں لگے رہے۔ اور ایک خاصہ گروہ مسلمانوں کا آپکے ساتھ ہوگیا۔ اب وہ وقت آیا۔ کہ آپ کو جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے وانذر عشیرتک الاقربین۔ چنانچہ حسب ارشاد الٰہی آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے پکارا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اولین خطبہ

عن ابن عباس لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفا فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا الذي يهتف قالوا محمد فقر يا بني عبد المطلب يا بني عبد مناف يا بني قصي فاجتمعوا اليه فقال أرأيتكم لو اخبرتكم ان خيلاً

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آپ پر آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آپ باہر نکلے تو کوہ صفا پر چڑھے اور آواز دی۔ لوگوں نے کہا کہ کون ہے جو پکارتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ محمدؐ۔ آپنے فرمایا اے بنی عبد المطلب اے بنی عبد مناف۔ اے بنی قصی۔ لوگ اکٹھے ہو کر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا اگر میں تم کو

Marfat.com

تخرج بسفح هذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید

خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک فوج پڑی ہے (جو تم پر حملہ کرے گی) تو آپ میرے مصدق ہونگے یا نہیں؟ لوگوں نے کہا کہ چونکہ آپ نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا ہم تصدیق ہی کرینگے۔ تب آپ نے فرمایا۔ ڈرو اس سے جو وقت ہے آنیوالا یعنے عذاب شدید۔ سے ڈر جاؤ۔

جب آپ الا نذیر لکم تک پہنچے۔ تو آپکے چچا ابولہب بولے (نقل کفر کفر نباشد) تبا لک الهذا دعوتنا۔ انہیں الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا نے سورہ تبت نازل فرمائی۔ اور لوگوں سے کہا کہ میرا بھتیجا پاگل ہو گیا لوگ واپس اور قبائل منتشر ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد پھر آپکو حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین تو آپنے کھول کھول کر سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کا دوسرا خطبہ

اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من الله شیئا۔ یا بنی عبد المطلب لا اغنی عنکم من الله شیئا۔ یا صفیة عمة رسول الله لا اغنی عنک من الله شیئا۔ یا فاطمة سلی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من الله شیئا۔

اے میرے کنبے والو اپنے آپکو بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہارے آڑے نہیں آسکتا۔ اے بنی عبد المطلب میں تمکو بھی نہیں بچا سکتا۔ اے میری پھوپھی صفیہ میں تجھے بھی خدا کے حضور فائدہ نہیں پہنچا سکتا (اے میری بیٹی) فاطمہ میرے مال سے جو چاہو لے لو۔ مگر میں خدا کے سامنے تمہارے واسطے کچھ مفید نہیں یعنی محض میرا رشتہ تمہارے لئے۔ باعث نجات نہیں ہو سکتا۔

حدیث شریف میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ثم دعا رسول اللہ ص علیاً فقال اصنع	پھر آپ نے علیؓ کو بلا کر کہا کہ کھانا طیار کراؤ۔ اور
طعاماً واجمع لی بنی المطلب فدعاہم	بنی مطلب کو میرے کہنے سے بلاؤ۔ چنانچہ اُن کو بلا لائے
وھم اربعون رجلاً وفیہم اعمامہ حمزۃ	اور وہ قریباً چالیس آدمی تھے جنمیں آپ کے چچا حمزہ
وابو طالب وعباس فحضروا و	ابو طالب اور عباس بھی تھے۔ چنانچہ لوگ آئے۔ اور
اکلوا۔ ولما فرغوا من الاکل وراد	کھانا کھایا۔ جب کھانا کھایا اور آپ نے کچھ کہنے کا
النبی صلعم ان یتکلم۔ بدر ابو لھب	ارادہ کیا تو لوگوں کو ابولہب نے اپنی باتوں میں لگایا
الی الکلام واعزاھم بہ فتفرقوا۔ ثم	حتیٰ کہ لوگ چلے گئے۔
امر رسول اللہ صلعم علیاً ان یصنع	دوسرے دن پھر علیؓ کو آپ نے سامان دعوت کرنے
لہ طعاماً فی غدٍ وبعد ما فرغوا من	کو کہا۔ پھر جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے۔
الاکل قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ	تو آپ کھڑے ہو گئے
وقال یا بنی عبد المطلب انی واللہ ما	اور فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب خدا کی قسم ہے کہ کوئی
اعلم شاباً فی العرب جاء قومہ بافضل	عرب کا جوان میرے سے بہتر چیز تمہاری دنیا اور
مما جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ امرنی	عاقبت کے لئے مجھ سے بہتر نہیں لایا۔ میرے
اللّٰہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی	مولا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اس کی طرف
علی ھذا الامر فاحجم القوم جمیعاً	بلاؤں۔ کوئی تم میں سے ہے کہ جو میری اس معاملہ میں
قال علی انا یا رسول اللہ مع انی احدثہم	مدد کرے۔ لوگ چپ چاپ بیٹھے ہوئے۔ تو حضرت علی بولے
سناً وارمصہم عیناً واحمشہم ساقاً	کہ یا رسول اللہ میں مدد کروں گا ؑ خواہ میں ان سے
فقام القوم یضحکون وذھبوا الی سبیلہم	چھوٹی عمر کا اور کمزور ہوں۔ حضرت علی کے اس کہنے سے
واستمر النبی علی ما امرہ اللّٰہ یدعو الاصنام [illegible]	لوگ ہنستے ہوئے چلدیئے۔ آنحضرت
وید کو استہم فاجمعوا علی عداوتہ	خدا کے حکم پر قائم رہ کر بتوں اور جھوٹے معبودوں کی

ؑ یہ دونوں فقرے عادر سنہ ابن حریہ [illegible] کمزوری کے موقع پر بولتے ہیں۔ منہ

Marfat.com

وذبّ عنه عمه ابوطالب   مذمت پر مصر رہے اور لوگ عداوت پر تل گئے
مگر ابوطالب لوگوں کو ان کی تکلیف دہی سے روک دیتے۔

اب آپ کی ان کھلی کھلی باتوں پر سارے مکہ میں مخالفت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور بالآخر لوگ آپ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی ہجو کرتا ہے آپ اس کو کہیں کہ اگر روپیہ کی ضرورت ہے وہ ہم دے سکتے ہیں اگر شادی کی ضرورت ہے تو بہتر سے بہتر قبیلہ سے ہم اس کا تعلق کرا سکتے ہیں چچا نے بھتیجے کو بلا کر لوگوں کی ناراضگی اور ان کے انعامات کا ذکر کیا۔ اور حضور نے نہایت ثبات و استقلال سے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے چچا کہ اگر میرے داہنے ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر مہتاب بھی لا رکھ دو تو میں اپنے کام سے ہرگز نہ ٹلوں گا۔ اور اس فرض کی انجام دہی میں میری جان بھی اگر جاتی رہے تو مجھے دریغ نہیں۔

جوان اور بہادر بھتیجے کے استقلال و ثبات کو چچا نے استحسان کی نظر سے دیکھا اور کہا۔ اِفعَل مَا شِئتَ اور آپ کی تعریف میں یہ شعر فی البدیہہ فرمائے۔

وَاللہ لن یصلوا الیك بجمعهم   مجھے اللہ کی قسم ہے کہ تیری مخالفین تیرے تک نہیں پہنچ سکتے
حتےٰ اُوَسّدَ فی التراب دَفِینا   حتےٰ کہ میں قبر میں دفن ہو جاؤں یعنی میری زندگی میں تیرا کوئی کچھ نہیں
فَاصْدَع بامرك ماعلیك غضاضة   بگاڑ سکتا۔ اپنے کام کو کھلے طور پر کر بلکہ تجھے کوئی روک نہیں
وابشر بذاك وقرّ منه عیونا   اور اس اپنے ادائیگی فرض میں خوش و خورم رہ۔
وَدَعوتنی وزعمت انك ناصحی   تو نے اپنی ہمدردی سے مجھے بھی دعوت اسلام دی ہے۔
ولقد صدقت وکنت قبل امینا   بیشک تو سچا ہے کیونکہ تو ہمیشہ سے امین اور راستباز ہے۔
وعرضت دِینًا لامحالة انه   بیشک جو دین تو نے پیش کیا ہے سب لوگوں کے ادیان
من خیرادیان البریّة دینًا   سے بہتر اور افضل ہے۔

Marfat.com

لولا الملامۃ او حذاری سبۃ " اگر مجھے لوگوں کی ملامت اور گالیوں کا خوف نہ ہوتا
لوجدتنی سمحا بذالک مبینا تو مجھے بھی اسپر جوانمردی سے کھلے طور پر تو مقر پاتا
مگر ابو طالب نے لوگوں اور خود کنبے والوں کی مخالفت کو محسوس کر کے خیال کیا۔ کہ کہیں خود کنبے والے ہی محمد (صلعم) کی مخالفت میں نہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ اس واسطے آپ نے قبائل کے تمام شرفا کو حرم کعبہ میں بولا کر انکی اور اس انجمن میں اسّی شعروں کا ایک پر زور قصیدہ والامیہ آپ کی شان میں پڑھا تاکہ خود ہمارے لوگ تو اس سے منحرف نہ ہو جائیں۔ اس قصیدہ کے چند شعر ہم بھی یہاں بغرض دلچسپی ناظرین لکھ دیتے ہیں :۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ	وہ گورے چہرہ والا جسکی طفیل ہم خدا سے بارش مانگ سکتے ہیں
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل	یتیموں کی جائے پناہ اور رانڈوں کا محافظ ہے۔
حلیم رشید عادل غیر طائش	بردبار۔ راستباز۔ عادل اور نہ بھڑکنے والا۔
یوالی الہا لیس عنہ بغافل	خدا کا دوست جو اس سے ذرہ بھر غفلت نہیں کرتا
لکنا اتبعناہ علی کل حالۃ	ہم کو ہمیشہ اس کی تابعداری کرنی چاہیے۔
من الدہر جدا غیر قول التہازل	متانت سے نہ کہ فضول طور پر۔
لقد علموا ان ابننا لا مکذب	لوگ جانتے ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کی تکذیب نہیں کرتے
لدینا ولا یعنی بقول الاباطل	اور وہ بھی باطل باتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔
واصبح فینا احمد فی ارومۃ	احمد ہمارے ہیں ایک مضبوط چٹان پر قائم ہے۔
تقصر عنہا سورۃ المتطاول	اور اسپر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ میری جان اسپر قربان
فدیت بہ نفسی دونہ وحمیتہ	میں نے اسکو اپنی حمایت میں لیا ہے اور لوگوں کے ضرر
ودافعت عنہ بالذری والکلاکل	کو پناہ دینے سے اپنی چھاتی کے بل اس کو دفع کیا ہے

Marfat.com

اب لوگ بہت سے آپ کے پاس آکر بحث مباحثے کرتے۔ یہود الگ نصاریٰ
الگ۔ دہریہ مجوسی مشرکین غرضیکہ ہر ایک مذہب کا آدمی آپ سے بحث کرتا اور لاجواب
ہوتا۔ آپ کی فصیح و بلیغ تقریریں سب کو ساکت کر دیتیں۔

مشرکین عرب نے جب احتجاج کیا تو آپ نے فرمایا دیکھو میرا آقا میرا مولا فرماتا ہے۔
انا الملک الخافض الرافع المغنی المفقر (دیکھو) میں ہی مالک ہوں میں ہی نیچا اونچا کرنیوالا ہوں
المعز المذل المصلح المسقم و انتم ہی فقیر و غنی اور عزیز و ذلیل کرنیوالا اور میں ہی تندرست
العبید۔ لیس لکم الا التسلیم لی اور بیمار کرنے والا ہوں۔ تم میرے غلام ہو۔ تمہارا حق
والانقیاد لحکمی فان سلمتم کنتم یہ ہے کہ تم میرے حکموں کی تعمیل و تسلیم کرو۔ اگر تم مان جاؤ
عباداً مؤمنین۔ وان ابیتم کنتم تو میرے مومن بندے ہو۔ اور اگر انکار کرو تو تم میرے
بی کافرین وبعقوباتی من الهالکین کافر اور میرے عذاب سے ہلاک کئے جاؤ گے۔

ایک روز ابو جہل نے بڑا بھاری اعتراض اپنے خیال میں حضور علیہ السلام کے پیش کیا
کہ ہم موسے کی امت کی طرح تمہارے سے خدا کا دکھانا طلب کرتے ہیں اور اس پر
ایک یہ امر اور زائد کرتے ہیں کہ تم خدا کے علاوہ فرشتے بھی ہم کو دکھاؤ۔ اگر تم اپنے دعوٰے
نبوت میں موسے کی طرح سچے ہو تو ہم پر پھر صاعقہ کیوں نہیں آتا۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب ابراہیم کو ملکوت السموٰت والارض دکھایا گیا جیسا
کہ میرا مولیٰ فرماتا ہے۔

نری ابراهیم ملکوت السموٰت و (ترجمہ) ہم نے ابراہیم کو ملکوۃ السموٰۃ والارض
الارض ولیکون من الموقنین دکھایا تاکہ وہ کامل یقین پائے۔

ایسے عام نظارہ میں حضرت ابراہیم کو تین مرد اور تین عورتیں حالت زنا میں نظر
آئیں۔ تو معاً انہوں نے اُن کی ہلاکت کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ پھر چوتھی پر نظر پڑی

Marfat.com

تو خدا نے ابراہیم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یا ابراھیم اکفف دعوتک عن عبادی	ای ابراہیم میرے بندوں اور لونڈیوں سے اپنی بددعا کو روک
وامائی فانی انا الغفور الرحیم۔ الجبار	رکھ میں بڑا بخشنے والا رحیم اور جبار بردبار ہوں۔
الحلیم لا تضرنی ذنوب عبادی	میرے بندوں اور میری لونڈیوں کے گناہ میرا کچھ نہیں
وامائی فانما انت عبد نذیر لا شریک لی	بگاڑ سکتے۔ تو تو صرف ایک ڈرانیوالا ہے میری بادشاہت
فی المملکۃ ولا مھیمن علی ولا علی عبادی	کا شریک نہیں اور نہ میری پر اور میری بندوں پر حاکم ہو۔
وعبادی معی بین خصال ثلث۔	میری میرے بندوں کے ساتھ تین طرح کی سنت ہے۔
اما تابوا الی فتبت علیھم وغفرت	یا تو وہ توبہ کر لیتے ہیں اور میں ان کو معاف اور
ذنوبھم وسترت عیوبھم۔	پردہ پوشی کرتا ہوں۔
واما کففت عنھم عذابی لعلمی	اور یا اُن سے میں اپنے عذاب کو اُٹھائے رکھتا
بانہ سیخرج من اصلابھم ذریات	ہوں۔ کیونکہ مجھے علم ہوتا ہے کہ ان کی صلبوں سے
مؤمنین۔ فارفق بالآباء الکافرین	مومن اولاد پیدا ہوگی۔ پس میں ان کافر باپوں اور
وانانی بالامھات الکافرات۔ و	ماؤں سے نرمی اور رفق روا رکھتا ہوں اور اپنا
ارفع عنھم عذابی۔ لیخرج ذلک المؤمنین	عذاب معلق کرتا ہوں۔ جب اُن کی صلبیں
من اصلابھم۔ فاذا تزایلوا احل بھم	اُن سے خالی ہو جاتی ہیں تو میرا عذاب اور میری
عذابی وحاق بھم بلائی۔	بلائیں اُن کو آلیتی ہیں۔
فان لم یکن ھذا ولا ھذا فان الذی	اور اگر یہ دونوں صورتیں مندرجہ بالا نہوں تو پھر میں نے
اعددتہ لھم من عذابی اعظم مما	جو عذاب اُن کے لئے تجویز کیا ہوا ہے وہ تیرے
تریدھم بہ۔ فان عذابی لعبادی	مزعومہ عذاب سے کہیں بڑھ کر ہے (ہاں) میرا
علی حسب جلالی و	عذاب میرے بندوں کے لئے میرے جلال اور

Marfat.com

کبریائی - اور کبریائی کے مناسب حال ہوتا ہے۔

یا ابراھیم فخل بینی وبین عبادی اے ابراہیم میرے اور میرے بندوں میں دخل نہ دے

فانی ارحم بھم منک فخل بینی و میں تیرے سے زیادہ انپر مہربان ہوں مجھے اور میرے

بین عبادی فانی الجبار الحلیم بندوں کو اپنے حال پر رہنے دے میں اگر جبار ہوں۔

العلام الحکیم ادبرھم بعلمی تو بردبار اور بڑا جاننے والا بھی ہوں۔ میں انکی معاملات اپنے

وانفذ فیھم قضائی وقدری علم کیموافق فیصل کرتا ہوں اور میری قضاء وقدر انمیں کام کرتی ہے

پس اسیطرح سنت اللہ ہی ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ تم سے ایسے لوگ پیدا ہوں

جو موحد اور خدا پرست شاندار مسلم ہوں۔ ان مباحثات سے جب لوگ قائل ہوجاتے

تو بجائے سلجھنے کے اور الجھتے۔ اور آپ کے اصحاب اور ہمراہیوں کو سخت سخت

اذیتیں پہنچاتے۔ ایک دفعہ صحابہ تنگ آ کر مقابلہ کے لیے دل میں ٹھان بیٹھے

مگر حضور علیہ السلام نے ان کے تیور پہچان کر مندرجہ ذیل آیات کو بطور خطبہ تلاوت

فرمایا۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل تو (اے محمد صلعم) الوالعزم انبیاء کی طرح صبر اختیار

ولا تستعجل لھم کانھم یرون ما کر اور ان کے لیے جلدی نہ کر۔ جو ان سے وعدہ ہو

یوعدون۔ لم یلبثوا الا ساعۃ وہ انکے سامنے ہے (یعنی عذاب کا) ان کا ٹھہراؤ

من نھار بلاغ۔ فھل یھلک کوئی ایک گھڑی کا ہے۔ پہنچا دو۔ فاسق لوگ

الا القوم الفسقون ہلاک کیے جائینگے

صحابہ نے سر تسلیم خم کیا اور خاموش ہوگئے۔ تھوڑے عرصے کے بعد صحابہ نے

ہجرت کا سوال اٹھایا۔ تو آپ نے حبشہ کی طرف جانے کی اجازت فرمائی۔

سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ نے آپ کے چچیرے

Marfat.com

بھائی جعفر بن ابی طالب نے نہیہ کیا اور کل تراسی مرد عورت بچے ان کے ہمراہ حبشہ کو روانہ ہوئے۔

کفار قریش نے ان کے واپس لانے کے لئے شاہ حبشہ کے پاس پیغام دیکر لوگوں کو بھیجا۔ کہ ان لوگوں کو آپ ہمارے یہاں واپس بھیجدیں یہ ہمارے مذہبی مجرم ہیں۔ مگر شاہ حبشہ نے قرآن کریم سُنکر اور اُس کی پاک تعلیم سمجھکر ان لوگوں کے واپس کرنے سے انکار کردیا۔ اور وفد ناکامیاب واپس آیا۔ اور بالآخر نجاشی شاہ حبشہ اسلام کے شرف سے مشرف ہوا۔ جسکی خط وکتابت جو حضور علیہ السلام سے اُس نے کی۔ ہم اپنی کتاب مکتوبات نبوی میں لکھ چکے ہیں۔

قوم کی منصوبہ بازیاں آپ کی نسبت کم نہ ہوئی تھیں۔ اور طرح طرح کی تجاویز سے آپ کو دق کیا جاتا تھا چنانچہ قریش نے بنو ہاشم کے سارے قبیلہ کو شعب ابوطالب میں نظر بند رہنے پر مجبور کیا۔ اور آپ کو اور آپ کے قبیلے کو گونا گوں تکالیف دی جاتیں۔ مگر بقول بعض تین سال تک اس عملدرآمد کو جاری رکھکر خود ہی قریش نے اُس معاہدہ کو جو ان کے نظربند کرنے کی بابت باہم کیا ہوا تھا۔ پھاڑ ڈالا۔ اور آپ آزاد ہوئے۔

اب وہ وقت آگیا کہ آپ کے چچا صاحب کو جو باپ سے زیادہ مہربان تھے داعی اجل نے پکارا۔ اور اسی سال کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ اور اس سے تیسرے ہی روز آپ کی سچی عاشق اور مونس وغمخوار سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ جہان فانی سے رحلت کر گئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان دو متواتر صدموں سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی مگر صبر واستقلال کا بھی آپ نے ایسا نمونہ پیش کیا کہ دوست و دشمن سب قائل ہو گئے۔

Marfat.com

اگرچہ اب گھر میں کوئی مونس و غمخوار نہ تھا جو کوفت اور تکان کے وقت دلجوئی کرتا۔ چچا صاحب جو باپ سے زیادہ مہربان تھے وہ بھی سامنے نہیں۔ مگر اللہ رے ثبات و استقلال کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ اپنے تبلیغی کاموں میں سرگرم نظر آتے۔ چنانچہ اسی دُھن میں آپ نے طایف کا سفر اختیار کیا۔ مگر وہاں بھی بجز اینٹ پتھر کے اور کوئی جواب نہ ملا۔ آپ کے پاؤں زخمی ہوگئے اور راستہ میں ایک باغ میں بیٹھکر اپنے حقیقی مونس اور غمخوار سے ہاتھ اُٹھاکر یوں ہمنوا ہوئے۔ طبری نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ذکر الطبری ان المصیبۃ عظمت علی رسول اللہ صلعم بھلاک ابو طالبؓ و خدیجۃ فی عام واحد قبل ھجرتہ الی المدینۃ بثلث سنین وذلک ان قریش مالم یکونوا یصلون الیہ فی حیاتہ و لما ھلک ابو طالب خرج رسول اللہ صلعم الی الطائف یلتمس من ثقیف النصر والمنعۃ لہ من قومہ وذکر انہ لما انتہی الی الطائف فجعل ثقیف اغروا بہ سفہاءھم وعبیدھم یسبونہ ویصیحون بہ فرجع وعمد الی الظل جبلۃ من عنب فجلس فیہ فلما اطمانّ فقد ھنالک

طبری کہتا ہے کہ خدیجہ اور ابوطالب کے ایک ہی سال میں مرنے سے آپ پر جو ایک مصیبت ٹوٹ پڑی۔ اور یہ ہجرت سے تین سال پہلے کا واقعہ ہے اور وہ اس طرح کہ اب قریش ابوطالب کے بعد جو آپ کو تکلیف پہنچانے لگے وہ انکی زندگی میں نہیں پہنچا سکتے تھے جب ابوطالب فوت ہوگئے تو آپ طایف والوں کے پاس اس غرض سے تشریف لے گئے کہ قبیلہ ثقیف سے آپ نصرت اور مدد کی بمقابلہ اپنی قوم قریش کے درخواست کریں۔ کہتے ہیں کہ جب آپ طایف پہنچے تو قبیلہ ثقیف نے اپنے بچوں کو آپ کے پیچھے ڈالدیا اور انکے لڑکے آپکو گالیاں دیتے اور چیختے اور چلاتے۔ پس آپ تاک سے واپس ہوگئے اور ایک انگورستان میں بیٹھکر اپنے معبود سے یوں ہمنوا ہوئے۔

Marfat.com

اللھم انی اشکو الیک ضعف قوتی و
قلة حیلتی وھوانی علی الناس انت
ارحم الرحمین۔ انت رب المستضعفین
وانت ربی الی من تکلنی الی عبد
یتجھمنی۔ او الی عدو
ملکته امری۔ ان لم یکن علی
غضب فلا ابالی ولکن
عافیتک اوسع لی۔
اعوذ بنور وجھک
الذی اشرقت له
الظلمت وصلح علیه
امر الدنیا والاخرة۔ ان
ینزل بی غضبک او یحل
علی سخطک۔ لک العتبی حتی
ترضی۔ ولا حول ولا قوة الا بک

اے میرے مولا اپنی کمزوری۔ کمی تدابیر اور لوگوں پر
اپنا اثر نہ ہونے کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔
اے بڑے رحمت کرنیوالے۔ اے ضعیفوں کے
مربی۔ تو میرا بھی مربی ہے۔ تو نے مجھے کس پر چھوڑ
رکھا ہے۔ ایسے دوست پر جو مجھے ترشروئی سے
دیکھتا ہے۔ یا ایسے دشمن پر جو مجھ سے زیادہ
طاقتور ہے۔ ہاں اگر تیرے غضب سے یہ باتیں
نہیں (بلکہ کسی اور مصلحت پر مبنی ہیں) تو پھر
مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیری معافی میرے لئے
کافی ہے۔ میں تیرے غضب اور غصے سے تیرے
چہرۂ پاک کی پناہ چاہتا ہوں جس نے اندھیروں
کو روشن کر دیا اور دنیا کے کاموں کو درستی پر چلایا
تیری ہی رضا رضا ہے۔ حتیٰ کہ تو مجھ سے راضی ہو
جائے۔ سب طاقتیں اور قوتیں تیرے ہاتھ
میں ہیں۔

یہ کلمات ظاہر کر رہے ہیں کہ عاشق اپنے معشوق سے کس طرح سرگوشی کر رہا اور اس کی بے نیازی اور بے پرواہی کو اپنے لئے جائز قرار دیتا اور بالآخر تمام صعوبتوں کو برداشت کرنے کا وعدہ کرکے اصل مقصد اس کی رضا کو ٹھہراتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو جس طرح چاہے کر۔ مگر میرے سے راضی ہو جا۔ میں تیری رضا کا بھوکا ہوں۔

معشوق کی برتری اور اس کی اعلیٰ شان اس کے حسن و جمال کی تعریف کا

ایک نشہ ہے جو اس کی گفتگو سے ٹپک رہا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ تو اگر خفا نہ ہو بلکہ خوشی سے مجھے عتاب بھی کرے۔ تو مجھے وہ ہزاروں نعمتوں سے اعلیٰ و افضل ہے

آپ کا تیسرا خطبہ

ذکوان رسول اللہ لما انصرف من الطائف مریدًا مکۃ ۔مرّ بہ بعض اھل المکۃ فقولہ رسول اللہ ھَلْ انت مُبَلِّغٌ عنی رسالۃ ارسلک بھا قال نعم ائت للمطعم بن عدیؔ فقل لہ ان محمدًا یقول لک ھل انت مجیزی حتی ابلغ رسالۃ ربی قال نعم فلیدخل۔ قال فرجع الرجل الیہ فاخبرہ واصبح المطعم بن عدیؔ لیس سلاحہٗ ھو وبنوہ وبنو اخیہ فدخلوا المسجد فلما رأ ابو جھل قال امجیرام متابع قال بل مجیرٌ۔ قال قد اجرنا مَنْ اجرْتَ فدخل النبی صلعم مکّۃ وَاَقام بھا فدخل یومًا المسجد الحرام والمشرکونَ عند الکعبۃ فلما راٰہ ابو جھل قال ھٰذا نبیکم یا بنی عبد مناف قال عتبۃ بن ربیعۃ وا تنکران یکون نبی او

بیان کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم اللہ نے طائف سے مکہ کی واپسی کا ارادہ کیا۔ تو ایک مکی آدمی آپ سے ملا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ میں تجھے ایک پیغام دیتا ہوں کیا تو اس کو پہنچا دیگا؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی سے کہو کہ محمد تجھ سے کہتا ہے کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لو تا کہ میں خدا کا حکم لوگوں کو پہنچا سکوں۔ چنانچہ پیغامبر نے اثبات میں آکر جواب دیا۔ اور کہا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ آجائیے۔ اور مطعم بن عدی اور اس کے بیٹے اور بھتیجے سلاحات پہنکر مسجد حرام میں آداخل ہوئے۔

ابو جہل نے دیکھکر کہا کہ کیا تم پناہ دیتے ہو یا اس کے تابع بن گئے ہو۔ مطعم نے کہا کہ نہیں بلکہ پناہ دینے والے ہیں۔ ابو جہل نے کہا کہ اچھا جسکو تم پناہ دیتے ہو۔ ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ پھر آپ مکہ میں آکر ٹھہر گئے۔ ایکروز آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو مکہ کے مشرکین بھی وہاں موجود تھے۔ ابو جہل بول اُٹھا کہ اے عبد مناف یہی تمہارا نبی ہے عتبہ بن ربیعہ نے جواب دیا کہ تجھ کو انکار کی کوئی وجہ نہیں

Marfat.com

ملك منا فاخبر بذلك النبي صلعم او کہ ہم میں سے پادشاہ یا کوئی نبی ہو یعنی محمد ہم میں سے
سمعه فلغاهم فقال اما انت يا عتبة نبی ہو یا بادشاہ ہو۔ جب آپنے اس بات کو سنا تو انکی
بن ربيعة فوالله ما حميت لله ولا لرسوله طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای عتبہ تو نے یہ حمایت اللہ
ولكن حميت لانفسك وانت يا ابو جهل اور رسول کی خاطر نہیں کی بلکہ قومی حمایت ہی جسنے تیرے منہ
بن هشام فوالله ما يأتي عليك غير كبير سے یہ حمایت کا کلمہ کہلوایا ای لیکن ابوجہل بن ہشام اللہ کی
من الدهر حتى تضحك قليلا وتبكي كثيرا قسم ہے کہ وہ جلد وقت آتا ہی کہ تو بہت روئیگا اور کم ہنسیگا
واما انتم يا معشر الملاء من قريش فوالله ای قریش کے سردار لوگو اللہ کی قسم ہے کہ تم بھی جلدی اس
لا يأتي عليكم غير كبير من الدهر حتى تدخلوا (دین) میں داخل ہو گئے جس کو تم آج برا سمجھتے ہو۔
فيما تنكرون وانتم كارهون اور ناپسند کرتے ہو۔

وعن ربيعة ابن عباد قال اني لغلام ربیعہ بن عباد کہتے ہیں کہ میں بچہ ہوتا اور اپنے باپ کے ساتھ
شاب مع ابي بمنى ورسول الله يقف منے میں جاتا تو دیکھتا کہ آپ قبائل عرب کے ڈیروں پر جاتے
على منازل القبائل من العرب فيقول اور فرماتے ای بنی فلاں میں خدا کا رسول ہو کر تمہاری طرف
يا بني فلان اني رسول الله اليكم آیا ہوں (دیکھو) میں حکم دیتا ہوں کہ تم خدا کی پرستش
يامركم ان تعبدوا الله ولا تشركوا به کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور
شيئا وان تخلعوا ما تعبدون من یہ جو تم نے اس کے شریک بنا رکھے ہیں ان کو
دونه من هذه الانداد وان تؤمنوا بي چھوڑ دو۔ اور میرے پر ایمان لاؤ میری
وتصدقوا وتمنعوني حتى ابين عن تصدیق اور حمایت کرو۔ تاکہ میں جو کچھ خدا
الله ما بعثني به وكان رسول الله سے لایا ہوں۔ بیان کرسکوں۔ رسول اللہ
صلعم يعرض نفسه في المواسم صلے اللہ علیہ وسلم میلوں کے موقعوں پر لوگوں
اذا كانت على قبائل العرب کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتے

Marfat.com

يَدْعُوهم الى الله ويخبرهم انه نبي اور خدا کیطرف انکو بلاتے اور خبر دیتے کہ میں نبی رسول ہو کر
مرسل ويسألهم ان يصدقوه ويمنعوه تمہاری طرف آیا ہوں میری تصدیق اور حمایت کرو جولایا
حتى يبين عن الله ما بعثه به ہوں لوگوں کو کھول کر بیان کرسکوں +

آپ کا چوتھا خطبہ

عبیداللہ بن عباس وہی ربیعہ بن عباد کے قصہ کو انکی روایت سے دھراتے ہیں۔

عن مسلم بن شہاب الزهری اتی ترجمہ مسلم بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ آنحضرت
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلعم (قبیلہ) کندہ کے پاس انکے ڈیروں میں آئے اور ان
الى كندة في منازلهم وفيهم سيد لهم میں انکا سردار ملیح تھا پھر آپ نے انکو پیغام الہی سنایا اور اپنے
يقال له مليح فدعاهم الى الله عز وجل آپ کو ان پر پیش کیا۔ مگر انہوں نے انکار ہی کیا۔
وعرض عليهم نفسه فابوا عليه اور نہ مانا۔

عن عبدالله بن حصين انه عبداللہ بن حصین سے روایت ہے کہ آپ قبیلہ بنی
اتى كلبا في منازلهم الى بطن منهم کلب کے ڈیروں میں بنو عبداللہ کے قبیلہ کے پاس
يقال لهم بنو عبدالله فدعاهم الى تشریف لائے اور ان کو دعوۃ اسلام دی اور اپنے
الله عز وجل وعرض عليهم نفسه آپکو پیش کیا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ ای بنو عبداللہ
حتى انه ليقول لهم يا بني عبدالله خدا نے تمہارے باپ کا نام بہترین نام بنایا۔ پس تم اسی
ان الله قد احسن اسم ابيكم خدا کے حکم کی اطاعت کرو۔ لیکن انہوں نے
فاطيعوا امره فلم يقبلوا عنه فاعرض عليهم بھی انکار ہی کیا

كان رسول الله على ذلك من امره حاصل کلام کہ آپ اسیطرح اپنے کام میں لگے رہتے
كلما اجتمع له الناس بالموسم اتاهم جب کبھی میلے ٹھیلے عربوں کے ہوتے تو آپ
يدعو القبائل الى الله والى الاسلام قبیلہ قبیلہ کے پاس تشریف لاتے اور پیغام الہی پہنچاتے

Marfat.com

ويعرض عليهم نفسه وما جاء به الى الله من الهدى والرحمة لا يسمع بقادم من العرب له اسم وشرف الا تصدّى له فدعاه الى الله وعرض عليه ما عنده۔

اور جو کچھ خدا سے لائے۔ وہ اور اپنا آپ پیش کرتے۔ کسی بڑے شریف عرب کے آنے کو سنتے تو جھٹ اُس کے پاس پہنچتے اور جو کچھ آپ کو اللہ سے ملتا تھا پیش کرتے۔

پانچواں عام خطبہ

عَنْ مسلم بن شهاب الزهری انه اتی بنی عامر بن صعصعة فدعاهم الی الله عزّ وجل وعرض علیهم نفسه فقال رجل منهم یقال له بحیرة فراس والله لو انی اخذتُ هذا الفتی من قریش لاکلتُ به العربَ ثم قال له اراَیت ان نحن تابعناك علی امرك ثم اظهرك الله علی من خالفك ایکون لنا الامرُ من بعدِكَ قال الامر الی الله یضعه حیث یشاء قال فقال له فنهدف نحورنا للعرب دونك فاذا ظهرتَ کان الامرُ لغیرنا لا حاجة بامرك فابوا علیه۔

فلمّا صدر الناسُ رجعتْ بنو عامر الی شیخ لهم

سلم بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ آپ بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کے پاس تشریف لائے اور خدا کیطرف ان کو دعوت دی اور اپنا آپ پیش کیا ایک آدمی اُن میں بحیرہ فراس کے نام سے مشہور تھا۔ اُسنے کہا کہ اگر یہ قریشی جوان میری ساتھ ہوجائے تو میں سارے عرب کو کھا جاؤں (یعنے رام کرلوں) پھر وہ آپ سے کہنے لگا کہ اگر ہم تیرے تابعدار ہوں اور پھر خدا تیری مخالفوں کے خلاف مدد کرے (یعنے تو غالب ہوجائے تو ایسی صورت میں) حکومت ہمارے نام ہوگی۔ آپنے فرمایا کہ یہ خدا کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ پھر وہ بولا کہ ہم تو اپنے سینے تیری خاطر عرب سے چھلنی کرائیں اور جب غالب ہوں تو حکومت ہمارے غیر لیجائیں پھر ہمکو تمہاری تابعداری کی ضرورت نہیں۔ اسی بنیاد پر یہ لوگ آپ سے منکر ہوئے جب میلا بکھر گیا تو بنو عامر اپنے ایک بوڑھے ضعیف کے پاس پہنچے

Marfat.com

قد كانت ادركته السنّ حتى لا يقدر	کہ جو اپنی پیرانہ سالی کے سبب انکے ساتھ میلے نہیں جا سکتا
على ان يوافى معهم الموسم فكانوا	تھا۔ جب کبھی یہ لوگ اس کے پاس واپس آتے
اذا رجعوا اليه حدّثوه بما يكون	تو میلے کے تمام کوائف اُس سے سُناتے اور بیان
فيه ذلك الموسم فلما قدموا	کرتے۔ ایک سال جب وہ واپس آئے تو اُسنے
عليه ذلك العام سالهم عمّا	اُن سے اس کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے
كان فى موسمهم فقالوا جاءنا	کہا کہ (اب کے سال) ہمارے پاس قبیلہ عبد المطلب
فتىً من قريش احد بنى	کا ایک قریشی جوان آیا اور اُسنے بیان کیا کہ میں اللہ
عبد المطلب يزعم انه نبى و يدعوا	کا نبی ہوں۔ اور اُس نے ہم سے چاہا کہ ہم اس
الى ان نمنعه و نقوم معه و نخرج به	کی حمایت کریں اور اس کے ساتھ ہو کر اپنے ہی
معنا الى بلادنا۔	شہروں پر یورش کریں۔
كذلك كان رسول الله يعرض	غرضکہ اسیطرح آپ میلوں میں اپنا آپ قبائل عرب کے
نفسه فى المواسم اذا كانت على قبائل	پیش کرتے اور خدا کی طرف اُن کو دعوۃ دیتے
العرب يدعوهم الى الله و يخبرهم انه نبىٌ	اور انکو بتاتے کہ میں نبی رسول ہوں اور آپ اُنسے
مرسل و يسألهم ان يصدقوه و	چاہتے کہ میری تصدیق کرو اور حمایت کرو کہ میں جو
يمنعوه حتى يبيّن عن الله ما بعثه به	کچھ خدا سے لایا ہوں اس کو کھول کر بیان کروں۔

چھٹا عام خطبہ

عن عمرو بن قتادة الظفرى عن اشياخ	عمر بن قتادہ ظفری اپنی قوم کے شیوخ سے روایت
من قومه قالوا قدم سُويدُ بن صامت	کرتا ہے کہ سوید بن صامت عمرو بن عوف کا بھائی
اخو بنى عمرو بن عوف مكة حاجًا او معتمرًا	مکہ میں حج یا عمرہ کے لئے آیا۔ سوید کو اس کی
قال وكان سُويدٌ انما يسميه قومه فيهم	قوم کے لوگ اس کی ہوشیاری شعر اور شرف

Marfat.com

الکامل لجلدہ وشعرہ ونسبہ و — نسب کے سبب سے کامل کے نام سے موسوم

شرفہ وھو الذی یقول ؎ — کرتے۔ یہ شعر اُسی کے ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

الا ربّ من تدعو صدیقاً ولو تری — بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو تم صدیق سمجھتے ہو۔ لیکن پیٹھ

مقالتہ بالغیب ساءک مایفری — پیچھے وہ تمہارا پانی گندہ کرتے ہیں (یعنی تمہاری ہجو کرتے ہیں

مقالتہ کالشحم ما کان شاھداً — اسکی تمہارے سامنے کی باتیں چربی کی سی (چرب) ہوتی

وبالغیب ماثور علی ثغرۃ النحر — ہیں۔ پیٹھ پیچھے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو عیب کو

یسرّک بادیہ وتحت ادیمہ (بیان کرنا) — ظاہر کریں۔ اسکا ظاہر تمکو خوش کرتا ہے۔ مگر اسکے اندر چغلی

نمیمۃ غشٍ تبتری عقب الظھر — اور غیبت کا کھوٹ ہے جو بعد میں خراب ظاہر ہوگا۔

تبین لک العینان ماھو کاتم — اسکی شرارت انگیز نظر اس کی دونوں آنکھوں سے اُس کے

وما جنّ بالبغضاء والنظر الشزر — چھپے ہوئے بغض اور شرارت کو تمہارے سامنے ظاہر کرتی ہیں

فرشنی بخیر طال ما قد بریتنی — جب تک تم مجھ سے نیک سلوک کرتے رہے تو گویا میرے لئے نیکی

وخیر الموالی من یریش ولا یبری — کا فرش کردیا۔ (اسواسطے بہتر دوست وہی ہے جو نیکی کرے

اور برائی نہ کرے۔

مع اشعار لہ کثیرۃ یقولھا۔ قال ابن — علی ہذا القیاس اسکے اور بھی بہت سے شعر ہیں

قتادۃ فتصدی لہ رسول اللہ حین — قتادہ کہتا ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے اس کا

سمع بہ فدعاہ الی اللہ والی الاسلام — آنا سُنا تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے

قال فقال لہ سوید فلعل الذی معک — اور اسلام اُس کے سامنے پیش کیا۔ سوید نے

مثل الذی معی فقال لہ رسول اللہ — کہا کہ شاید تیرے پاس وہی ہو جو میرے پاس ہے

ثغرۃ بہ نحائچہ سینہ تعتر کرجاے نحراست ۱۲ منتہی الارب ثغرۃ النحر گویا وہ باتیں جو عیب ظاہر کریں۔ جسجگہ سے اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ وہاں ایک چھوٹا سا گڑھا ہوتا ہے۔ اس کو ثغرۃ النحر کہتے ہیں۔ ہموار کے رقابل نشیب ایک نشیب ہے۔ اسواسطے عیب کو ثغرۃ النحر سے اہل عرب تعبیر کرتے ہیں ۱۲ -

Marfat.com

وما الذی معك قال مجلة لقمان
یعنی حکمة لقمان فقال رسول الله ؐ
اعرضها علیّ فعرضها علیه فقال انّ
هذا الکلام حسن معی افضل من
هذا قرآن انزله الله علیّ هدی ونورٌ
فتلاء علیه رسول الله القرآن
ودعاہ الی الاسلام فلم یقبل منه و
قال ان هذا القول حسن ثم انصرف
عنه وقدم المدینة فلم یلبث ان
قتله الخزرج ـ

آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کیا ہے۔ اُس نے کہا
نے کہا کہ لقمان کی حکمت آپ نے فرمایا کہ اسکو میرے
سامنے بیان تو کرو۔ چنانچہ اُس نے بیان کیا۔
آپ نے فرمایا کہ یہ جو آپ نے بیان کیا ہے اچھا ہے لیکن
میرے پاس اس سے بھی اچھا قرآن ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
نے میرے پر نازل کیا وہ ہدایت اور نور ہے راوی
کہتا ہے کہ آپنے اسکو قرآن شریف پڑھ کر سنایا اور
اور اسلام کی دعوۃ دی۔ لیکن اُسنے نہ مانا۔ ہاں اتنا
ضرور کہا کہ بہت اچھا کلام ہے اور واپس
مدینہ میں چلا گیا۔ تھوڑا عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ
اس کو قبیلہ خزرج کے لوگوں نے قتل کر دیا

ساتواں خطبہ قبل از ہجرت

فلمّا اراد الله عزّ وجلّ
اظهار دینه واعزاز نبیه و
انجاز موعده له خرج رسول
الله صلعم فی الموسم الذی
لقی فیه النفر من الانصار
فعرض نفسه علی قبائل کما کان یصنع
فی کل موسم فبینا هو عند العقبة
اذ لقی رهطا من نفر من الخزرج

جب خداوند جل وعلا نے دین کا غلبہ اور اپنے
نبی کی عزت اور اپنے وعدہ کے پورا کرنے کا ارادہ
کیا۔ تو آنحضرت صلعم حسب دستور اس میلہ
میں تشریف لے گئے۔ جس میں آپ انصار کے
لوگوں سے ملے تو اپنا آپ اُن کے سامنے
پیش کیا۔ جیسا کہ آپ ہمیشہ ہر ایک میلہ میں کیا
کرتے۔ اس اثنا میں کہ آپ عقبہ میں تھے آپ کو
ایک گروہ خزرج کا ملا۔ جوں ہی آپکی نظر انپر پڑی، تو

Marfat.com

قال اراد الله بهم خیرًا المالقیهم
رسولُ الله- قال لهم من انتم قالوا
نفر من الخزرج قال أمن موالی یهود
قالوا نعم- قال افلا تجلسون حتّٰی
اُکلّمکم قالوا بلٰی فجلسوا معه
فدعاهم الی الله عزوجلّ
وعرض علیهم الاسلام- وتلا علیهم
القرآن- وکان ممّا صنع الله لهم به
فی الاسلام- ان یهود کانوا معهم
ببلادهم وکانوا اهل کتاب
وعلم وکانوا اهل شرک اصحاب اوثان
وکانوا قد عزوهم ببلادهم فکانوا
اذا کان بینهم شیٔ قالوا لهم ان
نبیًّا الاٰن مبعوث قد اظلّ
زمانه نتّبعه ونقتلکم معه
قتل عادٍ وارم فلمّا کلّم رسولُ الله
اُولٰئک النفر ودعاهم الی الله
قال بعضهم لبعض تعلّمن والله انه
لنبیّ الذی توعدکم به یهود فلا
یستبقنکم الیه فاجابوه فیما دعاهم

آپ نے فرمایا کہ خداوند جل و علا ان سے بہتری کرنے
کا ارادہ رکھتا ہے۔ تب آپ نے پوچھا کہ آپ کون
لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ خزرج کے لوگ
ہیں آپنے فرمایا کہ کیا یہود کے غلام ہو۔ انہوں نے
کہا کہ ہاں آپنے فرمایا کہ آپ بیٹھتے نہیں کہ آپ سے
میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں
تب سب لوگ بیٹھ گئے۔ آپنے ان کو خدا کی طرف
دعوت دی اور دین اسلام پیش کیا اور قرآن مجید
پڑہکر سنایا۔ خدا نے انکو اسلام میں لانے کا یہ سبب کیا۔ کہ
یہ لوگ ایسے تھے کہ جنکے ساتھ انکے شہر میں یہود رہتے اور
وہ اہل کتاب اور اہل علم مشرک اور انکے شہروں میں بہت
معزز گنے جاتے تھے۔ یہود اور ان لوگوں میں جب کوئی بات
ہوتی تو یہود کہتے اب وہ نبی آنیوالا ہے۔ اس کا زمانہ اب سایہ افگن
ہے۔ ہم اس کی تابعداری کرینگے اور تم سے عاد اور
ارم والی لڑائیاں لڑینگے۔ جب آنحضرت صلعم
نے اُن سے یہ بات کہی اور اللہ کی طرف ان کو
دعوت دی تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے
یارو معلوم رہے کہ اللہ کی قسم یہ وہی نبی ہے جس کا
وعدہ تم سے یہود کرتے تھے۔ پھر ہم کیوں اُن
سے سبقت نہ کریں۔ پس انہوں نے دین کو

Marfat.com

الیہ بانّ صدّقوہ وقبلوہ منہ ما عرض علیہم من الاسلام
قبول کیا اور تصدیق کی اور اسلام پر پختہ ہو گئے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے حضور علیہ السّلام کے جدّ وجہد سے وہ بھی دن آیا کہ مکہ معظمہ سے مٹھی بھر مسلمانوں کے علاوہ مفصّلات میں بھی یہ نور کام کرنے لگا۔

چنانچہ اگلے سال پھر یہ لوگ اور مسلمانوں کے ہمراہ مکہ میں آئے (یہی وہ سال ہے۔ کہ جس کے اندر حضور علیہ السّلام کو دولت معراج نصیب ہوئی) اور قریباً ستر مدنی آدمی عقبہ میں آپ کی خاطر جمع ہوئے۔ چنانچہ اپنے چچا عباس کی معیت میں ان سے آکر ملے۔ اور ان کو تبلیغ اسلام کی اور قرآن شریف سنایا۔ اس کے بعد سلسلہ گفتگو یہانتک پہنچا کہ مدنی لوگوں نے آپ سے استدعا کی کہ آپ ہمارے شہر کو شرف اقامت بخشیں اور ہم ہر طرح سے آپ کی خدمت اور خاطر داری میں کوتاہی نہیں کرینگے آپ نے اظہار رضامندی کیا۔ مگر حضور علیہ السّلام کے چچا عباس لوگوں سی مخاطب ہو کر بولے اور آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ انکی عزت وحرمت اپنے قبیلہ میں کافی ہے۔ اب یہ قریش سے خفا ہو کر تمہارے ساتھ جانے کی بات تسلیم کر چکے ہیں کیا آپ لوگ بھی ان کی حفاظت اور خاطر میں ہمہ تن ساعی ہوگے؟ دیکھو اس وقت ان کی موجودگی کے سبب لوگ کسی قدر دبے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ جب آپ کے شہر میں چلے جائیں تو یہ لوگ زیادہ جوش میں آکر لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچائیں اور معاملہ طول کھینچے اور خونریزی تک نوبت پہنچے۔ تو اسوقت تم لوگ ان کی مدد کے لئے تیار ہو جاؤ گے؟

براء بن معرور بولے کہ خدا کی قسم جو ہماری زبان پر وہی دل میں ہے۔ اور حضور علیہ السّلام سے مخاطب ہو کر بولے کہ جس قسم کا ہم سے عہد چاہتے ہیں

Marfat.com

لے لیں۔ تب آپ نے فرمایا۔

بایعونی علی السمع والطاعة فی النشاط والکسل والنفقة فی العسر والیسر وعلی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر و ان تقولوا فی اللہ حق لا تخافون لومة لائم وعلی ان تنصرونی و تمنعونی بالحق اذا قدمت علیکم مما تمنعون منه انفسکم وابناءکم وازواجکم۔

مجھ سے عہد کرو۔ میری بات کے سننے اور اطاعت کا۔ خوشی اور غم میں۔ اور خرچ اخراجات کا تنگی اور فراخی میں اور نیک اور بُرے کاموں کی نسبت میرے حکم کی تعمیل کا۔ اور سچی بات کہنے میں کسی کی پروا نہ کرنے کا۔ اور ضرورت کے وقت میری مدد کا۔ جبکہ میں تمہارے میں جا رہوں۔ اور میری حفاظت کا جسطرح کہ تم اپنی اور اپنے بال بچہ بیوی کی حفاظت کرتے ہو۔

براء بن معرور نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ان تمام باتوں کی قسم اٹھائی۔ اور اس کے بعد کہا کہ ایک میں بھی عرض کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کہو۔ برار نے کہا کہ جب معاملہ لڑائی اور جہاد تک پہنچے۔ اس وقت ضرور ہے کہ خداوند جل وعلا آپ کی نصرت اور مدد کریں۔ اور آپ کو آپ کے دشمنوں پر فتح وظفر نصیب ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کو محبت وطن پھر مکہ کیطرف کشش کرے اور آپ ہم کو چھوڑ آئیں۔ آپؐ نے تبسم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

انتم منی وانا منکم احارب من حاربتم واسالم من

تم میرے اور میں تمہارا جس سے تم لڑوگے اس سے میں بھی لڑونگا جس سے تم صلح

سالتمبر — کروگے۔ اس سے صلح رکھونگا۔

اس عہد و پیمان کے بعد مدنی لوگ واپس چلے گئے۔ اور یہ معاملہ ماہ ذی الحجہ میں طے ہوا۔

مدنی لوگوں کے اسلام لانے کی خبر مکہ کے گلی کوچوں میں پھیل گئی چنانچہ اس کے تین ماہ بعد حضور نے ہجرت کی۔

اگرچہ تفصیل ہجرت ہمارے موضوع میں نہیں ہے۔ مگر سلسلہ کلام کے ربط کے لحاظ سے مختصراً اس کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

جب اہل مدینہ نے آپ سے عہد و پیمان کر لئے۔ اور کفار مکہ کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو وہ نہایت طیش سے ازخود رفتہ ہوگئے۔ اور نہایت بختگی اور مستعدی سے اسلام کی بیخکنی کے درپے ہوگئے۔ اور صحابہ کی جان و مال ہر طرح خطرہ میں پڑگئی۔ اور جو جو سختی ان سے ہو سکتی۔ ان بیچارے نومسلموں کے لئے عام کردی۔

تب حضور علیہ السلام نے صحابہ کو ہدایت کی کہ یکے بعد دیگرے مدینہ کو چلے جائیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے عالم رؤیا میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہم کسی نخلستان کی طرف ہجرت کریں گے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو بزرگ بہ ارشاد حضور علیہ السلام عازم ہجرت ہوئے وہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے حضرت ابوبکر نے بھی آپ سے استدعا کی کہ مجھے بھی اجازت ہو کہ میں بھی چلا جاؤں۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی ٹھہرو۔ امید ہے۔ کہ ہم بھی ہجرت کریں۔ اس بات کو حضرت ابوبکر نے سنکر دو اونٹ اپنے طویلہ میں ہر وقت تیار رہنے کے لئے حکم دیا۔ تا آنکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایت رب

Marfat.com

ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدقٍ واجعل لی من لدنك سلطٰناً نصیراً ۔ کے ماتحت ہجرت کا حکم آگیا۔ اُدھر کفار قریش نے بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اس بات کا تہیہ کیا کہ محمد (صلعم) کا کسی ایسی طرح جھگڑا طے کریں کہ یہ خود کہیں مدینہ کو نہ چلے جائیں۔ اور پھر مدینہ والوں کی مدد سے ہمارے ساتھ چپقلش زیادہ کریں۔ چنانچہ دار الندوہ میں چالیس آدمی اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور بڑی بحث تمحیص کے بعد طے پایا۔ کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی شریک ہو کر بلوہ کا رنگ پیدا کریں۔ اور اس میں محمد (صلعم) کی جان کا فیصلہ کر دیں۔ پھر بنو ہاشم کس کس سے لڑیں اور مطالبہ کرینگے۔ آخر معاملہ دیت پر طے ہوگا۔ جس کو ہم بطیب خاطر پورا کر دینگے۔ اُدھر خداوند جل وعلا نے آپ کو اس منصوبہ کی آیت اذ یمکر بك الی آخرہ الایتہ کے ذریعہ اطلاع دی۔ اور جبرئیل ع نے یہ حکم واجب الاذعان آپ کو پہنچا دیا۔ کہ ان اللہ یامرك بالھجرۃ۔

جب رات ہوئی تو کفار قریش نے اپنا کام کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ تاکہ رات کو ہی آپ کا کام پورا کریں۔

چونکہ آپ کو انکی تمام منصوبہ بازیوں کی خبر تھی۔ آپ نے اپنی چارپائی پر اپنے پیارے بھائی علی علیہ السلام کو سونے کا حکم دیا۔ اور آپ بیخوف وخطر آیت وَجَعَلْنَا مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۔ پڑھتے ہوئے نکل گئے۔ اور ان بدنصیبوں کو خبر تک نہ ہوئی۔ کسی قدر دیر کے بعد کسی ایک نے کہا۔ کہ آخر اب کام کرو گے بھی یا نہیں؟ تب انہوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جب محمد (صلعم) منہ اندھیرے یہاں سے

Marfat.com

نکلے۔ تو اس وقت سب کے سب اس پر ٹوٹ پڑیں اور اپنا کام پورا کریں۔
ایک بولا کہ وہ تو تمہارے بیں سے ہوتے ہوئے چلدیئے۔ چنانچہ اس شبہ کے دور کرنے کیلئے انہوں نے خوابگاہ پر پتھر پھینکنے شروع کردیئے۔ حضرت علی رضؓ کی آنکھ کھل گئی۔ اور آپ نے زور سے فرمایا۔ کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سب نے آپ کی آواز کو شناخت کرکے کہا کہ اے علی محمدؐ کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم نے اس کو میرے سپرد کیا تھا۔ یہ بات سُنکر مارے غصہ کے دیوانے ہوگئے۔ اور چاہا کہ علی پر ہاتھ صاف کریں۔ مگر ابوجہل نے لوگوں کو روکا اور کہا کہ یہ بیچارہ اس کا دام افتادہ کچی عقل کا آدمی ہے۔

اُدھر حضور علیہ السّلام دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہاں کوئی غیر تو نہیں ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ کہ میری دو لڑکیاں ہیں جن میں ایک آپ کی بیوی ہے۔ آپ نے ہجرت کا حکم سنایا۔ ابوبکر بولے الصحبۃ یارسول اللہ۔ یعنی میں بھی جناب کے ہمرکاب جاؤنگا۔ جسکا جواب حضور نے اثبات میں دیا۔ اور کھانا وہاں ہی کھایا۔ اور رات کے لئے کھانا باندھ لیا گیا۔ آپ نے عبداللہ بن ابوبکر کو بلاکر فرمایا۔ کہ تم دن کو یہاں ہی رہا کرو۔ اور رات کو کفار کی خبریں مجھے پہنچایا کرو۔ چنانچہ آپ پنجشنبہ کے روز ماہ ربیع الاوّل میں بعثت سے تیرھویں سال ابوبکر کی کھڑکی سے معہ ابوبکر کے نکل کر غار ثور کو سدھارے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے پاؤں مبارک سے چپلی اُتار دی اور محض انگلیوں کے بل چلکر غار ثور میں پہنچے۔ جس سے آپ کے پاؤں بھی زخمی ہوگئے۔ اور

لہ اکثر مؤرخین نے آپکا حضرت ابوبکر کے گھر سے رات کو وقت نکلنا اور تاریخ ۲ صفر ۱۳ سنہ نبوت روز پنجشنبہ لکھا ہے۔ منہ

آخر حضرت ابوبکر نے آپ کو کندھوں پر اٹھالیا۔ ادھر قریش کی دوش چاروں طرف پھر رہی تھی۔ پہلے یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر گئے۔ اور آپ کی لڑکی سے دریافت کیا۔ کہ ابوبکر کہاں ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے کیا معلوم۔ وہ گھر میں اسوقت نہیں ہیں۔

ابوجہل نے غصہ سے اس بچہ کو ایسا طمانچہ مارا۔ کہ اس کی بالیاں گر گئیں۔ وہاں سے یہ لوگ بیت الحرام چلے گئے۔ اور باہر جاکر اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی شخص محمد (صلعم) کا صحیح پتہ دے گا۔ اس کو سو اونٹ انعام دیا جائیگا۔ اور خود بھی تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچے۔ اور سراغرساں نے کہا۔ کہ یہاں سے آگے آپ کا مقصد تجاوز نہیں کرسکتا۔ غار کے دروازہ پر پہنچے۔ تو وہاں کبوتری کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھ کر مایوس ہو کر واپس آئے +

حضرت ابوبکر کی یہ جاں نثاری اور ایثار اور اس گھڑی کی صحبت رسول پتہ دیتی ہے۔ کہ آپکو اس ہستی پاک سے کیسا دلی تعلق تھا۔ اور آپ کا فرزند عبداللہ دونوں وقت دودھ اور کھانا پہنچاتا۔ اور کفار کے اخبار بھی سناجاتا۔ اور تین روز وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

اس موقعہ پر ہمارے شیعہ دوست ابوبکر کی اس خدمت عظمٰے کو دیکھ کر آپے میں نہیں رہتے۔ اور لاتحزن ان اللہ معنا میں حُزن کے لفظ کو دیکھ کر آپ کے ایمان کو اشتباہ کی نظر سے دیکھتے۔ اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔ اس ناگوار قصہ کو ہم یہاں چھیڑنا نہیں چاہتے۔ ورنہ ہم حق رکھتے ہیں۔ کہ اُن سے دریافت کریں۔ کہ جبکہ حزن و ملال سے ابوبکر کا ایمان متزلزل دکھائی دیتا ہے۔ تو اس بزرگ ہستی کا کیا حال ہے۔ جو انگلیوں کے بل خوف

Marfat.com

کفار سے غار ثور تک پہنچا ہے۔ اور ہمارے امامیہ علما غالباً اس روایت کی تردید بھی نہیں کر سکتے۔

غرضکہ تیسرے روز علی الصباح غار ثور سے نکلکر دونوں صاحبوں نے ایک ہی اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف کوچ کیا۔

ایک اونٹ پر آپ اور ابوبکر سوار ہوئے۔ اور دوسرے پر عبداللہ[له] بن اریقط دیلی اور عامر بن فہیرہ تھے۔ لکھا ہے کہ جب حضور کسیقدر مکہ سے دور نکل گئے۔ تو مکہ کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اے مکہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا اور کسی اور شہر کو پسند نہ کرتا۔ میں تیری مفارقت کا رنج و غم دل میں لئے جاتا ہوں۔

یہ قافلہ رات سفر طے کرتا ہوا دوسرے روز دوپہر کو ایک جگہ جا کر سستا گیا۔ اور اتر پڑا

حضرت ابوبکر نے وہاں ایک چمڑے کا ٹکڑہ نکالکر اس پر آپ کو استراحت کرنے کے لئے عرض کیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی آنکھ لگ گئی۔ اور ابوبکر ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ اور اتفاقاً ایک قریشی چرواہے سے مل گئے۔ جو وہاں بکریاں چراتا تھا۔ حضرت ابوبکر کا اس سے پہلے بھی کچھ [illegible] تھا۔ اس سے [illegible] دودھ بکری کا لیا۔ اور اس میں ٹھنڈا پانی ڈالکر حضور کے پیش کیا۔ اور آپ نے نوش فرمایا۔ پھر وہاں سے کوچ کیا۔ [illegible] جہاں ام معبد عاتکہ بنت خالد خزاعیہ خیمہ زن تھی۔ آپ اس کے خیمہ میں مہمان ہوئے۔ مگر غریب

له اسکو رستہ دکھانیکے لئے نوکر رکھ لیا گیا تھا [illegible] آپ عبدالرحمن ابوبکر کے غلام اور حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے اور غار میں [illegible] پہنچاتا [illegible]

میزبان کے پاس مہماں نوازی کے لئے کچھ نہ تھا جس کا اس نے مناسب الفاظ میں عذر کیا۔ آپ نے اس کے ایک گوشہ میں ایک لاغر بکری دیکھ کر فرمایا۔ کہ کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ ام معبد نے عرض کی کہ خشک سالی کے سبب یہ بکری ایسی کمزور ہوگئی ہے۔ کہ ریوڑ کے ساتھ باہر نہیں جاسکتی۔ دودھ کا تو کیا ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس سے دودھ دوہ لاؤں۔ اس نے کہا میں قربان جاؤں۔ آپ کو اختیار ہے۔ چنانچہ آپ نے اللھم بارك فی شاتھا کہکر اس کا دودھ دوہنا شروع کیا۔ اور اس قدر دودھ نکلا۔ کہ ام معبد کا کنبہ اور مہماں اس کے دودھ سے سیراب ہوگئے۔ ام معبد نے جب یہ معجزہ مشاہدہ کیا۔ تو کہنے لگی۔ کہ حضور میرا ایک ہفت سالہ بچہ گونگا ہے۔ حضور اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ وہ اچھا ہو جائے۔ آپ نے بچہ کو طلب فرمایا۔ اور دہن مبارک سے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالدی۔ اور وہ بچہ بولنے لگ گیا۔ وہ گٹھلی وہاں اس نے دبادی۔ جس سے ایک کھجور کا درخت وہاں پیدا ہوکر ایک عرصہ تک پھل دیتا رہا۔ اور پھر یہ مبارک قافلہ وہاں سے بھی چلدیا۔ ام معبد کا شوہر اکثم بن ابی الجون مکنّٰی بابو سعید جب گھر میں آیا۔ تو بکری کا دودھ اور بچے کا بولنا دیکھکر حیرت میں رہ گیا۔ ام معبد سے سارا قصہ اور ان مہمانوں کا حلیہ سنکر متعجب ہوا۔ ام معبد نے جو حلیہ آپ کا اکثم کو سنایا۔ وہ اسی کے الفاظ ہیں۔ ہم بغرض تازگی ایمان ناظرین لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس نے کہا۔

رَأیت رَجُلاً ظَاهِرَ	میں نے ایک خندہ پیشانی خوبرو دلربا چہرہ والا
الوَضَاءَۃِ۔ اَبلَجِ الوَجہِ حَسَنَ	خوش خلق آدمی دیکھا۔ نہ اس میں توند کا
الخُلُقِ۔ لَم تَعِبهُ ثُجلَۃٌ[1]	عیب اور نہ لاغر نحیف ہونے کا نقص (یعنی

[1] ثجلۃ۔ کلانی و فراخی شکم ۱۲ منتہی الارب

Marfat.com

وَلَمْ يَزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ۔ وَسِيْمٌ	موزون اندام) خوبصورت۔ نہایت قبول صورت
قَسِيْمٌ۔ فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ۔ وَفِيْ	اس کی سرگیں آنکھیں۔ اسکی پلکیں دراز۔ اس
اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ۔ وَفِيْ صَوْتِهٖ	کی آواز صاف۔ گردن صراحی دار۔ گھنی ڈاڑھی۔
صَحَلٌ۔ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَفِيْ	جب چپ ہوتا ہے۔ تو اس سے ایک
لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ۔ اَزَجٌّ۔ اَقْرَنٌ۔	وقار ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بات کرتا ہے۔ تو
اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ۔ وَاِنْ	اعلیٰ درجے کی۔ اور واضح اور صاف اور
تَكَلَّمَ سَمَا بِهٖ۔ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ	روشن ہوتی ہے۔
اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُمْ مِنْ	دور سے سب اونچا اور درخشاں نظر آتا ہے
بَعِيْدٍ۔ وَاَحْسَنُهٗ وَاَعْلَاهُمْ مِنْ	اور قریب سے نہایت خوبصورت اور سب سے
قَرِيْبٍ۔ حُلْوُ الْمَنْطِقِ۔ فَصْلٌ	برتر۔ شیریں گفتار۔ واضح البیان
لَا نَزْرٌ۔ وَلَا هَذْرٌ۔ كَاَنَّ	نہ کم گو۔ نہ بیہودہ گو۔ اس کی بات گویا موتیوں
مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتٌ نُظِمْنَ	کی لڑی ہے جو یکے بعد دیگرے اوپر سے آہستہ
يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ۔ لَا يَشْنَاُ	آہستہ آرہے ہیں۔ جو طول کے عیب سے
مِنْ طُوْلٍ۔ وَلَا تَقْتَحِمُهٗ	پاک ہوتی ہے۔ اس کے دیکھنے سے آنکھیں سیر
الْعُيُوْنُ مِنْ نَظَرٍ۔	نہیں ہوتیں (یعنی کسی دوسری طرف نہیں جاتیں۔
غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ	زمندہ شاخ دو شاخوں میں (یعنی تر و تازہ) وہ اپنے
فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ	تینوں ساتھیوں سے تر و تازہ چہرے والا اور عزت
مَنْظَرًا۔ وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا۔	وقدر میں اُنسے کہیں بہت بڑھا ہوا ہے۔

۱؎ ص ع ل ۃ۔ اے اصغر الراس ۲؎ ای شفار عینیہ ای الشعر النابت بہا۔ تاریخ طیبہ ۱۲ ۳؎ وطف اے طول ۱۲ ۴؎ ازج۔ ای رقیق طرف الحاجب ۱۲ ۵؎ اے مقرون الحاجبین ۱۲ ۶؎ اے لا تتجاوز ۱۲

Marfat.com

لَہٗ رُفَقَاءُ یَحُفُّوْنَ بِہٖ۔ اس کے رفیق اس کے گردو پیش رہتے ہیں۔
اِنْ قَالَ نَصَتُوْا لِقَوْلِہٖ۔ جب بولتا ہے۔ تو اس کی بات ہمہ تن گوش ہوکر
وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا بِاَمْرِہٖ۔ سنتے ہیں۔ اگر کوئی حکم دیتا ہے۔ تو اس کی جلد
مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ تعمیل کرتے ہیں۔ وہ مخدوم مطاع ہے۔ نہ
وَلَا مُفَنِّدٌ۔ ترشرو۔ نہ فضول گو۔

اس واقعہ کو سنکر ابو سعید فوراً بال بچہ کو ساتھ لیجا کر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ ادھر قریش نے آپ کے اور آپ کے یار غار ابوبکر صدیق کے پکڑنے پر سو اونٹ کا انعام مشتہر کیا۔ بنی مدلج کے ایک نوجوان سراقہ نامی نے اس انعام کے حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کرکے آپ کا تعاقب کیا۔ ایک تیز گام گھوڑی پر مسلح ہوکر نکلا۔ حتی کہ اس نے آپ کو جالیا۔ مگر آپ نے کچھ بھی توجہ اس کی طرف نہ کی۔ اور فرمایا اللھم اکفنا بما شئت یعنی اے اللہ ہم کو اس کے شر سے محفوظ رکھ۔ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں ایسے زمین میں گڑ گئے۔ کہ آخر ش پکار اٹھا۔ کہ اے محمد مجھے چھوڑ دے۔ تاکہ میں تیرا تعاقب کرنے والوں کو روک دوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اللھم ان کان صادقاً فاطلقہٗ۔ یعنی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اس کے گھوڑے کو نجات دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سراقہ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکال کر آپ کو دیا۔ کہ آپ اس کو ہمراہ لیجائیں یہ میری ایک نشانی ہے۔ جو آپ میرے آدمیوں کو جو راستہ میں ملینگے۔ دکھا کر ان سے ہر ایک طرح کی خدمت لے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر چاہتا ہوں۔ کہ تم میرے راز کو مخفی رکھنا۔ اور کفار سے نہ بیان کرنا۔

Marfat.com

اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا۔ کہ کَیْفَ بِکَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارِیْ کِسْرٰی یعنی کیسا وقت ہوگا۔ کہ جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشینگوئی تھی۔ جو عہد فاروقی میں ایران کی فتح ہونے پر پوری ہوئی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسے بلا کر کسریٰ کے کنگن جو غنیمت میں آئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ڈال دئے۔

ان تمام واقعات سے سراقہ کو یقین ہو گیا۔ کہ آپ کا مظفر و منصور ہونا اور اسلام کا غلبہ ضروری امر ہے۔ تب اُس نے خط امان کی درخواست کی اور اپنے فہیرہ رفیق راہ سے یہ سند لکھوا کر اس کے حوالے کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ جوان سراقہ مشرف باسلام ہوا۔

حاصل کلام سراقہ وہاں سے واپس ہوا۔ اور لوگوں سے اس نے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ مجھے نہیں ملے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ اب تعاقب کی کوشش فضول ہے۔ وہ کہیں نہیں ملینگے۔ ابوجہل نے جب سراقہ کی یہ باتیں سنیں۔ تو تحقیراً یہ شعر سراقہ کی بابت اس کی زبان سے نکلے۔

بَنِیْ مُدْلِجٍ اِنِّیْ اَخَافُ سَفِیْہَکُمْ اوبنی مدلج والو میں تمہارے بیوقوف سراقہ سے
سُرَاقَۃَ یَسْتَغْوِیْ بِنَصْرِ مُحَمَّدٍ ڈرتا ہوں کہ وہ تمکو محمدؐ کی مدد پر برانگیختہ کر کے گمراہ
عَلَیْکُمْ بِہٖ اَنْ لَّا یُفَرِّقُ جَمْعَکُمْ نہ کرے۔ دیکھو تم اس سے بچو۔ وہ تمہارے
فَتُصْبِحُ شَتّٰی بَعْدَ عِزٍّ وَسُوْدَدٍ اتفاق کو کہیں کھو نہ دے۔ اور پھر تم متفرق ہو کر اپنی عزت اور سرداری کو کھو بیٹھو۔ سراقہ نے جب یہ دونو شعر سنے تو کلمہ حق بر زبان جاری اس سے رہا نہ گیا۔ اور بول اٹھا۔

اَبَا الْحَکَمِ وَاللّٰاتِ اِنْ کُنْتَ شَاھِدًا او ابا الحکم (ابوجہل) قسم ہے لات کی۔ کہ اگر

Marfat.com

لَاَمْرِجَوَادِیْ اِذْ تَسِیْخُ قَوَائِمُہٗ	میرے گھوڑے کے پاؤں کا دھس جانا
عَجِبْتَ وَلَمْ تَشْکُکْ بِاَنَّ مُحَمَّدًا	دیکھتا۔ تو تجھے تعجب ہوتا۔ اور تجھے کوئی
نَبِیٌّ بِبُرْھَانٍ فَمَنْ ذَا یُکَاتِمُہٗ	شک نہ رہتا کہ محمد (صلعم) نبی صادق ہے
عَلَیْکَ بِکَفِّ النَّاسِ عَنْہُ فَاِنَّنِیْ	پھر کون ہے کہ اس کی نبوۃ کو چھپا سکے
اَرٰی اَمْرَہٗ یَوْمًا سَتَبْدُوْ مَعَالِمُہٗ	تجھے لازم ہے۔ کہ لوگوں کو اس سے روک

دے میں نے اسکے معاملہ کو دیکھ لیا ہے۔ کوئی دن جاتا ہے۔ کہ اس کے نشان صداقت ظاہر ہوا چاہتے ہیں۔

یہ مبارک قافلہ مسافت طے کرتا ہوا دور نکل آیا۔ اس انعام کا اشتہار بریدہ بن الحصیب اسلمی کو بھی پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی اسی ٹوہ میں اس قافلہ کو آملا۔ اور آپ نے آتے ہی اس کا نام دریافت کیا تو آپ نے معاً اس کے نام سے تفاول لیا۔ اور فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا یعنی ہمارا معاملہ درست ہو گیا۔ اور اسلمی سے سَلِمْنَا۔ یعنی ہم نے سلامتی حاصل کی۔

یہ آپ کے برجستہ الفاظ بریدہ کے دل میں اتر گئے۔ اور متعجب ہو کر آپ کا اسم گرامی دریافت کیا۔ تو آپ نے جب بتلایا۔ تو وہ عاشقانہ رنگ میں بول اٹھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ۔ اس کے ہمراہ یا اس کے زیر اثر قریباً ستر آدمی اور تھے۔ جو سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

علی الصباح کوچ کے وقت اس بزرگ نے اپنی پگڑی کو دو حصوں میں پھاڑ کر ایک حصہ کا جھنڈا بنا کر سواروں کے آگے آگے چلتا اور کہتا امن کا بادشاہ صلح کا حامی دنیا کو عدل و انصاف سے بھرنے والا تشریف لا رہا ہے[1]

---

[1] اہل سیر بعض حدیثوں کے حوالے لکھتے ہیں کہ بریدہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بقیہ بر ص ۶۱)

Marfat.com

زبیر بن العوام یا طلحہ بن عبداللہ علے اختلاف الاقوال شام کی تجارت سے واپس آرہے تھے۔ کہ یہ بھی آپ سے ملے۔ اور حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کو سفید کپڑے پہنائے۔ اور انہوں نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ ہم بھی حضور کے ہمراہ مدینہ کو چلتے ہیں۔ مگر حضور نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا۔ کہ مناسب یہی ہے کہ تم پہلے مکہ میں جاؤ۔ اور پھر وہاں سے مدینہ کو آنا۔

ادھر مدینہ منورہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ کہ کوکبہ نبوی بارادہ مدینہ آرہا ہے ہر روز لوگ استقبال کی غرض سے شہر سے نکلتے۔ اور دوپہر تک انتظار کرکے واپس ہوتے۔

آخروہ دن مبارک بھی آگیا۔ کہ جب لوگوں نے دور سے سفید پوش سواروں کو آتے دیکھا۔ مدینہ والے جامے میں پھولے نہ سماتے اور انہوں نے مسلح ہوکر بمقام حرہ پہنچکر حضور کی قدمبوسی کی۔

تہنیت و تحیت والے ایک دوسرے پر گرے جاتے۔ جو کم و بیش پانسو آدمی تھے۔ بچے اور عورتیں کہتی تھیں۔ جاء نبی اللہ جاء رسول اللہ۔ اور کچھ عورتیں دف کے ساتھ کہہ رہی تھیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ ہم پر بدر کامل کا وداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہوا۔
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعٰی لِلّٰہِ دَاعِ ہم پر اسکا شکریہ واجب ہے کہ اسنے خدا کیطرف ہمکو بلایا

بقیہ صفحہ سابقہ کہ تم میرے بعد خراسان کے ایک شہر میں جاؤگے۔ جو میرے بھائی ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ اور تم قیامت کے دن اہل مشرق کے سردار ہوگے چنانچہ یہی بریدہ حضور کے بعد اسلامی غازیوں کے ہمراہ وارد مرو ہوا۔ اور وہاں ہی ان کا انتقال ہوکر محلہ نان پائیوں میں پیوند زمین ہوئے۔ ۱۲

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا — اے وہ (بزرگ) جو ہم میں بھیجا گیا ہے۔
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ — قابل تعمیل احکام کو لایا ہے۔

قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں کہتی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ — ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اور ہمارا پڑوسی
وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ — محمد رسول اللہ کیا خوب پڑوسی ہے۔

یہ ارجوزے آپ سنکر فرماتے اِنِّي اُحِبُّكُمْ یعنی میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔ اور یہ الفاظ مکرر سہ کرر دھراتے۔ آپ نے مدینہ کی سمت محلہ قبا کی طرف باگ موڑی۔ اور اس میں فروکش ہوئے۔ اور یہ تاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳ھ نبوی دوپہر کا وقت اور پیر کا دن تھا۔ کہ جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اس بستی پر سایہ افگن ہوئے

حضور علیہ السلام غار ثور سے نکل کر مندرجہ ذیل منازل پر مقام کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچے۔

(۱) اسفل عسفان (۲) اسفل امج (۳) قدید (۴) الخرار (۵) ثنیۃ المرہ (۶) لقف (۷) لفت (۸) مداله لفت (۹) مداله مجاج۔ (۱۰) مرجح مداج (۱۱) مرجع ذی العضوین۔ (۱۲) بطن ذی کبد (۱۳) حداجد (۱۴) اجرد (۱۵) ذی سلم از بطن اعدا (۱۶) عبابید (۱۷) الفاحہ (۱۸) المنعرج (۱۹) ثنیۃ العایر (۲۰) بطن رئم (۲۱) قبا۔

آپ قبا میں چند روز بانتظار حضرت علی قیام پذیر رہے ستے کہ حضرت علی آ گئے۔ قبا میں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ جس کی قرآن شریف نے ان الفاظ میں تعریف بیان کی

Marfat.com

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه رجال
یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المتطھرین ط

آپ نے جمعہ کے روز قبا سے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ بنی سالم بن عوف کے قبیلہ میں تب پہنچے۔ تو جمعہ کا وقت آگیا۔ وہاں کے لوگوں نے پہلے ہی وہاں ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ وہاں آپ نے خطبہ جمعہ فرمایا۔ اور نماز ادا کی خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

آپ کا آٹھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْمَدُہٗ وَ	میں اللہ کی تعریف کرتا اور اسی سے مدد مانگتا اور
اَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَھْدِیْہِ وَ	اسی سے طلب مغفرۃ اور طلب ہدایت کرتا ہوں۔
اُؤْمِنُ بِہٖ وَلَا اَکْفُرُہٗ وَاُعَادِیْ	اور اسپر ایمان لاتا اور اس کا کفران نہیں کرتا۔ جو
مَنْ یَّکْفُرُہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ	اسکا کفران کرے اسکا دشمن ہوں۔ میں شہادت
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط	دیتا ہوں کہ محمد (صلعم) اسکا بندہ اور رسول ہے۔
اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی۔ وَالنُّوْرِ وَ	جس کو ہدایت نور اور موعظت دے کر بھیجا۔
الْمَوْعِظَۃِ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ	(اور اُسوقت بھیجا) جبکہ ایک طویل زمانہ
وَقِلَّۃٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَۃٍ	رسولوں پر گزر چکا تھا۔ اور علم اُٹھ گیا اور لوگوں
مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ	میں ضلالت پھیل گئی۔ اور آخر زمانہ آگیا۔ اور
الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ	قیامت قریب پہنچ گئی۔ اور مدت دنیا پوری
وَقُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ۔ مَنْ یُّطِعِ	ہو چکی۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ	کی اطاعت کی۔ وہ ہدایت پا گیا۔ اور جسنے
وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی۔	ان کی نافرمانی کی۔ وہ گمراہ ہوا۔ اور حد سے بڑھ گیا

Marfat.com

وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا ط	اور دور کی گمراہی میں مبتلا ہوا۔
اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاحْذَرُوْا	میں تم کو تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں۔
فَاِنَّهٗ خَیْرُ مَا اُوْصٰی بِهِ الْمُسْلِمُ	تم ڈر جاؤ۔ خدا سے ڈرنے کی بہترین نصیحت
مُسْلِمًا اَنْ یَّحُضَّهٗ عَلَی الْاٰخِرَةِ۔ وَ	ہے جو ایک مسلم دوسری مسلم کو کرسکتا ہے۔ اور اسکو
اَنْ یَّاْمُرَهٗ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاحْذَرُوْا	آخرت کیطرف متوجہ کرتا۔ اور اس کو خدا سے ڈرنے
مَا حَذَّرَکُمُ اللّٰهُ مِنْ نَّفْسِهٖ ۔ وَلَا	کی نصیحت کرتا ہے۔ تم اسیقدر خدا سے ڈرو جسقدر
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ نَصِیْحَةً ۔ وَلَا	خود اس نے قرآن شریف میں تمکو ڈرایا ہی۔ اس سے بہتر
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِکْرًا ۔ وَاِنَّ	کوئی نصیحت نہیں اور اس سے بہتر کوئی ذکر نہیں۔
تَقْوَی اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ عَلٰی وَجَلٍ	خدا ترسی کا وہی شخص حق بجالاتا ہی جو ہیبت اور خوف
وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنُ صِدْقٍ	پروردگار سے نیکی کرے (تقوی اسکا امر آخرت
عَلٰی مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ۔	کے لئے سچا معاون ہے۔
وَمَنْ یُّصْلِحِ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ	جو شخص اپنے اور خدا کے درمیانی حقوق میں ظاہر
اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ	و باطن میں اصلاح کرے۔ اور اس کی نیت
لَا یَنْوِیْ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ	اس سے بجز (رضا) خدا اور کچھ نہ ہو۔ تو دنیا
یَکُنْ لَّهٗ ذِکْرًا فِیْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَ	میں نیک نام ہوگا۔ اور مرنے کے بعد۔
ذُخْرًا فِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِیْنَ	جب کہ آدمی اعمال خیر کا محتاج ہوگا۔ زاد
یَفْتَقِرُ اِلٰی مَا قَدَّمَ وَمَا کَانَ مِنْ	و ذخیرہ ہوکر اسکو ملیگا۔ اور اسکے علاوہ اگر
سِوٰی ذٰلِكَ یَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهٗ وَ	اصلاح نہ کرے تو وہ بدیوں کے سبب سے چاہیگا
بَیْنَهَا اَمَدًا بَعِیْدًا	کہ اسمیں اور بدیوں میں ایک بڑا دراز فاصلہ ہو۔
وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ	اللہ تمکو اپنے احکام کی مخالفت سے ڈراتا ہی اور جو کہ

Marfat.com

رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ + وَالَّذِیْ صَدَقَ	وہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اللہ نے اپنا کلام
قَوْلَهٗ وَ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ	سچا کر دکھایا۔ اس کے وعدہ میں کوئی خلاف
لِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ	نہیں۔ وہ فرماتا ہے کہ میرا قول نہیں بدلتا۔
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا	کہ میرا قول نہیں بدلتا۔ اور میں اپنی بندوں
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ	پر ظلم نہیں کرتا۔
عَاجِلِ اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِی السِّرِّ وَ	پس تم لوگ ظاہر و باطن اب اور آیندہ ڈرتے
الْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ	رہو۔ جو خدا سے ڈرتا ہے۔ خدا اس کے
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا	گناہ معاف کرتا اور بڑا اجر دیتا ہے۔ جو اللہ
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا	سے ڈرا وہ بڑا کامیاب ہوا۔
وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُوَقِّیْ مَقْتَهٗ وَ	(دیکھو) تقوی غضب الہی اور عذاب اور اسکی خفگی کو بچا لیتا ہے
يُوَقِّیْ عُقُوْبَتَهٗ ۔ وَيُوَقِّیْ سَخَطَهٗ ۔ وَ	خدا کا خوف (انسان کو) سرخرو کرتا۔ اور اس
اِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُبَيِّضُ الْوُجُوْهَ وَيُرْضِی	کی رضا اور اعلے درجات کا مستحق بناتا
الرَّبَّ ۔ وَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ ۔ وَخُذُوْا	ہے۔ (نیک عمل کر کے جنت سے) اپنا حصہ
بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ	لو۔ اور احکام الہی میں افراط و تفریط نہ کرو
قَدْ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ كِتَابَهٗ ۔ وَنَهَجَ لَكُمْ	خدا نے اپنی کتاب تم کو سکھادی ہے
سَبِيْلَهٗ ۔ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ	اور اپنا راستہ بتلا دیا ہے۔ تاکہ سچے اور
يَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا ۔	جھوٹوں میں تمیز ہو۔
فَاَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ	جس طرح اللہ نے تم سے بھلا کیا۔ تم بھی بھلا
اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا اَعْدَاۤءَهٗ ۔	کرو۔ اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔
وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ	اور اس کے رستہ میں خوب کوشش کرو۔

Marfat.com

وَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ
حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ۔ وَاعْمَلُوْا لِمَا
بَعْدَ الْيَوْمِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّصْلِحْ مَا
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ النَّاسِ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُوْنَ
عَلَيْهِ وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

اور اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ جس کی
پاس بینہ یعنی ہدایت نہیں وہ ہلاک ہوا۔ اور
جسکے پاس بیّنہ یعنی ہدایت ہے وہ زندہ ہوا
کسی نیکی کی طاقت بجز اس کی مدد کے نہیں ہے
اللہ کا بہت بہت ذکر کرو اور کل کے لئے عمل کرو یعنی
قیامت کے لئے۔ جو اپنے اللہ سے معاملہ درست کرے
خدا اس کا معاملہ لوگوں سے درست کرنے کا
خود کفیل ہے۔ کیونکہ خدا اپنی بندوں پر خود حاکم ہے
اور اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اللہ لوگوں کا مالک
ہے۔ اسکا کوئی مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے
کسی نیکی کی قوت بجز امداد و توفیق الٰہی نہیں ہو سکتی

اس خطبہ عظیمہ کے وقت قریباً سو آدمیوں نے آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

بعد از جمعہ حضور سوار ہوئے۔ اور ہر ایک قبیلہ کی تمنا تھی۔ کہ آپ ہمارے ہاں فروکش ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جہاں کہیں میری اونٹنی بیٹھے گی۔ وہی میری جگہ ہوگی۔ کیونکہ اونٹنی اس بات کے لئے مامور ہے۔ چنانچہ وہاں جاکر بیٹھ گئی۔ جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ اور پھر اٹھکر وہاں بیٹھی جہاں منبر نبوی ہے۔ یہ قطعہ زمین محدود بدیوار تھا۔ اور خزرج کے دو یتیم بچوں سہل اور سہیل بن رافع بن عمرو کی ملکیت تھا۔ اور زرارہ ان بچوں کے کفیل اور سرپرست تھے۔ اس بات کے معلوم ہونے پر آپ نے اس قطعہ زمین کی قیمت کوڑی کوڑی چکا دی۔

Marfat.com

اور چونکہ اس زمین کے ملحق ابو ایوب انصاری کا مکان تھا۔ اس واسطہ ابو ایوب
نے حضرت کا سامان کجاوہ وغیرہ اٹھانے کی اجازت حاصل کر کے سب کچھ اپنے گھر
میں لے گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ سامان وغیرہ رکھنے کی عزت
تو ابو ایوب کو عطا ہوئی ہے۔ آپ اب فروکش ہمارے ہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔
المرء مع رحلہ یعنی جہاں سامان وہاں ہی سامان والہ۔
غرضکہ یہ دولت حضرت ابو ایوب کو خدا نے عطا کی۔ کہ سرور دوجہاں علیہ الصلوٰۃ
والسلام ان کے ہاں مہمان ہوئے۔ اور سات ماہ تک آپ وہاں مقیم رہے۔
سب سے اولین خطبہ جو آپ نے مدینہ منورہ میں پڑھا وہ ان الفاظ میں مروی ہے

نواں خطبہ

قَامَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ
اَيُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ لَيُصْعَقَنَّ اَحَدُكُمْ
ثُمَّ لَيَدَعَنَّ غَنَمَهٗ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ
ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ رَبُّهٗ وَلَيْسَ لَهٗ
تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهٗ دُوْنَهٗ
اَلَمْ يَاْتِكَ رَسُوْلِیْ فَبَلَّغَكَ وَ
اٰتَيْتُكَ مَالًا۔ وَاَفْضَلْتُ عَلَيْكَ
فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ

آپ انہیں کھڑے ہوئے خدا کی تعریف اور ثنا جس کے
وہ لائق ہے کی پھر فرمایا۔ اے لوگو قیامت کے لئے
کچھ ذخیرہ آگے بھیجو یقیناً سمجھ لو اللہ کی قسم
ہر ایک تم میں سے مرنے والا ہے پھر تم دنیا کو ایسا
چھوڑو گے جسطرح بکریوں کا ریوڑ جسکا کوئی چرواہا نہیں
پھر تمہارا خدا تم سے فرمائیگا۔ اور اس کا کوئی ترجمان
اور حاجب نہیں ہوگا یعنی رو در رو فرمائیگا۔ کیا
میرا رسول تمہارے پاس نہیں آیا تھا کہ تم کو پہنچاتا
یعنی میرے احکام پہنچانے تجکو مال دیا اور تجھ
پر فضل کیا۔ تو اپنے لئے آگے کیا بھیجا۔

Marfat.com

فَلْيَنْظُرَنَّ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ فَلَا يَرٰى تب آدمی سجّے کھبے دیکھیگا۔ اور اس کو کچھ نظر
شَيْئًا۔ ثُمَّ لَيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهٗ فَلَا يَرٰى نہ آئیگا۔ پھر سامنے دیکھیگا۔ تو ادھر بجز جہنم
غَيْرَ جَهَنَّمَ۔ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ کچھ دکھائی نہ دیگا۔ جہانتک ہو سکے تم اپنے
يَّقِيَ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ آپ کو جہنم سے بچالو۔ خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا
تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ خیرات کرنے کے ساتھ۔ اور جس کے پاس
فَكَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ۔ فَاِنَّ بِهَا یہ بھی نہ ہو۔ تو وہ نیک بات ہی دوسرے
تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ کو کہے۔ کیونکہ اس کا بدلہ دس گنا سے سات
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ سو تک ملنے والا ہے۔ تمہارے پر سلامتی
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور رحمت اور برکت خدا ہو۔

دسواں خطبہ

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ ثُمَّ خَطَبَ ابن اسحاق نے کہا۔ کہ پھر آپ نے دوبارہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ خدا کی ہی
فِي النَّاسِ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ تعریف ہے میں اس کی تعریف کرتا اور اسی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ سے مدد چاہتا ہوں نفس کی شرارتوں اور
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا برے عملوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسکو
وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ خدا ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں
فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ کرسکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ خدا کے بغیر نہیں وہ اکیلا ہے۔ اور کوئی

Marfat.com

لاشریک لہٗ اِنَّ احسن الحدیث
کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ قد افلح من
زیّنہ اللہ فی قلبہ وادخلہ فی
الاسلام بعد الکفر۔ واختارہ
علیٰ ماسواہ من احادیث الناس
انّہ احسن الحدیث وابلغہ
احبّوا ما احبّ اللہ۔ احبّوا
اللہ من کل قلوبکم۔
ولا تملّوا کلام اللہ وذکرہ
ولا تقس قلوبکم
فانّہ من کل ما یخلق
اللہ ویختار ویصطفی
قد سمّاہ اللہ خیرتہ
من الاعمال ومصطفاہ
من العباد والصالح
من الحدیث ومما اوتی
الناس من الحلال
والحرام۔
فاعبدوا اللہ ولا
تشرکوا بہٖ شیئاً و

شریک نہیں۔ سب سے اچھا کلام خدا کی کتاب ہے
جس کے دل میں خدا نے اُس کتاب کو اتار
دیا۔ اور اس کے ذہن نشین ہو گئی۔ اور جسکو
خدا نے کفر کے بعد اسلام میں داخل کر دیا۔
اور جسنے اُس کتاب کو لوگوں کی (بیہودہ)
باتیں چھوڑ کر اپنا رہنما قرار دیا۔ وہ شخص
ضرور کامیاب بامراد نجات یافتہ ہو گیا۔ خدا
کی کتاب بہترین اور بلیغ کتاب ہے تم اُن
چیزوں کو اپنا محبوب بناؤ جنکو خدا نے پسند
کیا ہے۔ تم سارے دل سے اللہ کی محبت
اختیار کرو۔ خدا کے کلام اور اس کی یاد سے
تھکو مت۔ اور اپنے دلوں کو (خدا کو بھولکر
اور غفلت میں پڑ کر) سیاہ نہ کر لو۔ کیونکہ
خدا نے سب چیزوں سے جو اُس نے پیدا
کی ہیں اور پسند کی ہیں۔ نیک باتوں یا حلال
و حرام یا اور بہترین عبادتوں سب سے اچھا اور
برگزیدہ اور نیک اعمال میں سے سب سے
افضل اپنا ذکر قرار دیا ہے۔
دیکھو خدا کی عبادت کرو۔ اور اس کے
ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور

Marfat.com

اتَّقُوهُ حَقَّ تُقَاتِهٖ	جہانتک ہوسکے اس سے ڈرتے رہو۔اور
وَاَصْدِقُوا اللّٰهَ صَالِحَ مَا	جو اچھی بات منہ سے نکالو۔وہ اللہ کے
تَقُولُونَ بِاَفْوَاهِكُمْ	سامنے پوری کرو کھاؤ۔اور باہم خدا کے
وَتَحَابُّوا بِرَوْحِ اللّٰهِ	فضل سے دوست دوست بن جاؤ۔
بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ	خدا اُس سے بہت ناراض ہوتا ہے۔جو
يَغْضَبُ اَنْ يُّنْكَثَ	اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔تمہارے پر
عَهْدُهٗ۔وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (سیرۃ ابن ہشام)	سلامتی ہو۔ (سیرۃ ابن ہشام)

اب جب حضور کی سکونت طیبہ میں مستقل طور پر ہو گئی۔تو اس سے اگلے سال یعنے سلہ ہجرت میں حضرت علی کے نکاح کا بتول سے خطبہ آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا

گیارھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔	سب تعریف اللہ کی ہے۔وہ اپنی نعماء اور اپنی
اَلْمَحْمُودُ بِنِعْمَتِهٖ۔	قدرت کے لحاظ سے قابل پرستش۔اور
اَلْمَعْبُودُ بِقُدْرَتِهٖ۔	اپنے غلبہ اور قدرت کے سبب قابل
اَلْمُطَاعُ بِسُلْطَانِهٖ۔	اطاعت ہے۔وہ عذاب دینے کے سبب
اَلْمَرْهُوبُ مِنْ عَذَابِهٖ۔	ایسی ذات ہے کہ اس سے انسان ڈر جائے
اَلْمَرْغُوبُ اِلَيْهِ	جو کچھ اسکے پاس انعام و اکرامات ہیں۔اس کے
فِيْمَا عِنْدَهٗ	سبب ایسی ذات ہے کہ انسان اس سے
اَلنَّافِذُ اَمْرُهٗ	دوستی اور محبت لگائے۔وہ اپنے احکام

Marfat.com

فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَمَيَّزَهُمْ بِحِكْمَتِهٖ وَاَحْكَمَهُمْ بِعِزَّتِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ نَسَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا۔ سَنَّجَ بِهَا الْاَنَامَ فَاَوْشَجَ بِهَا الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَهَا الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا

فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ قَضَاءَهٗ وَقَضَاءُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ وَقَدَرُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى اَجَلِهٖ فَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ نَبِيَّهٗ اَنْ

زمین و آسمان میں جاری کرتا ہے۔ اس نے اپنی قدرت سے خلقت کو پیدا کیا پھر انسان کو اس میں سے ممیز کیا اور اپنی قوت کے سبب ان کو مضبوط کیا۔ اور اپنے دین اسلام سے اسکو معزز بنایا پھر اپنے نبی محمد صلعم سے ان کی تکریم کی پھر وہ خدا کہ جس نے مصاہرت کے تعلق کو داخل نسب کیا۔ اور اس کو فرض ٹھہرایا جس سے برائیاں زائل ہوئیں اور رحم زینت حاصل کرتے ہیں پھر اس امر (یعنی صلہ رحم و مصاہرت) کو لوگوں کے لیے لازم حال کر دیا چنانچہ فرمایا کہ وہ اللہ جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے اجداد اور سسرال بنائے۔ اور تیرا رب قادر ہے۔

اس کے ارادے سے قضا ہوتی اور قضا مقدر پر جاری ہوتی ہے۔ اور مقدر ایک مدت تک اثر رکھتی ہے۔ ہر ایک فیصلہ کے لیے ایک حد ہے اور ہر ایک حد کے لیے ایک وقت ہے۔ اور ہر ایک وقت کے لیے لکھا جا چکا ہے۔ پھر خدا جس کو چاہتا ہے اسکو مٹاتا اور جس کو چاہتا ثابت رکھتا ہے۔ اور ام الکتاب اسی کے پاس ہے۔ بعد ازاں خدا نے نبی کو حکم دیا کہ

Marfat.com

أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ	فاطمہ کا علی سے نکاح کروں۔ اور میں نے اسکو
زَوَّجْتُهُ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ	چارسو مثقال کے مہر پر اس سے نکاح کر دیا۔
فِضَّةٍ ۔ أَرَضِيتَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ عَلِيٌّ	اے علی تو قبول کرتا ہے؟ حضرت علی نے
رَضِيتُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ	کہا۔ کہ قبول ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی
فَقَالَ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا	رضا کے مطابق۔ پس آنحضرت نے (دعا کے
وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا	طور پر) فرمایا۔ خدا تمہاری پریشانیاں دور اور
وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ	تمہارا نصیبہ نیک کرے۔ اور تم دونوں میں
مِنْكُمَا كَثِيرًا طَيِّبًا۔	برکت دے اور تم سے بہت سی پاک اولاد پیدا ہو۔

اس کے بعد آپ منبر سے اتر آئے۔ اور حضرت علی سے فرمایا۔ کہ بطور قبولیت تم بھی کچھ کہو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا لِأَنْعُمِهِ وَأَيَادِيهِ	خدا اور اس کی نعماء و عنایات کا شکر ہے اور
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً تَبْلُغُهُ وَتُرْضِيهِ	کوئی اللہ کے بغیر معبود نہیں۔ اور میں اس کی
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزْلِفُهُ	شہادت دیتا ہوں۔ جو پوری ہے اور اس کو راضی
وَتُحْظِيهِ ۔ وَالنِّكَاحُ مِمَّا	کرنیوالی ہے۔ اور ایسا درود بھیجے اللہ محمد صلعم
أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَرَضِيَهُ	پر جو اس کے مرتبہ اور مکان کو بلند کرے۔
وَمَجْلِسُنَا هٰذَا قَضَاهُ اللّٰهُ	اور نکاح ان چیزوں میں سے جس کا اس نے
وَأَذِنَ فِيهِ ۔ وَقَدْ زَوَّجَنِي	حکم دیا۔ اور اس سے خوش ہوا۔ (اور اسی طرح
رَسُولُ اللّٰهِ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ	اس نے ایسی مجلس کو جائز قرار دیا۔ رسول اللہ صلعم
وَجَعَلَ صَدَاقَهَا دِرْعِي	نے اپنی لڑکی فاطمہ کا مجھ سے نکاح کیا ہے اور
هٰذَا وَقَدْ رَضِيتُ بِذٰلِكَ	میری یہ زرہ اس کا مہر ہے۔ اور میں اس پر راضی ہوں

Marfat.com

فَاسْئَلُوْهُ وَاشْهَدُوْا۔ تم لوگ آنحضرت سے پوچھ لو اور گواہ رہو۔

چنانچہ لوگوں نے حضور سے دریافت کیا۔ اور آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اور یہ بابرکت محفل برخاست ہوئی۔

اسی سال میں اب حضور کو حکم الٰہی ان الفاظ میں آتا ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ

اب لڑائی کی تیاریاں ہیں اور جہاد کا تہیہ۔ آپ کے صحابہ میں ایک نئی روح کام کرنے لگی۔ اور رگوں کے خون میں ایک طلاطم آگیا ہے۔ خدا کے وعدے پورے ہونے کے دن پیش نظر ہیں۔ چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد غزوہ بدر کبریٰ کا معرکہ اُن حامیانِ اسلام کے پیش آتا ہے۔ اس لڑائی کے مفصل حالات غزواتِ نبوی میں لکھے جا چکے ہیں۔

ابوجہل بڑے جوش و خروش سے اپنی صفوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

يَارَبِّ انْصُرْ مَنْ اَحَبَّ مِنَ الْفِئَتَيْنِ اِلَيْكَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا دِيْنُنَا الْقَدِيْمُ وَدِيْنُ مُحَمَّدَ الْحَدِيْثُ۔ فَاَيُّ الدِّيْنَيْنِ كَانَ اَحَبُّهُ اِلَيْكَ وَاَرْضٰى عِنْدَكَ فَانْصُرْ اَهْلَهُ الْيَوْمَ۔	اے خدا۔ جو گروہ تیرا محبوب ہے دونوں میں سے۔ اس کی مدد فرما۔ اے اللہ ہمارے رب ہمارا دین قدیم ہے اور محمد کا دین نیا۔ پس جو دونوں دینوں میں سے تجھے پسند ہے۔ اور تیرے نزدیک بہتر ہے۔ آج اس کی مدد فرما۔

یہ گویا بدنصیب ابوجہل نے خود ہی ایک مباہلہ کا رنگ اختیار کر لیا ہے گویا اپنے معدوم ہونے کی خود پیغمبر علیہ السلام کے مقابلہ میں دعا کی

ادھر حضور سرور کائنات علیہ السلام نے اپنے لشکر کا جائزہ [illegible]

Marfat.com

اور صف بندی کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

بارھواں خطبہ

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَحُثُّكُمْ عَلَى مَا
حَثَّكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ - وَأَنْهَاكُمْ عَمَّا
نَهَاكُمُ اللّٰهُ عَنْهُ - فَإِنَّ اللّٰهَ
عَظِيْمٌ شَأْنُهُ يَأْمُرُ بِالْحَقِّ وَيُحِبُّ
الصِّدْقَ + وَيُعْطِي عَلَى الْخَيْرِ
أَهْلَهُ - أَعْلَى مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ
بِهِ يَذْكُرُوْنَ وَبِهِ يَتَفَاضَلُوْنَ +
وَإِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنَ
الْحَقِّ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ فِيْهِ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ - وَإِنَّ
الصَّبْرَ فِي مَوَاطِنِ الْبَأْسِ مِمَّا يُفَرِّجُ
اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ - وَيُنْجِي بِهِ مِنَ
الْغَمِّ - تُدْرِكُوْنَ بِهِ النَّجَاةَ فِي
الْآخِرَةِ فِيْكُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ يُحَذِّرُكُمْ
فَاسْتَحْيُوا الْيَوْمَ أَنْ يَطَّلِعَ اللّٰهُ
عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِكُمْ
يَمْقُتُكُمْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَقُوْلُ

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو۔ کہ میں تم کو انہیں
باتوں پر تیار کرتا ہوں جنپر اللہ تعالیٰ نے
تمکو تیار کیا ہے۔ اور اُن باتوں سے منع کرتا ہوں
جس سے اُسنے منع کیا ہے۔ اللہ بڑی شان
کا مالک ہے۔ سچ کا حکم دیتا اور سچ کو پسند کرتا
نیکی کرنیوالوں کو اپنے قرب کے اعلیٰ منازل
عطا فرماتا ہے۔ اسی کا ذکر اور اسی سے حصول
فضل ہے۔ دیکھو تم سچائی کے چٹان پر
کھڑے ہو۔ کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا۔
جبتک محض اس کی رضا کے لئے نہ کیا گیا ہو۔ لڑائی
کے موقعوں پر صبر سے کام کرنا ہی ایک ایسی
چیز ہے۔ کہ جس کے ساتھ اللہ ہم و غم سے
نجات بخشتا ہے۔ اور اسی سے تم آخرت
میں نجاۃ پاؤ گے۔ تمہارے میں خدا کا نبی
ہے۔ اور تم کو ڈرا رہا ہے۔ (دیکھو آج تم کوئی
ایسا کام نہ کر بیٹھنا۔ کہ جس سے خدا کا غضب
بھڑک اُٹھے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ خدا کا

Marfat.com

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ اُنْظُرُوْا اِلَى الَّذِيْ اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ وَاَرَاكُمْ مِنْ اٰيَاتِهٖ وَمَا اَعَزَّكُمْ بِهٖ بَعْدَ الذِّلَّةِ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ يَرْضَ رَبُّكُمْ عَنْكُمْ وَابْلُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ اَمْرًا تَسْتَوْجِبُوْا بِالَّذِيْ وَعَدَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَمَغْفِرَتِهٖ۔ فَاِنَّ وَعْدَهٗ حَقٌّ وَقَوْلُهٗ صِدْقٌ۔ وَعِقَابُهٗ شَدِيْدٌ۔ وَاِنَّمَا اَنَا وَاَنْتُمْ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ اِلَيْهِ اَلْجَأْنَا ظُهُوْرَنَا وَبِهٖ اعْتَصَمْنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ +

خدا کا غضب اور غصہ تمہاری جانوں پر اپنے غضب سے زیادہ خطرناک ہے۔ (دیکھو) اس ذات کا خیال رکھو جس نے تمکو اپنی کتاب میں حکم دیئے۔ اور اپنی نشانیاں دکھائیں۔ اور تم کو ذلیل سے عزیز بنایا۔ اسی کتاب کو مضبوط تھامے رہو۔ تاکہ تمہارا خدا تمہارے سے خوش ہو۔ اس موقعہ پر خدا کے سامنے ایسے معاملات پیش کرو۔ جن سے وہ اپنی مغفرت اور رحمت کے وعدے پورے کرے۔ اس کے وعدے سچے اور اس کی باتیں سچی ہیں۔ اور اس کا عذاب بہت سخت ہی ہیں اور تم سب خدا کے لئے ہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور اُسی کی مدد اور اسی پہ توکل اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو معاف کرے۔

حدیث کی کتابوں میں اس واقعہ بدر کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور بدر کی لڑائی کا ہو بہو نقشہ کھینچ کر آپ کی دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو آپ نے عین لڑائی کے وقت میں کیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ كَانَتْ وَقْعَةُ الْبَدْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صُبْحَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ابو جعفر بتاتا ہے کہ بدر کی لڑائی کی ابتدا علی الصباح بروز جمعہ ۱۷ ماہ رمضان شریف کو واقع ہوئی۔

Marfat.com

عَنْ حَبَّانَ ابْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَشْيَاخٍ
مِنْ قَوْمِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم
عَدَّلَ صُفُوْفَ اَصْحَابِهٖ يَوْمَ بَدْرٍ
وَرَجَعَ اِلَى الْعَرِيْشِ وَدَخَلَهٗ وَمَعَهٗ
فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ لَيْسَ مَعَهٗ فِيْهِ غَيْرُهٗ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَاشِدُ رَبَّهٗ مَا وَعَدَهٗ مِنَ النَّصْرِ
وَيَقُوْلُ فِيْمَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ الْيَوْمَ
يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ لَا تُعْبَدُ بَعْدَ الْيَوْمِ
وَاَبُوْبَكْرٍ يَقُوْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِكْتَفِ
بَعْضَ مُنَاشَدَتِكَ رَبَّكَ فَاِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ مُنْجِزٌ لَكَ وَعْدَهٗ - وَقَالَ
ابْنُ خَطَّابٍ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ
اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ - اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ
هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا
تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى
سَقَطَ رِدَاءُهٗ فَاَخَذَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ
عَلَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَاءِهٖ ثُمَّ قَالَ
كَفَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ

حبان بن واسع اپنی قوم کے بوڑھے لوگوں سے
بیان کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن
صحابہ کی صفیں درست کرکے جھونپڑی کی
طرف واپس تشریف لائے۔ اور اس کے
اندر داخل ہوگئے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت
ابوبکر بھی تھے۔ رسول اللہ صلعم خدا کی درگاہ
میں وعدہ نصرت کے ایفاء کے لئے عرض
کرتے اور فرماتے۔ اے اللہ اگر تو اس چھوٹی
جماعت اہل اسلام کو آج ہلاک کردے گا۔
تو آج کے بعد تیری پرستش نہ ہوگی۔ حضرت
ابوبکر فرماتے یارسول اللہ آپ تھوڑی دعا پر اکتفا
کریں۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا وعدہ تجھ سے پورا کریگا
عمر بن خطاب کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ فرماتے ہیں
اے اللہ اپنا وعدہ جو مجھ سے ہے پورا کر۔
اے اللہ اگر یہ چھوٹا گروہ اسلام والوں کا آج ہلاک
ہوگیا۔ تو پھر تیری پرستش نہ ہوگی۔ آپ یہی
دعا کرتے رہے۔ یہانتک کہ آپ کی چادر شانوں
سے گر پڑی۔ ابوبکر نے آپ کی چادر اٹھا کر آپ
کے شانوں پر رکھدی۔ اور پیچھے ہو کر کہا۔
یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

Marfat.com

مَنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهُ يُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ط

جو دعائیں آپ جناب ہی میں کر چکے ہیں وہ کافی ہیں۔ وہ اپنا وعدہ آپ سے پورا کریگا پھر یہ آیت اِذ تستغیثون الخ۔ نازل فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّتِهٖ يَوْمَ بَدْرٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ۔ ثُمَّ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَحَرَّضَهُمْ وَنَفَّلَ كُلَّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اَصَابَ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُقَاتِلُهُمُ الْيَوْمَ اَحَدٌ فَيُقْتَلُ صَابِرًا

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم بدر کے روز اپنی جھونپڑی میں یوں دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے عہد اور وعدہ کا سوال کرتا ہوں کہ پورا کر۔ اے اللہ اگر تو نے (مسلمانوں کو آج ہلاک کر دیا) تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہوگی۔ ابوبکر نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا رسول اللہ بہت کچھ الحاح اپنے رب سے کر چکے۔ اور آپ زرہ پہنے ہوئے تھے پھر آپ باہر تشریف لائے اور فرما رہے تھے سَیُھزم الجمع ویولون الدبر الخ۔ پھر آپ لوگوں کے پاس آئے۔ اور ان کو ترغیب جنگ دلائی۔ اور عطا کیا ان کو جو کچھ کہ ملا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ جو شخص آج کفار سے لڑا اور صبر سے اور

مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ اَخُوْ بَنِيْ سلمۃ وَفِيْ يَدِهٖ ثَمَرَاتٌ يَاكُلُهُنَّ بَخٍ بَخٍ فَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَقْتُلَنِيْ هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَذَفَ الثَّمَرَاتِ مِنْ يَدِهٖ وَاَخَذَ سَيْفَهٗ فَقَاتَلَ الْقَوْمَ حَتّٰى قُتِلَ وَهُوَ يَقُوْلُ ۔

ثواب کی نیت پر کفار کے مقابلہ پر جمار[ہے] اور پیٹھ نہ پھیری۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل کریگا۔ عمیر بن حمام جو قبیلہ بنی سلمہ سے تھا۔ اور اسکے ہاتھ میں کھجوریں تھیں۔ جو کھا رہا تھا۔ بولا واہ واہ (یارسول اللہ) تو پھر میری میں اور جنت میں اسیقدر فاصلہ ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کردیں۔ (یہ کہکر کھجوریں پھینکدیں) اور تلوار سنبھالی اور کفار سے لڑتا رہا حتے قتل ہوگیا۔ اور وہ مرتا ہوا کہتا تھا۔

رَاكِضًا اِلَى اللهِ بِغَيْرِ زَادِ
اِلَّا التُّقٰى وَعَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِي اللهِ عَلَى الْجِهَادِ
وَكُلُّ زَادٍ عُرْضَةُ النَّفَادِ
غَيْرُ التُّقٰى وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

تقوے اور نیک اعمال اور جہاد
کے (مصائب) پر صبر کئے بغیر اللہ کیطرف
قدم اٹھانا بہت مشکل ہے۔ ہر ایک
زاد بجز تقوی نیکی اور راستبازی کے
ختم ہونے والا ہے۔

اس لڑائی کے بعد ۳ھ ہجری میں آپ کو جنگ اُحد پیش آتا ہے۔ جس میں اگرچہ فتح تو مسلمانوں کی ہوئی۔ مگر نقصان عظیم ایک غلطی کے سبب اٹھانا پڑا۔ چنانچہ جب حضور صف آرائی سے فارغ ہوئے تو اپنے جانباز سپاہیوں کو مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

تیرھواں خطبہ

اَيُّهَا النَّاسُ اُوْصِيْكُمْ بِمَا اَوْصَانِيْ بِهِ اللهُ

اے لوگو میں تمکو وہی وصیت کرتا ہوں جو

فِیْ کِتَابِہٖ مِنَ الْعَمَلِ بِطَاعَتِہٖ	اپنی کتاب میں اس کی اطاعت اور محرمات سے
وَالتَّنَاہِیْ عَنْ مَحَارِمِہٖ ثُمَّ اِنَّکُمْ	اجتناب کی وصیت کی۔ آج تم اجر اور ذکر کے
الْیَوْمَ بِمَنْزِلِ اَجْرٍ وَذِکْرٍ	مقام پر کھڑے ہو۔ جو شخص ذکر (یعنی قرآن مجید)
مَنْ ذَکَرَ الَّذِیْ عَلَیْہِ ثُمَّ وَطَّنَ	پر قائم ہو۔ پھر اپنے نفس کو صبر اور یقین کوشش
نَفْسَہٗ عَلَی الصَّبْرِ وَالْیَقِیْنِ وَالْجِدِّ	اور انشراح پر (مجبور کرے وہ کامیاب ہے)۔
وَالنَّشَاطِ فَاِنَّ جِہَادَ الْعَدُوِّ شَدِیْدٌ	دشمن سے جہاد کرنا بڑا مشکل کام ہے کم آدمی
کَرِیْہٌ قَلِیْلٌ مَنْ یَصْبِرُ عَلَیْہِ اِلَّا	اس پر صبر کرتے ہیں۔ ہاں اس کے لئے مشکل نہیں
مَنْ عَزَمَ لَہٗ عَلٰی رُشْدِہٖ اِنَّ اللّٰہَ	جو ہدایت کا عزم رکھتا ہو۔ اللہ انہیں کے ساتھ
مَعَ مَنْ اَطَاعَہٗ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ	ہے۔ جو اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور شیطان
مَعَ مَنْ عَصَاہُ - فَاسْتَفْتِحُوْا	اس کے ساتھ ہے جو خدا کی نافرمانی کرے۔ جہاد
اَعْمَالَکُمْ بِالصَّبْرِ عَلَی الْجِہَادِ -	کے کام کو صبر سے شروع کرو اور اس کے ساتھ
وَالْتَمِسُوْا بِذٰلِکَ مَا	اپنے اللہ سے اس کے وعدوں کے پورے
وَعَدَکُمُ اللّٰہُ - وَعَلَیْکُمْ بِالَّذِیْ	ہونے کی التماس کرو۔ اور میرے حکموں کی تعمیل
اٰمُرُکُمْ بِہٖ فَاِنِّیْ حَرِیْصٌ عَلٰی	کرو۔ کیونکہ میں تمہاری کامیابی کا بہت
رُشْدِکُمْ - اِنَّ الْاِخْتِلَافَ	خواہشمند ہوں۔ (یاد رکھو کہ اختلاف اور
وَالتَّنَازُعَ وَالتَّثَبُّطَ	جھگڑا اور فساد یہ تمام چیزیں کمزوری اور
مِنْ اَمْرِ الْعَجْزِ وَالضُّعْفِ	ضعف پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اللہ کو وہ
وَھُوَ مِمَّا لَا یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَلَا	پسند نہیں۔ اور (ایسے لوگوں کو جو اختلاف
یُعْطِیْ عَلَیْہِ النَّصْرَ وَالظَّفَرَ	کرنے والے ہوں) اس کی نصرت اور مدد نہیں
یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ قُذِفَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ	پہنچتی۔ اے لوگو مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ جو

Marfat.com

اَنَّ مَنْ كَانَ عَلٰى حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْهُ
ابْتِغَاءَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ
وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُسْلِمٍ وَكَافِرٍ وَقَعَ
اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فِيْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ اَوْ
فِيْ اٰجِلِ اٰخِرَتِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ بِالْجُمُعَةِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا صَبِيًّا اَوِ امْرَاَةً
اَوْ مَرِيْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْكًا
مَنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا اسْتَغْنَى
اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
حَمِيْدٌ۔ مَا اَعْلَمُ مِنْ عَمَلٍ
يُقَرِّبُكُمْ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَمَرْتُكُمْ
بِهٖ وَلَا عَمَلٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى النَّارِ
اِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ
وَاِنَّهٗ قَدْ نَفَثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ
رُوْعِيْ اَنَّهٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰى
تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا لَا يَنْقُصُ مِنْهُ وَ
اِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ
اَجْمِلُوْا فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ
اِسْتِبْطَاؤُهٗ عَلٰى اَنْ تَطْلُبُوْهُ

محرمات سے محض خدا کے واسطے رک گیا خدا
اس کے گناہ بخشدیتا ہے۔ اور جو نیک
عمل خواہ کافر یا مسلمان کرے اس کا اجر دنیا
یا عاقبت میں ضرور ملتا ہے۔
جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے۔ تو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ
فرض ہے ہاں نابالغ لڑکا یا عورت یا مریض
اور غلام جو دوسرے کا مملوک ہو اس سے مستثنے ہیں
جو نماز جمعہ سے بے پروائی برتتا ہے اللہ
اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اللہ بے پروا
اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔ (دیکھو)
(دیکھو) میں نے اپنے خیال میں جو کام تمکو خدا
سے مقرب بنائے۔ اور جو کام تم کو آگ کیطرف
لے جائے سب کھولکر بتا دیئے ہیں۔
مجھکو خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ کہ کوئی
شخص جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ وہ
نہیں مرتا۔ اور وہ رزق کم نہیں ہوتا اگرچہ
وہ یعنی رزق اس تک پہنچنے میں دیر ہی کیوں
نہ کرے۔ پس خدا سے ڈر جاؤ۔ اور حلال کی
کمائی کماؤ۔ اس کی کمی تم کو اسبات پر مجبور

Marfat.com

بِمَعْصِيَةِ رَبِّكُمْ مَخَافَةَ اَنْ لَا	نہ کرے۔ کہ خدا کی نافرمانی سے اس کو حاصل کر
يَقْدِرُ عَلٰى مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ	کوئی آدمی خدا کا فضل بجز اس کی اطاعت کے
قَدْ بَيَّنَ لَكُمُ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ	حاصل نہیں کر سکتا۔ تمہارے لیے حلال و
غَيْرَ اَنَّ بَيْنَهُمَا شُبَهًا مِنَ	حرام ظاہر ہو چکا ہے۔ ہاں کچھ مشتبہ چیزیں
مِنَ الْاَمْرِ + لَمْ يَعْلَمْهَا كَثِيْرًا	ہیں۔ ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ہاں جسکو
مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَنْ عَصِمَ فَمَنْ	اللہ بچائے۔ پس جو شخص ان مشتبہات سے
تَرَكَهَا حَفِظَ عِرْضَهٗ وَدِيْنَهٗ	بچ جائے۔ تو اُسنے اپنا دین و ایمان بچالیا۔
وَمَنْ وَقَعَ فِيْهَا كَانَ كَالرَّاعِيْ	اور جو شخص اس میں مبتلا ہو گیا۔ وہ اس امر
اِلٰى جَنْبِ الْحِمٰى اَوْشَكَ اَنْ	کی طرح ہے۔ جو کہ آتش سوزاں کے کنارہ پر
يَقَعَ فِيْهِ + وَلَيْسَ مَلِكٌ اِلَّا وَلَهٗ	کھڑا۔ اور گرنے کے قریب ہے۔ ہر ایک حاکم
حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ	کو کسی نہ کسی بات سے ننگ و عار ہوتی ہے
مَحَارِمُهٗ۔ وَالْمُؤْمِنُ مِنَ	اور خدا کو محرمات سے سخت عار ہے یعنی
الْمُؤْمِنِيْنَ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ	وہ اپنے بندوں سے محرمات کا ارتکاب باعث
اِذَا اشْتَكٰى تَدَاعٰى عَلَيْهِ سَائِرُ	ننگ و عار قرار دیتا ہے۔ ایک مومن دوسرے
جَسَدِهٖ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ	مومن کے لئے بمنزلہ سر کے جسم کے ہے جب

سر کو تکلیف ہو تو سارے بدن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اسیطرح ہر ایک مومن دوسرے مومن کی تکلیف سے متاثر ہوتا ہے۔ تمہارے پر سلامتی ہو۔

معرکہ احد سے جب حضور واپس ہوئے۔ کچھ تو جنگ کے زخمی اور دوسرے صحابہ جو ہمرکاب تھے۔ اور کچھ مستورات جو مدینہ سے بغرض تفحص حالات آئے سے آئی ہوئی تھیں۔ آپ کے گرد جمع تھے۔ کہ آپ حرہ میں پہنچے۔ تب آپ نے

Marfat.com

لوگوں کو دو صفوں میں کھڑا کیا اور مستورات کو سب کے پیچھے اور آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک دُعا پڑھی جو ایک خطبہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ لَا	اے اللہ تیری ہی تعریف ہے۔ اے اللہ جس کو
قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ + وَلَا مَانِعَ	تو تنگی دے اس کو کوئی کشادگی نہیں دیسکتا
لِمَا اَعْطَیْتَ + وَلَا مُعْطِیَ لِمَا	اور جس کو تو دے۔ اسکو کوئی روک نہیں سکتا
مَنَعْتَ + وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ	اور جسکو تو روکے اسکو کوئی دے نہیں سکتا جسکو
اَضْلَلْتَ + وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ	تو گمراہ کرے آسکو کوئی ہدایت نہیں دیسکتا۔
وَلَا مُقَرِّبَ لِمَنْ بَاعَدْتَ + وَلَا	جسکو تو ہدایت کرے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔
مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْتَ +	جسکو تو اپنے سے دور کرے اسکو کوئی قریب
اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَکَاتِكَ	نہیں کرسکتا۔ اور جسکو تو قریب کرے۔ اسکو
وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِیَتِكَ +	کوئی دُور نہیں کرسکتا۔ اے اللہ میں تیری
اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ النَّعِیْمَ	برکتیں اور رحمتیں اور افضال اور تندرستی
الْمُقِیْمَ + الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَ	کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں
لَا یَزُوْلُ + اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ	تیری وہ نعمتیں تجھ سے چاہتا ہوں جو دائمی
الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ + وَالْغِنَا	ہوں۔ اور جنکو زوال نہ ہو۔ خداوندا میں خوف
یَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰھُمَّ	کے دن تجھ سے امن کا اور فاقہ کے دن غنا
مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَ + وَمِنْ	کا خواستگار ہوں۔ ای اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان
شَرِّ مَا مَنَعْتَ + اَللّٰھُمَّ	چیزوں کے شر سے جو تو نے دی ہیں۔ اور ان چیزوں کے شر سے جو روک
تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ + اَللّٰھُمَّ	رکھی ہیں۔ اے اللہ ہمکو مسلمان ہونیکی حالت
حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ +	میں فوت کر۔ ای اللہ ایمان کی محبت ہمکو عطا کر +

Marfat.com

وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ	اور اس کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا۔ اور
إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَ	کفر اور فسق و عصیاں سے نفرت عطا کر
الْعِصْيَانَ - وَاجْعَلْنَا مِنَ	اور ہم کو ہدایت یافتہ ٹھہرا۔
الرَّاشِدِينَ - اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ	اے اللہ اہل ... کے کفار کو جنہوں نے
الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِينَ	تیرے رسولوں کی تکذیب کی اور تیرے راستہ
يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ	سے لوگوں کو روکا۔ ان پر عذاب کر۔ اور
رُسُلَكَ - اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ	آسمانی رجز اور عذاب ان پر نازل فرما۔
رِجْزًا وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ - آمِين	اے اللہ تو میری دعا قبول کر۔

ساتویں سال ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ ہوا۔ جبکہ وہ پناہ گزینوں کے ہمراہ حبشہ میں مقیم تھیں جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ کہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو عبداللہ بن جحش بھی بسبب مسلم ہونے کے معہ بال بچہ ان کے ساتھ چلا گیا۔ مگر وہ وہاں پہنچ کر مرتد ہو کر وہاں ہی مر گیا تھا مگر ام حبیبہ اپنے اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

جب حضور علیہ السلام کو عبداللہ بن جحش کے مرنے کی خبر پہنچی۔ تو آپ نے عمرو بن امیہ کو روانہ کیا اور نجاشی شاہ حبشہ کو کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہ پسند کرے تو اس کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔ چنانچہ جب یہ قاصد پہنچا۔ تو نجاشی نے ام حبیبہ کو اس مژدہ کی اطلاع دی۔ اور کہا کہ تم کسی کو اس کام کے لئے اپنا وکیل پیش کرو۔ چنانچہ ام حبیبہ نے خالد بن سعید بن عاص کو اپنا وکیل تجویز کیا۔ اور نجاشی نے اس طرح خطبہ پڑھا۔

Marfat.com

چودھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَاَنَّهُ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَهٗ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَاَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَصْدَقْتُهَا اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ۔

خدا کی سب تعریف ہے۔ جو مالک قدوس سلام۔ امن دینے والا۔ حاکم۔ غالب۔ جابر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے جس کی عیسےٰ ابن مریم نے بشارت دی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ نے مجھے لکھا ہے۔ کہ میں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے کروں۔ پس میں نے اسبات کو قبول کیا جس کا آپنے مجھے فرمان دیا۔ اور چارسو اشرفی اس کا مہر مینے تجویز کیا

چنانچہ اسیوقت چارسو دینار مجلس میں للکرام حبیبہ کے حوالے کئے گئے۔ اور خالد بن ولید نے اس طرح خطبہ پڑھا۔

پندرھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ط

میں اللہ کی تعریف وتوصیف کرتا اور اسی سے مدد اور معافی چاہتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے بدوں کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اس کا بندہ اور رسول ہے۔ جسکو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ دوسری (باطل) ادیان پر اس کو غالب کرے۔ اگرچہ مشرک

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰی مَا دُعِیَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَزَوَّجْتُهٗ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ	اس کو ناپسند ہی کریں۔ میں نے اس بات کو کہ آپکا نکاح ام حبیبہ سے کردوں قبول کیا ہے۔ اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے اس کا نکاح کردیا ہے۔ خدا رسول اللہ کو اسمیں برکت دے۔

یہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں۔ جیساکہ لکھا گیا ہے۔ عبداللہ بن جحش سے ایک لڑکی ان کے بطن سے پیدا ہوئی۔ جس کا نام حبیبہ رکھا گیا۔ اور اسی رعایت سے آپ ام حبیبہ کی کینت سے مشہور ہوئیں۔ اس سے اگلے سال یعنی ۸ سنہ ہجری میں غزوہ موتہ کی مہم آپ کو پیش آئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ آپ نے حارث بن عمیر ازدی کو حاکم بُصرے کے نام ایک تبلیغی خط دیکر روانہ کیا۔ (بُصرے ایک قصبہ مضافات شام سے تھا) چنانچہ جب حارث موتہ میں پہنچا۔ تو وہاں ان کو شرجیل بن عمرو غسانی جو کہ قیصر کا ایک اہلکار تھا۔ ملا۔ اس نے حارث سے پوچھا۔ کہ تم کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ شام کو۔ شرجیل نے کہا کہ غالباً تم محمد امین کے رسول ہو انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بدبخت شرجیل طیش میں آگیا۔ کہ اس بیکناہ قاصد کے سر اڑانے کا حکم دیا۔ چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب اس واقعہ کی دربار نبوۃ میں اطلاع پہنچی تو حضور علیہ السلام نہایت آشفتہ خاطر ہوئے اور آپ نے حکم دیا۔ کہ اسلامی لشکر بمقام جُرف جمع ہو۔ (جُرف ایک گاؤں تھا۔ جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ شام کی سمت واقعہ تھا) چنانچہ فوراً تعمیل کی گئی اور سب لوگ جمع ہوگئے۔ آپ نے لشکر کا جائزہ لیا تو تین ہزار آدمی تھے۔ نماز ظہر ادا کی گئی۔ اور آپ نے بقول بعض جعفر بن ابی طالب کو سفید جھنڈا عطا کرکے انہیں کو امیر لشکر تجویز کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ زید بن حارث کو امارت دی۔ بہر حال آپنے

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ اگر بالفرض جعفرؓ کو کوئی حادثہ پیش آئے تو زید بن حارثہ امارت کا کام کرینگے اور اگر ان پر بھی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہو تو عبداللہ بن رواحہ علمبردار ہو۔ اگر وہ بھی مارا جائے تو مسلمان کسیکو اپنا امیر اور علمبردار تجویز کر لیں اور لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دَفَعَ اللّٰهُ وَرَدَّكُمْ صَالِحِيْنَ غَانِمِيْنَ۔ اور آپ ثنیۃ الوداع تک لشکر کے ہمراہ مشایعۃً تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچکر اُن کو مندرجہ ذیل خطبہ ودیگر الوداع کہا۔

سولہواں خطبہ

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا عَدُوَّ	خدا کا نام لیکر لڑائی شروع کرو۔ اللہ کے اور اپنے
اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ بِالشَّامِ وَسَتَجِدُوْنَ	دشمنوں سے خوب مقابلہ کرو۔ لیکن تم کو وہاں
فِيْهَا رِجَالًا فِي الصَّوَامِعِ	کچھ آدمی ایسے بھی ملینگے۔ جو گرجوں میں لوگوں
مُعْتَزِلِيْنَ النَّاسَ فَلَا تَعَرَّضُوْا	سے علیحدہ ہوں گے تم اُن سے تعرض نہ کرنا
لَهُمْ وَسَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ	اور کچھ ایسے لوگ ملینگے جن کی کھوپریوں میں
لِلشَّيْطٰنِ فِيْ رُءُوْسِهِمْ مَفَاحِصُ	شیطانی گھونسلے ہیں ان کا تلواروں سے
فَاقْلَعُوْهَا بِالسُّيُوْفِ لَا تَقْتُلُنَّ	خوب قلع قمع کرنا۔ عورت شیرخوار بچہ۔ پیر
امْرَاَةً وَلَا صَغِيْرًا ضَرَعًا وَ	فرتوت ان کو ہرگز قتل نہیں کرنا۔ کھجور کے
لَا كَبِيْرًا فَانِيًا وَلَا تَقْطَعَنَّ نَخْلًا وَ	درخت اور دوسرے عام درخت کسیکو
لَا شَجَرًا وَلَا تَهْدِمَنَّ بِنَاءً [1]	نہیں کاٹنا۔ کوئی مکان منہدم نہیں کرنا

[1] یورپ کے جھوٹے مہذب خیال کریں۔ کہ ان کی تہذیب نے پچھلے عالمگیر جنگ میں کیا نمونہ تہذیب کا پیش کیا ہے۔ بتلائیں۔ تہذیب وہ ہے جو محمد رسول اللہ اپنے جانباز سپاہیوں کو بتلا رہے ہیں۔ یا جو ترکے کیا اور اب یونان نا ہنجار سمرنا میں اپنی تہذیب کا نمونہ پیش کر رہا ہے شرم شرم ۱۲۔ مولف

Marfat.com

اگرچہ ہمارا موضوع کتاب تو خطبہ ہی تھا۔ جو اوپر لکھا گیا ہے۔ مگر تازگیٔ ایمان مومنین کے لئے اپنے موضوع سے تجاوز کرکے ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب حضور لشکر سے وداع ہونے لگے۔ تو عبداللہؓ بن رواحہ نے آگے ہو کر حضور سے بادب التماس کی کہ مجھے کوئی عمل ارشاد ہو کہ جس سے میں نجات حاصل کرسکوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جہاں تم جاتے ہو۔ وہاں خدا جل وعلا کو کوئی سجدہ نہیں کرتا۔ تم کثرت سے سجدات بجالانا۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضور اس کے علاوہ کچھ اور بھی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی یاد کثرت سے کرنا وہ تمہارا ممد ومعاون ہوگا۔ سبحان اللہ یہ تھے سچے مسلمان۔ جو باوجود اس بات کے کہ وہ اپنی جان خدا کے راستہ میں لگا چکا ہے مگر بھی کسی مزید حسن عمل کی خواہش باقی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نسبت ایک قسم کی موت کی پیشگوئی کرچکے ہیں۔ مگر وہ ایسا راستباز مومن ہے۔ کہ اپنی جان کی پرواہ تک نہیں۔ مگر نیک اعمال کی کس قدر حرص ہے۔ یہ ہیں فیض اس قدسی صفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کی شان وَیُزَکِّیْہِمْ ہے۔ کیا تزکیہ اور کیا تعلیم ہے۔ کہ جس کے اثر کی کوئی انتہا نہیں۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد۔ رخصت ہونے کے بعد عبداللہ بن رواحہ شوق شہادت میں مضطرب ہو کر مندرجہ ذیل اشعار کا ترنم کر رہا ہے۔

لٰکِنَّنِیْ اَسْئَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً — میں خدا سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔

وَضَرْبَۃً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا — اور ایسی سخت تلوار کی ضرب جو خون کو چلا دے

اَوْ طَعْنَۃً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْہِزَۃً — یا کسی سرکش تشنہ خون کے دونوں ہاتھوں سے

بِحَرْبَۃٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا — نیزہ کی چوک (چاہتا ہوں) جو جگر اور انتڑیوں

Marfat.com

حَتّٰى يَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰى جَدَثِيْ	سے پار نکل جانیوالی ہو۔ تاکہ جب لوگ میری
اَرْشَدَكَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدًا	قبر پر جائیں تو وہ (میری قبر کو دیکھکر کہیں

کہ اے غازی تیرے پر آفرین ہو کہ تجھے خدانے رہنمائی کی اور کامیاب ہوا۔

ستر ھواں خطبہ

اسی موتہ کی مہم کی نسبت یہ دوسرا خطبہ آپنے صحابہ کو جمع کرکے پڑھا۔ اوران کی امداد کو لشکر بھیجا۔ وہاں کا تمام واقعہ حضور کو بذریعہ جبریل یا بذریعہ کشف صاف معلوم ہوگیا۔ اور آپنے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا۔

قَالَ خَالِدُ ابْنِ سُمَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ	خالد بن سمیر کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم منبر
صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَمَرَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةَ	پر چڑھے اور حکم دیا۔ کہ لوگوں کو نماز کے لئے
جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ	بلاؤ۔ چنانچہ سب لوگ اکٹھے ہو گئے۔
اللّٰهِ صلعم فقم بَابُ خَيْرٍ بَابُ خَيْرٍ	تو آپ نے فرمایا۔ نیکی کا دروازہ۔ نیکی کا دروازہ
بَابُ خَيْرٍ اُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا	نیکی کا دروازہ (یعنی اس کے اندر داخل ہو جاؤ)
الْغَازِيْ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا فَلَقُوا	پھر فرمایا۔ کہ میں تمہارے غازی لشکر کی نسبت
الْعَدُوَّ فَقُتِلَ زَيْدٌ شَهِيْدًا ۔	خبر دیتا ہوں۔ کہ وہ یہاں سے چلے۔ اور
(وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ) ثُمَّ اَخَذَ	دشمنوں کو جالیا۔ پس سب سے پہلے زید
اللِّوَاءَ جَعْفَرُ فَشَدَّ عَلَى	شہید ہوا۔ آپ نے اس کے لئے دعائے
الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا ۔	مغفرت کی۔ پھر جعفر نے جھنڈا (اسلامی)
(فَشَهِدَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ۔	سنبھالا اور دشمن پر خوب زور دکھایا۔
وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ	حتے کہ وہ بھی شہید ہو گیا۔ اس کی شہادت
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاَثْبَتَ	کی آپ نے شہادت دی اور طلب مغفرت

Marfat.com

فَدَمِيَ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيدًا وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ مِثْلُهٗ هُوَ اَقَرَّ نَفْسَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِكَ فَاَنْتَ تَنْصُرُهٗ فَمُنْذُ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكِّرُوْا فَاَمِدُّوْا اِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَنَفَرُوْا مُشَاةً وَّرُكْبَانًا وَذٰلِكَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ

کی۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا۔ اور خوب ثابت قدمی دکھائی۔ حتی کہ وہ بھی شہید ہوا۔ اس کے لئے بھی آپ نے دعائے مغفرت کی پھر خالد بن ولید نے جھنڈا اٹھایا۔ اور اس جیسا کسی امیر نے کام نہ کیا۔ اور اس نے خوب اپنے آپکو ثابت قدم رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے اللہ وہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد فرما۔ اسی دن سے خالد بن ولید سیف اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ سویرے اٹھو اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔ پھر لوگ پیادہ اور سوار ہو کر مدد کو گئے۔ اور یہ دن سخت گرمی کے تھے۔

اب آٹھواں سال ہجری شروع ہوتا ہے۔ اور خدا کا وعدہ کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ پورا ہوتا ہے۔ قریش کی روز کی عہد شکنی اور غداری کے سبب دس ہزار قدسیوں کے ساتھ اس فخر الاولین والآخرین کا داخلہ اس سرزمین میں ہوتا ہے جہاں سے وہ بیکسی اور بے بسی کے عالم میں بھاگ نکلا تھا۔

وہ خدا کا مخلص بندہ مکہ کے مفتوح ہونے پر اپنے لاؤ لشکر پر نظر ڈالتا ہے اور اس بیکسی[1] و بے بسی کے دنوں کو یاد کر کے اپنے خدائے واحد کی شکر گذاری میں ایسا

[1] جیسا کہ پیچھے کہا جا چکا ہے کہ حضور نے جاتے ہوئے مکہ کی طرف منہ پھیر کر فرمایا تھا۔ کہ اے مکہ مجھے تیری جدائی شاق ہے۔ لیکن

شرابور ہوتا ہے کہ اپنی اونٹنی کے پالان پر سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ اور اُس کی تسبیح و تحمید کو بار بار زبان سے دھراتا اور شکرگذاری کے گیت گاتا ہے۔ اور پھر اسی پاک گھر کو بتوں کی آلایش سے پاک کر کے کعبہ کے دونوں بازو پکڑے ہوئے فرماتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ صدق اللہ وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ ۔ اور وہ تمام دشمنان نبوۃ سامنے لائے جاتے ہیں۔ اور آپ انکو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ماذا تقولون وما تظنون

یعنی اب بتلاؤ تم اپنی نسبت کیا کہتے ہو اور کیا خیال کرتے ہو۔ یعنی تم سے بدلہ لوں یا کیا کروں۔ سہیل بن عمرو بولا۔ نقول خیراً ونظن خیراً اخ کریم وابن اخ کریم وقد قدرت ۔ یعنی ہم نیکی کی بات کہتے اور نیکی کا ہی گمان کرتے ہیں (تو ہمارا کریم بھائی کا بیٹا اب تو ہمارے پر غالب ہے۔ یعنی جو چاہے کر سکتا ہے)

سہیل کے اس قول سے اُس ابر رحمت کو جوش آگیا۔ اور آنکھوں میں پانی بھر آیا اور سارا قصہ یوسف علیہ السلام آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ یعنی میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اب تم کو میری طرف سے کوئی ملامت نہیں (یعنی میں نے معاف کیا) اللہ تم کو معاف کرے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔

اٹھارھواں خطبہ

پھر ایک خوشی کے لہجہ میں آپ نے فرمایا۔

الا ان مکۃ محرمۃ بتحریم اللہ لم تحل لاحد کان قبلی دیکھو کہ معظمہ آج سے ایک خاص عزت سے معزز کیا جاتا ہے۔ اور وہ عزت اس کو

Marfat.com

ولم تحل لی الا ساعة من — مدانے دی ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ اسمیں کوئی خونریزی

نہار وھی محرمة الی ان — مجھ سے جائز نہیں کی نہ میرے سے پہلے اور نہ میرے بعد

تقوم الساعة لا یختلی — بس ہاں مجھے ایک گھنٹہ کی اجازت ملی ہے۔ اب

خلاها ولا یقطع شجرها — قیامت تک اس کی یہ عزت باقی ہے۔ اسکا گھاس

ولا ینفر صیدها — اسکے درخت نہ کاٹے جائیں اور شکار نہ کیا جائے۔ اس کی

ولا تحل لقطتها — گری پڑی چیز کیکو اٹھانے کی اجازت نہیں ہاں جس کا

الا لمنشد۔ — کوئی مالک نہ ملے۔ یا کہ تو مالک سے اٹھا لے۔

الا لبئس جیران النبی کنتم — دیکھو تم کیسی بری قوم نبی کے گرد تھے

لقد کذبتم وطردتم و — ہوئی اس کو اپنی برادری سے خارج کیا پھر وطن

اخرجتم واذیتم ثم مارضیتم — سے نکالا۔ دکھ پہونچائے۔ پھر اس پر بھی راضی نہ ہوئے

حتی جئتمونی فی بلادی — بلکہ اس کے نکلنے کے بعد اس کے قتل کے

تقاتلونی اذهبوا — [illegible]

فانتم الطلقاء — تم آزاد ہو۔

ان فقرات کے بعد جو مستبد ار کے طور پر واقع ہوئے ہیں عقل [illegible] یہ چاہتی ہے کہ [illegible] کی خبر یہ نکلے۔ کہ اب تم میرے قابو میں ہو [illegible] انصافاً اشیا کا حق رکھتا ہوں کہ جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا ہے [illegible] برتا جائے۔ شہر سے نکالا جائے۔ سزا [illegible] جلائے [illegible] پھانسی نصب ہو۔ اور جسکے بعد وہ گرے اسپر لٹکائے جائیں [illegible] العالمین شفیع المذنبین اس مستبد ار کی یہ خبر نکلتی ہے [illegible] الطلقاء) یعنی جاؤ تم آزاد ہو۔ نہ میں تمہارا الزام [illegible]

کہاں ہے وہ وجالی گروہ یورپ کے مؤرخوں کا جو اسلام کو بزور شمشیر پھیلانیکا الزام لگاتے اور اپنی آہنیں قلموں سے اسلام کے جگر گوشوں کے سینے چھلنی کرنے کے عادی ہیں۔ وہ سمندر میں ڈوب مریں۔ اگر وہ نہیں تو چلو بھر پانی میں۔ شرم شرم شرم۔

آزادی کا حکم کیا تھا گویا یوم النشور تھا۔ کہ لوگ قبروں سے نکلے ہوئے خوشی خوشی گھروں کو جا رہے ہیں۔ حدیث میں یہ خطبہ اس طرح بیان ہوا ہے جو تغیر الفاظ کے سبب انیسواں خطبہ کہنا چاہیئے۔

انیسواں خطبہ

عن قتادة السدوسی	قتادہ سدوسی روایت کرتے ہیں۔ کہ جب
ان رسول الله صلعم قام	رسول اللہ صلعم کعبہ کے دروازہ پر آئے اور کھڑے
قائماً حین وقف علی باب	ہوگئے۔ اور فرمایا کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے
الکعبة ثم قال لا اله الا الله	وہ اکیلا لاشریک ہے۔ اسنے اپنا وعدہ سچا
وحده لا شریك له صدق	کیا۔ اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمنوں کو
وعده ونصر عبده و	ایک ایک کرکے شکست دی۔ ہر ایک بدلہ ہر
هزم الاحزاب وحده	ایک خون ہر ایک مال (ایام جاہلیت کا) وہ
الا کل ماثرة ودم	آج میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی
او مال یدعی فهو تحت	ایام جاہلیت کے تمام اس قسم کے مقدمے
قدمی هاتین	اور جھگڑے سب کالعدم اور ناقابل اخراج
الا سدانة البیت و	ہیں ہاں خدمت بیت اللہ اور حاجیوں کو

Marfat.com

سقایة الحاج الا وقت بل الخطا مثل العمد بالسوط والعصاء فیهما الدیة المغلظة منها اربعون فی بطونها اولادها یا معشر قریش ان اللہ قد اذهب عنکم نخوة الجاهلیة وتعظمها بالاباء الناس من ادم وادم خلق من تراب ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم الایة یا معشر قریش یا اهل مکة ما ترون انی فاعل بکم قالوا خیراً اخ وابن اخ کریم ثم قال اذهبوا فانتم الطلقاء - فاعتقهم رسول اللہ صلعم

کو پانی پلانا بدستور قائم رہیگا (دیکھو) خطا سے مقتول بھی قتل عمد کی طرح سمجھا جائیگا جیسے کہ چابک یا لکڑی سے کسی کو مارا جائے اور اس میں سخت دیت ہے یعنی چالیس اونٹ اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کے بچے پیٹ کے بھی ساتھ ہی سمجھے جائیں گے اے قریش کے لوگو تمہاری نخوت اور غرور جاہلیت اور آبائی فخر آج سے سب خاک میں مل گئے۔ اور ان کی کوئی وقعت نہیں۔ پھر آپ نے قرآن کی آیت یا ایھا الناس الخ پڑھی اے قریش اے مکہ والو۔ اب بتاؤ کہ تم سے میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ نیکی کی توقع ہے۔ تو خود بہتر بھائی اور کریم کا بیٹا ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس حکم سے آپ نے سب کو آزاد کر دیا۔

وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا جس کی انتظار کی جاتی تھی۔ مگر اسیوقت دوسری خوشخبری اذا جاء نصر اللہ الخ کے لفظوں میں آتی ہے۔ اور لوگ جوق در جوق داخل اسلام ہونے کو آ رہے ہیں۔ آج حضرت صدیق کا والد ابو قحافہ بھی اسلام لاتا ہے۔ وہ نابینا بزرگ بڑے شوق سے حضور علیہ السلام کے اس سوال کے جواب میں کہ

Marfat.com

یا ایاقحافہ اسلم -! سلمت کہتا ہے۔ اور کلمہ شہادت سے اپنے دل وزبان کو منور کرتا ہے۔

اس کے بعد مستورات کی باری آتی ہے۔ بڑی بڑی مجرمہ عورتیں اسلام پر بیعت کرتی ہیں حضور علیہ السلام ایک چادر کا گوشہ پکڑتی ہیں اور دوسرا عورتیں پکڑتی ہیں۔ اور اس طور پر عورتوں کی بیعت یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبا یعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتانٍ یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبا یعھن واستغفر لھن للہ ان اللہ غفور رحیم۔ آیت مندرجہ بالا کے ماتحت لیجاتی ہے۔ اور ایک ایک فقرہ کا ان سے جواب لیا جاتا ہے۔

اگرچہ مستورات کے اسلام لانیکا حال لکھنا ہمارے موضوع سے کسی قدر دور نکل جاتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے واقعات وحالات کچھ ایسے دلچسپ اور دلفریب ہیں کہ دل نہیں چاہتا کہ ان کو چھوڑ کر آگے نکل جائیں۔ ہر ایک جگہ ایسی دلکش ہے۔ کہ ؎ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است۔

عورتوں کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہندہ کا اسلام لانا اور حضور علیہ السلام کا اس کو معافی دینا ایسا معاملہ ہے کہ دل چاہتا ہے۔ کہ اس رحمۃ العالمین پر تا زیست انسان اللھم صل علی محمد وال محمد کو ورد زبان رکھے

یہ ہندہ ابوسفیان کی بیوی وہ عورت ہے۔ کہ جس نے جنگ احد میں اپنے بھائی بھتیجے کے مارے جانے کا بزعم خود اس طرح بدلہ لیا تھا۔ کہ حضرت حمزہ کا کلیجہ نکالکر چبا لیا۔ اور اپنے منہ کو خون آلودہ کیا جس کا حضور کو سخت

Marfat.com

صدمہ پہنچا تھا۔ اللہ کی شان کہ آج وہ اسلام کے احکام پر سر جھکاتی ہے۔

الحاصل جب حضور نے آیت مندرجہ بالا عورتوں کے سامنے تلاوت فرمائی تو ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسے امر معروف ہیں۔ کہ جس کا ہم کو حکم ہے۔ کہ اس کے مطابق عمل کرکے آپ سے نافرمانی نہ کریں۔ تب آپ نے فرمایا۔

وَلَا تَخْمُشْنَ وَجْهًا	سوگواری کے وقت چہرہ مت نوچو
وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا	منہ کو نہ پیٹو۔
وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا	بال نہ نوچو۔
وَلَا تَمْزِقْنَ جَيْبًا	کپڑے نہ پھاڑو
وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا	سیاہ کپڑے مت کرو
وَلَا تَدْعِيْنَ بِالْوَيْلِ	بین مت کرو۔
وَلَا تُقِمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ	قبر پر نہ جاؤ۔

عورتوں نے ان سب باتوں کا اقرار کیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جب آپ نے فرمایا ہے ہندہ بھی اس جماعت میں چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے حاضر تھی۔ یہ چاہتی تھی کہ کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اپنے آپ کو ظاہر کرے کیونکہ اس کو خوف تھا۔ کہ کہیں میں اپنی کرتوتوں کے سبب قتل نہ کی جاؤں۔ [illegible] حمزہ [illegible] چبائی تھی چنانچہ جب آپ نے فرمایا اُبَایِعُکُنَّ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکْنَ [illegible] (خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو)۔ تو کہنے لگی کہ یا حضرت آپ مردوں سے اسلام اور جہاد کی بیعت لیتے ہیں اور ہم سے اس کی جس کا کوئی جواب آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ نے لَا تَسْرِقْنَ فرمایا (چوری مت کرو) اس پر بولی کہ میرا میاں

Marfat.com

ابوسفیان سخت بخیل انسان ہے۔ میں اس کے مال میں سے چوری کرتی رہی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ وہ میرے پر حلال ہے یا حرام۔ ابوسفیان معًا بول اٹھا کہ جو کچھ تو نے اب تک لیا یا آئندہ لے گی وہ تیرے پر حلال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور معلوم کر گئے کہ یہ ہندہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو ہندہ بنت عتبہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ اے نبی اللہ میری گذشتہ خطائیں معاف کرو۔ خدا آپ کو معاف کرے۔ پھر آپ نے فرمایا ولا تزنین (زنا مت کرو) تب ہندہ بولی کہ یا رسول اللہ کیا کوئی شریف عورت زنا بھی کرتی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا۔ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَکُنَّ (اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) ہندہ نے کہا۔ کہ ہم نے ان کو بچپن میں پالا پوسا اور جب جوان ہوئے تو آپ نے انہیں قتل کیا اس سے اس کی مراد اس کے بیٹے حنظلہ کی تھی جو حضرت علی کے ہاتھ سے میدان بدر میں کام آیا۔ حضرت عمر اس کی اس بات سے بہت ہی ہنسے۔ اور حضور علیہ السلام نے بھی تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ (کسی پر جھوٹ مت لگاؤ) تب ہندہ نے کہا کہ خدا کی قسم بہتان ایک حقیر اور ذلیل کام ہے۔ آپ نہایت بہترین امور کی ہمیں تلقین فرماتے ہیں۔

اور لا یعصینک فی معروف کے جواب میں اس نے کہا۔ کہ اب ہم اس مجلس میں اس واسطے حاضر نہیں ہوئیں۔ کہ آپ کے احکام کی خلاف ورزی کریں۔ غرضیکہ یہ پر لطف جلسہ ہنسی خوشی . . . اختتام پذیر ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپی ام ہانی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے غسل کر کے نفل چاشت ادا کئے

Marfat.com

بعدازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی جگہ جنگ حنین پیش آگئی جسکی تفصیل یہ ہے کہ جب مکہ معظمہ حضور کے ہاتھ پر فتح ہوگیا۔ تو لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ گویا اسلام کے قبول کرنے کا ایک دروازہ کھل گیا۔ برخلاف قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے وہ پہلے سے زیادہ اسلام کی دشمنی اور بیخکنی کے لئے تیار ہوگئے۔ اور لشکر جمع کرکے مکہ معظمہ پر حملے کی تیاری کی۔ حضور کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ بھی تیار ہوگئے شوال ۸ھ کو یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ اور بارہ ہزار سپاہ کے ہمراہ حضور نے مقابلہ کیا۔

اس جنگ میں کچھ ناتجربہ کار نوجوان اور کچھ نومسلم لوگ شامل ہوئے۔ اور سب سے آگے وہ بڑھے جس سے دشمن کو ان کے بھگا دینے کا موقع مل گیا اور اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ محض ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہی اکیلے رہ گئے۔ اور خاطر سے اتر کر آپ زور سے فرماتے۔

انا النبی لا کذب — میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں

انا ابن عبد المطلب — میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

انصار اور مہاجر کو آپ نے للکارا۔ تو وہ لبیک لبیک کہتے ہوئے ایسے واپس آئے جیسے کبوتروں کے ٹکری ایک آواز سے آجاتی ہے۔ پھر جم کر مسلمان لڑے اور میدان لے لیا۔ بہت سے لوگ قید ہوئے اور بےحساب مال غنیمت ملا۔ دشمنوں میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے اسواسطے وہاں کا محاصرہ بھی چندروز تک کیا گیا

مگر قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے آکر معافی مانگ لی۔ اور چھ ہزار قیدی آپ نے رہا کر دیئے۔

Marfat.com

آپ جعرانہ میں واپس تشریف لائے۔ اور مال غنیمت کے تقسیم کا معاملہ پیش آیا۔ حضور نے بہت سا حصہ جدید الاسلام لوگوں کو بطور مؤلفۃ القلوب کے عطا کیا گویا مکہ والوں کو جنہیں قریش بھی تھے مالا مال کر دیا۔ اور بہت کم حصہ انصار کو ملا۔

انصار میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اور حضور کو بھی اس سے اطلاع ملی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا

بیسواں خطبہ

فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ خدا کی تعریف اور ثنا ایسی کی جو اس کی شان
ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ کے شایاں ہے۔ پھر فرمایا کہ اے گروہ انصا
مَا مَقَالَۃٌ بَلَغَتْنِیْ عَنْکُمْ وہ کیا بات ہے جو تمہاری نسبت مجھے پہنچی
وَجِدَۃٌ وَجَدْتُمُوْھَا عَلَیَّ فِیْ ہے۔ اور کچھ غصہ تمہارے دلوں میں میری
اَنْفُسِکُمْ۔ اَلَمْ اٰتِکُمْ ضُلَّالًا نسبت ہے۔ کیا تم میرے پاس گمراہ نہیں
فَھَدٰکُمُ اللّٰہُ وَعَالَۃً آئے تھے۔ اور اللہ نے تم کو ہدایت کی۔
فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ تم عیالدار تھے۔ اللہ نے تم کو میرے سبب
وَاَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ سے غنی کر دیا۔ اور باہم دشمن تھے۔ خدا
قُلُوْبِکُمْ۔ نے تم کو باہم دوست بنا دیا۔

بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے۔

یا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ یَمُنَّ اللّٰہُ اے گروہ انصار کے اللہ نے تم پر ایمان کا احسان
عَلَیْکُمْ بِالْاِیْمَانِ وَخَصَّکُمْ بِالْکَرَامَۃِ نہیں کیا۔ اللہ تم کو اس بزرگی سے خاص

وَسَمَّاكُمْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَاءِ اَنْصَارُ اللّٰہِ وَاَنْصَارُ رَسُوْلِہٖ ط	کہ تمہارا نام بہترین نام قرار پایا یعنی اللہ اور اس کے رسول کے مددگار۔
قَالُوْا بَلَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِیْبُوْنِیْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بِمَاذَا نُجِیْبُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِرَسُوْلِہِ الْمِنَّۃُ وَالْفَضْلُ۔	انصار نے کہا کیوں نہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہم احسان مانتے ہیں۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اے انصار تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم کیا جواب دیں (ہم مانتے ہیں) کہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے۔

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ انہوں نے یوں جواب دیا۔

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَجَدْتَنَا فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَخْرَجَنَا اللّٰہُ بِکَ اِلَی النُّوْرِ وَوَجَدْتَنَا عَلٰی شَفَا جُرُفٍ مِّنَ النَّارِ فَانْقَذَنَا اللّٰہُ بِکَ وَ وَجَدْتَنَا ضُلَّالًا فَھَدَانَا اللّٰہُ بِکَ فَرَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا	انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے ہم کو تاریکی میں پایا۔ آپ کی بدولت خدا نے ہم کو نور کی طرف ہدایت کی ہم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ آپ کی بدولت خدا نے ہمکو اس سے بچایا۔ ہم گمراہ تھے۔ آپ کی بدولت خدا نے ہم کو ہدایت کی۔ پس ہم اللہ کے رب اسلام کے دین اور محمد صلعم کے نبی ہونے پر دل سے راضی اور خوش ہیں۔
فَافْعَلْ مَا شِئْتَ فَاَنْتَ	آپ جو چاہیں کریں آپ کو کوئی

Marfat.com

يا رسول الله في حلٍّ
قال اذا والله لو شئتم
لقلتم فصدقتم
اتيتنا مكذبا
فصدقناك
ومخذولا فنصرناك
وطريدا
فآويناك
وعائلا فاغنيناك
وخائفا
فامّناك
فقال الانصار المنّ لله ولرسوله
والفضل علينا وعلى غيرنا
فقال ما الذي يبلغني عنكم
قالوا هو الذي يبلغك
لانهم لا يكذبون
فقال رسول الله صلعم اني اعطي
رجالا حديثو عهد بكفر
اتألفهم اوجدتم يا معشر
الانصار في انفسكم لعاعة

روک نہیں۔
آپ نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے تو تم کہہ سکتے
تھے۔ اور اپنے کہنے میں تم سچے بھی ہو۔
(یعنی مجھے مخاطبہ کرتے ہوئے کہتے) کہ آپ
اسوقت ہمارے پاس آئے جبکہ لوگ آپکی
تکذیب کرتے اور ہمنے تصدیق کی۔ اور آپ
ہمارے پاس اسوقت آئے جب بے مددگار تھے
ہمنے آپ کی مدد کی۔ آپ بے ٹھکانہ تھے ہمنے
آپکو ٹھکانہ دیا۔ آپ تعلقات عیالداری رکھتے
تھے۔ آپ کو اس سے بیفکر کر دیا۔ آپ خائف
تھے ہم نے آپ کو امن دیا۔
انصار نے کہا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کا
ہمپر احسان اور تفضل ہے نہ صرف ہمپر بلکہ اوروں پر بھی
آپنے فرمایا کہ وہ کیا ہے جو مجھ کو تمہاری بات
پہنچا ہے۔ چونکہ انصار جھوٹ نہیں بولتے
تھے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ آپنے سنا
آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایسے لوگوں
کو دیا ہے کہ جو نو مسلم ہیں۔ اور ان کی تالیف
قلوب کی گئی ہے۔ اے انصار کیا تم کو کچھ شبہ
ہے۔ ہمنے لوگوں کو اس لئے دیا ہے۔ کہ ان

Marfat.com

اَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوْا وَيُسْلِمُ غَيْرُهُمْ تَبَعًا لَهُمْ - وَوَكَلْتُكُمْ اِلٰی اِسْلَامِكُمُ الثَّابِتِ الَّذِیْ لَا یُزَلْزَلُ -	کی تالیف قلوب ہو۔ اور ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی مسلمان ہوں۔ اور تمہارے غیر متزلزل ایمان اور اسلام پر جس سے تم ٹلنے والے نہیں ہو بھروسہ کیا ہے۔
اَلَا تَرْضَوْنَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَنْ یَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِیْرِ وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی رِحَالِكُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَیْ لَا نْتَسَبْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شُعْبًا جَبَلَیْنِ وَ سَلَكَ الْاَنْصَارُ شُعْبًا لَسَلَكْتُ شُعْبَ الْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ -	اے انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بھیڑ بکری لیجائیں۔ اور تم رسول خدا کو لیکر اپنے گھروں کو جاؤ۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی۔ تو میں بھی انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔ یعنی چونکہ میں مہاجر ہوں انصار کس طرح ہوسکتا ہوں؟۔ اگر لوگ دو پہاڑوں کی وادیوں میں چلیں۔ تو میں اسی وادی کے رستہ جاؤں گا۔ جس رستہ انصار چلینگے۔ اے اللہ انصار اور ان کی اولاد پر رحم فرما۔

اس خطبہ سے انصار ایسے متاثر ہوے کہ سب کے سب رو رہے تھے اور ان کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ بالآخر وہ بھنائی ہوئی آواز سے بول اُٹھے۔

رَضِیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قِسْمًا وَحَظًّا ہم رسول اللہ صلعم کے تقسیم اور حصہ پر بدل راضی ہیں

پھر حضور تشریف لیگئے۔ اور لوگ منتشر ہو گئے

اب ہم سال نہم ہجرت میں آتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ حضور نے لوگوں

Marfat.com

سے وصولی زکوٰۃ کے لئے بعض نامور صحابہ کو مامور کیا ہے قبیلہ بنی تمیم کو ادائے زکوٰۃ سے انکار ہے۔ اور آپ عیینہ بن حصن بن فزاری کو ان کی سزا کے لئے تعیین کر کے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ اس نامور صحابی نے ایسا موقعہ دیکھکر ان پر یورش کی۔ کہ ان کے بارہ آدمی اور یارہ ہی عورتیں اور تیس لڑکے قید کر کے مدینہ میں حاضر کئے۔ جس کے پیچھے اطلاع پانے پر قبیلہ بنو تمیم کے لوگ عطارد بن حاجب بن زرارہ تمیمی۔ زبرقان بن بدر قیس بن بعد نعیم بن سعد عمرو بن اہتم اقرع بن حابس۔ اپنے شعراء اور خطبا کو لیکر بغرض رہائی اپنے اسیر شدہ لوگوں کے مدینہ میں وارد ہوئے۔ اور آتے ہی اپنے لوگوں کو اسیر دیکھا اور قیدیوں نے بھی واویلا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ لوگ مسجد کی طرف لپکے۔ جبکہ آپ حضرت عائشہ کے حجرہ میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ ہر چند لوگوں نے ان لوگوں سے کہا کہ نماز ظہر کا وقت قریب ہے۔ ابھی حضور آیا ہی چاہتے ہیں۔ مگر یہ لوگ شور کرتے ہی رہے۔ جس کے سبب سے حضرت آنکھیں ملتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کون لوگ ہیں جنہوں نے مجھے سونے نہیں دیا۔ اذان ہوئی نماز ادا کی گئی۔ بعد از نماز پھر انہوں نے واویلا شروع کی۔ جس کا جواب کچھ نہ دیا گیا۔ اور آپ داخل حجرہ ہوئے اور دوگانہ ادا کر کے دوبارہ باہر تشریف لائے۔ اور بنو تمیم پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ شاعر اور خطیب ہیں۔ اور شعراء اور خطباء پر لوگوں کے سود و زیاں کا بہت کچھ انحصار ہے۔ ہم بھی اپنے شاعر اور خطیب لائے ہیں۔ تاکہ ہم آپ سے مفاخرت کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا

مَا بِالشِّعْرِ بُعِثْتُ وَلَا بِالْفَخْرِ اُمِرْتُ یعنی میں شعر کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا گیا اور نہ فخر کیلئے

تاہم آپ بیٹھ گئے اور اس کو بھی ایک تبلیغی رنگ سمجھکر فرمایا۔ کہ اچھا کہو تم کیا کہتے ہو۔ تب زبرقان بن بدر نے اپنے لوگوں میں سے عطارد بن حاجب کو حکم دیا۔ کہ خطبہ پڑھے۔ چنانچہ سیر میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے۔

اکیسواں خطبہ

لما دخل وفد بنی تمیم المسجد	جب بنو تمیم کا وفد مسجد نبوی میں داخل ہوا
النبوی نادوا رسول اللہ صلعم	تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
من وراء الحجرات أن اخرج	حجروں کے اندر آواز دی کہ اے محمد صلعم
الینا یا محمد فتاذی من	آپ باہر تشریف لائیے۔ جس سے حضور کو
صیاحهم رسول اللہ صلی	ان کے چلانے سے تکلیف ہوئی۔ آپ
اللہ علیه وسلم فخرج الیهم	تشریف لائے تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم اس واسطے
فقالوا یا محمد جئناك لنفاخرك	آئے ہیں کہ آپ سے ہم مفاخرت کریں۔
فاذن لشاعرنا وخطیبنا	آپ ہمارے شعراء اور خطباء کو اجازت دیں
قال نعم قد اذنت لخطیبکم	آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا چنانچہ ان میں
فلیقل فقام الیه عطارد بن	سے عطارد بن حاجب کھڑا ہوا اور بولا۔
حاجب فقال الحمد	سب تعریف ہو اُس اللہ کی جو ہم سب پر
للہ الذی له علینا الفضل	مزیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس مزیت کا
وهو اهله۔ الذی جعلنا	حقدار ہے۔ جس نے ہم کو بادشاہ بنایا
ملوکا ووهب لنا اموالا	اور بہت بڑے مال عطا فرمائے جن کو ہم
عظاما نفعل فیها المعروف	نیک کاموں پر صرف کرتے ہیں۔

Marfat.com

وجعلنا اعزّ اهل المشرق	اور اہل مشرق میں ہم کو معزز بنایا۔ اور ہم کو
واکثرہ عددًا وایسرہ عدّۃ	کثرت عطا کی (اور معاش) میں یُسر بخشا
فمن مثلنا فی الناس۔	پس ہمارے جیسا لوگوں میں کون ہے۔
اولسنا رؤساء الناس واولی	کیا ہم لوگوں کے رئیس نہیں ہیں؟ اور
فضلهم فمن یفاخرنا فلیعدد	فضیلت میں اُن سے بڑھکر نہیں؟ جو
مثل ما عددنا ولو نشاء	شخص ہمارے مقابل فخر کرتا ہے وہ بھی
لاکثرنا الکلام ولکن نحیی من	ایسی چیزوں کو شمار کرے جو ہم نے شمار
الاکثار فیما اعطانا	کی ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو اس سے زیادہ
وانا نعرف اقول هذا	طول کلامی کرتے۔ لیکن بیہودہ گوئی سے ہم
الان لتاتونا بمثل	کو شرم آتی ہے۔ اس معاملہ میں جو ہم کو خدا نے
قولنا وامر افضل	دے رکھا ہے۔ اب میں (مقابلۃً) چاہتا
من امرنا۔ ثم جلس فقم	ہوں۔ کہ تم بھی مجھ جیسی باتیں اور امور
رسول الله صلعم لثابت بن قیس	بیان کرو"۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ پس آنحضرت
بن شماس اخی بلحارث بن	نے ثابت بن قیس سے فرمایا۔ اور تم کھڑے
الخزرج قم فاجب الرجل فی خطبته	ہوکر اس کا جواب دو۔

چنانچہ وہ کھڑے ہوگئے اور یوں خطبہ پڑھا۔

بائیسواں خطبہ

فقال الحمد لله الذی	پس اس نے کہا سب تعریف اللہ کی ہے
خلق السموٰت والارض خلقه	جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے۔

Marfat.com

قضی فیھن امرہ ووسع کرسیہ
علمہ ولم یلت شئ قط الا من
فضلہ ثم کان من قدرتہ ان جعلنا
ملوکا واصطفی من خلقہ رسولا
اکرمھم نسبًا واصدقھم حدیثا
وافضلھم حسبًا فانزل علیہ
کتابہ وائتمنہ علی خلقہ
فکان خیرۃ اللہ من العلمین
ثم دعی الناس الی الایمان
فامن برسول اللہ المھاجرون
من قومہ ذوی رحمتہ اکرم
الناس انسابًا واحسن الناس
وُجوھًا وخیر الناس
فعالًا ثم کان اول الناس
اجابۃً واستجاب اللہ حین دعاہ
رسول اللہ صلعم فنحن انصار اللہ
ووزراء رسولہ نقاتل الناس
حتے یؤمنوا باللہ ورسولہ منع
مالہ ودمہ ومن کفر
جاھدناہ فی اللہ ابدًا

اور ان میں اپنا حکم جاری کیا۔ اور اپنے علم
کے غلبہ کو وسیع فرمایا۔ اور کوئی چیز اس کے
فضل کے بدوں مل نہیں سکتی۔ پھر اس
کی قدرت (دیکھو) کہ اُسنے ہم کو بادشاہ
بنایا۔ اور اپنی مخلوق میں سے ایک رسول
مبعوث کیا۔ جو صادق گفتار اور عالی تبار
ہے۔ پھر اس پر اپنی کتاب نازل کی
اور اپنی مخلوقات پر اس کو امین ٹھہرایا
اور وہ (در حقیقت) دنیا کے لوگوں میں
سے برگزیدہ ہے۔ پھر اس نے لوگوں
کو ایمان باللہ کیطرف دعوۃ دی۔ پھر اس
کے قوم کے مہاجرین نے جو رحیم شریف
النسب اور ذی وجاہت اور نیک کردار
لوگ ہیں وہ اسپر ایمان لائے۔ پھر ہم لوگ
اسپر ایمان لائے جبکہ اسکے مولےٰ نے ہمارے
بارے میں اسکی دعا قبول کی۔ پس ہم لوگ انصار اللہ
اور اسکے رسول کے وزیر ہیں ہم لوگوں سے
لڑتے ہیں تاکہ وہ لوگ اللہ اور اسکے رسول پر
ایمان لائیں (جس سے انکو یہ فائدہ ہوتا ہے)
کہ انکا مال و جان محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جو انکار کرے ہم اسکو محض خدا کیلئے
ہمیشہ جہاد کرینگے

وكان قتله علينا يسيرًا۔ اقول قولي هذا واستغفر الله للمؤمنين وللمؤمنات والسلام عليكم۔

اور ایسے لوگوں کو قتل کرنا ہمارے پر بہت آسان ہے۔ میں اب اتنی بات پر اکتفا کرتا ہوں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور تمہارے پر بھی سلامتی ہو

ثم قالوا يا محمد أذن لشاعرنا فقال نعم۔

پھر انہوں نے اپنے شاعر کیلئے اجازت طلب کی۔ اور آپ نے اجازت دی

چنانچہ زبرقان بن بدر اُن کی طرف سے کھڑا ہوا۔ اور مندرجہ ذیل اشعار نے البدیہہ اس نے پڑھے۔

نحن الكرام فلا حيّ يعادلنا
نحن رؤوس فينا السادة الرفع
ونطعم الناس عند القحط كلهم
من الشريف اذا لم يؤنس انفزع
اذا ابينا فلا يابى لنا احدٌ
انا كذلك عند الفخر نرتفع

ہم کریم لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہمارا ہمسر نہیں ہم ہی سردار ہیں اور ہمارے میں ہی بلند رتبہ سردار ملینگے۔ قحط کے دنوں میں ہم شریف لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جبکہ کوئی کسی کی ہائے پکار نہیں سنتا۔ جب ہم اپنا فخر و عزت بیان کرتے ہیں تو کسیکو امکان انکار نہیں ہوتا۔ ہم ایسا ہی فخر کے موقعہ پر سب سے بلند تر ثابت ہوتے ہیں

فمن يفاخرنا في ذاك يعرفنا
فيرجع القول والاخبار تستمع

(مندرجہ بالا باتوں میں) ہمارا کوئی مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ باتیں اور خبریں دنیا میں چھپی نہیں رہتیں ؎ نہاں کے ماند آں رازیکہ کزو سازند محفلہا۔

اس موقعہ پر حسان بن ثابت موجود نہیں تھے۔ اور آپ نے اُن کو آدمی بھیجکر طلب کیا۔ چنانچہ حضرت حسان کی زبان سے یوں روایت ہے۔

Marfat.com

قال حسان فلما جاءنی رسوله	حسان بن ثابت نے کہا کہ جب میرے پاس
فاخبره انه دعانی لاجیب شاعر	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی آیا اور مجھے کہا
بنی تمیم خرجتُ الی رسول اللہ	کہ آپکو حضور بنی تمیم کے شعرار کا جواب دینے کے
صلعم وانا اقول	لئے طلب فرماتے ہیں۔ اور میں نے کہا۔
منعنا رسول اللہ اذ حل وسطنا	جبکہ اللہ کے رسول ہمارے بیچ میں آکر فروکش ہوئے
علی کل باغ من معدٍ وراغم	تو ہمنے ہر ایک معد اور راغم کے باغیوں سے محفوظ رکھا
منعناه لما حَلّ بیوتنا	جب وہ ہمارے بیچ میں آگئے تو ہم نے ہر ایک
باسیافنا من کل عادٍ وظالم	ظالم کو اپنی تلوار کے بل سے روک دیا۔
ببیتٍ حدیدٍ عزّہ وثَراؤہ	مضبوط مکان میں کہ جسکو اسکے نیزوں نے مضبوط
بجابیۃ الجولانِ وسط الاعاجم	کر دیا تیز تیروں کے ساتھ باشندگان عجم کے بیچ
هل المجد الا السودد والجود لندی	بزرگی سرداری بخشش و کرم سے اور شاہی
وجاه الملوک واحتمال العظائم	رعب وداب اور بھاری کاموں کی برداشت

سے (حاصل ہوتی ہے)

یہ قصیدہ کوئی بائیس شعر کا تھا۔ جو حضرت حسان نے پڑھا۔ جو بقیہ شعر بغرض اختصار چھوڑ دیئے گئے۔ اقرع شاعر فریق مخالف کا کھڑا ہوا اور اس طرح بولا۔

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا	ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تاکہ لوگ
اذا اختلفوا عند اذکار المکارم	ہماری فضیلت کو جانچ لیں۔ جبکہ فضیلت

کے معاملہ میں کوئی جھگڑا ہو۔

وانا رؤس الناس من کل معشر	ہم ہر ایک گروہ کے سردار اور رئیس سے

Marfat.com

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم بڑھ کر رئیس اور سردار ہیں حتیٰ کہ حجاز کی زمین میں قبیلہ داری جیسا (معزز) کوئی قبیلہ نہیں ہے۔

وان لنا المرباع من کل غارۃ ہر ایک لوٹ میں خواہ تہامہ میں ہو یا نجد میں

تکون بنجد او بارض التھائم ہماری چوتھائی مسلم امر ہے۔ یعنی ہم ایسے ڈاکو اور چور ہیں کہ سارے ڈاکو اور چور ہمارے خراج گزار ہیں۔

آخر حضرت حسان سے نہ رہا گیا۔ اور وہ بایمائے سرور کائنات کھڑے ہوئے۔ اور نہایت جوش سے بولے۔

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم اور بنی دارم تم اپنے فخر سے باز آؤ۔ یہہ

یعود وبالا عند ذکر المکارم تمہارا فخر تمہارے لئے وبال جان ہوگا جبکہ شرفا کا ذکر آ گیا۔ یعنی تم شرفا میں سے نہیں ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دماءکم تم تو اس لئے آئے ہو۔ کہ جانیں قتل سے

واموالکم ان تقسموا فی المقاسم اور تمہارے مال تقسیم ہونے سے محفوظ رہیں یعنے تم تو اپنے قیدیوں اور اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کی درخواست لیکر آئے ہو

ھبلتم علینا تفخرون۔ وانتم تم ہمارے معاملہ میں فریب خوردہ ہو کہ تم ہمیں

لنا خول من بین ظیر وحارم فخر کرتے ہو باوجودیکہ تم ہمارے ظیر وحارم (شہروں کے نام ہیں) کے رہنے والے نوکر ہو۔

فلا تجعلوا للہ ندا وا سلموا (دیکھو) خدا کا شریک کسی کو مت ٹھہراؤ۔ اور مان جاؤ

ولا تفخروا عند النبی بدارم اور نبی صلعم کے سامنے داری ہونیکا فخر نہ کرو

والا وبیت الرب مالت اکفنا ورنہ خانہ کعبہ کے خدا کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ

علی رؤسکم بالمرھفات الصوارم تمہارے سروں پر تیز تلواروں سے کام کرینگے

Marfat.com

اس سوال و جواب سے دارمی چونکہ سخن شناس تھے۔ بات کو پا گئے۔ اور آپ کا لوہا مان لیا اور تائید ایزدی جو کھلے طور پر ان کو نظر آئی تاڑ گئے۔ کہ اس کاروبار میں کوئی زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور آخر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مناسب انعامات سے ممتاز کیا۔ اور قیدیوں کو رہائی بخشی۔

ان واقعات کے بعد کچھ سرایا پیش آئے اور غزوہ تبوک کی اہم مہم رونمائی جس کا ذکر قرآن مجید میں مفصل مذکور ہے۔ اور یہ مہم منافقین اور مسلمین کو جدا جدا دکھانے والی ہے۔ آپ نے حضرت علی کو مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور حضرت ابوبکر کو لشکر کا سردار قرار دیا۔ اور ثنیۃ الوداع پہنچکر لشکر کا جائزہ لیا اور زبان فیض ترجمان سے یوں خطبہ پڑھا۔

تیئیسواں خطبہ

بَعْدَ اَنْ اَحْمَدَ اللّٰهَ وَاُثْنِیْ عَلَیْهِ ،	خدا کی حمد و ثنا کے بعد اے لوگو! سب
اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَصْدَقَ	سے سچی بات خدا کی بات ہے۔ اور بعض
الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَاُولُوا الْقُرْبٰی اَوْلٰی	قریبی دوسرے قریبیوں سے زیادہ مستحق
بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ وَاَوْثَقَ	قرابت ہیں۔ مضبوط رسی تقوٰی کی بات ہے
الْعُرٰی کَلِمَةُ التَّقْوٰی وَخَیْرُ	اور بہترین گروہ۔ گروہ ابراہیم علیہ السلام
الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرٰهِیْمَ وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ	ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔
مُحَمَّدٍ وَاَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰهِ وَ	سب باتوں سے بہتر بات خدا کا ذکر ہی ہے
اَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ۔	اور سب بیانوں سے بہتر بیان یہ قرآن شریف ہے

Marfat.com

وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ	بہترین معاملات کا پختہ کاری اور بدترین حالات
الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا + وَأَحْسَنَ	کا بدعات ہیں۔ بہترین ہدایت انبیاء کی
الْهُدٰى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ وَأَشْرَفُ	ہدایت ہے۔ اور بہترین موت شہداء کی
الْقَتْلِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى	موت ہے۔ سخت نابینائی وہ گمراہی ہے جو
الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى-	ہدایت کے بعد ہو۔ بہترین اعمال وہ ہیں
وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ- وَخَيْرُ	جو سودمند ہوں۔ بہترین ہدایت وہ ہے
الْهُدٰى مَا اُتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمٰى	جسکی پیروی کی جائے۔ بدترین نابینائی
عَمَى الْقَلْبِ + وَالْيَدُ الْعُلْيَا	دل کی تاریکی ہے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے
خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى + وَمَا	ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے اچھا)
قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَ	تھوڑی چیز جو کافی ہو۔ اس بہتی سے جو غافل
أَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ	کرے بہتر ہے۔ بدترین عذر وہ ہے جو موت سامنے
يَحْضُرُ الْمَوْتُ - وَشَرُّ	آنے پر کیا جائے۔ بدترین ندامت وہ ہوگی جو
النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - وَمِنَ	قیامت کو دیکھکر کیجاویگی۔ بعض آدمی جمعہ میں
النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ	کم حاضر ہوتے ہیں۔
إِلَّا نَزْرًا- وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ	اور بعض اسکو اس طرح یاد کرتے ہیں جس میں
اللّٰهَ إِلَّا هُجْرًا + وَمِنْ أَعْظَمِ	اخلاص نہیں ہوتا۔
الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ	بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔
وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ	دل کی دولتمندی بہترین دولت ہے۔ اور
وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى	بہترین زادراہ خدا کا ڈر ہے۔
وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ +	بڑی حکمت خدا سے ڈرنا ہے۔

Marfat.com

وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِيْنُ۔
وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ۔ وَ
النِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَالْغُلُوْلُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ۔
وَالسُّكْرُ جَمْرُ النَّارِ۔ وَالشِّعْرُ
مِنْ اِبْلِيْسَ۔ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ
الْاِثْمِ۔ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ
اِبْلِيْسَ۔ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ
مِنَ الْجُنُوْنِ۔ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ
كَسْبُ الرِّبَا۔ وَشَرُّ الْمَآكِلِ
اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ۔ وَالسَّعِيْدُ
مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ۔ وَالشَّقِيُّ
مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ۔ وَاِنَّمَا
يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ
اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ
وَمَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِيْمُهٗ۔ وَ
اَرْبَى الرِّبَا الْكَذِبُ۔ وَكُلُّ
مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ۔ وَسِبَابُ
الْمُؤْمِنِ فِسُوْقٌ۔ وَقِتَالُ
الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ۔ وَاَكْلُ لَحْمِهٖ

جو دل میں بات آئے اُن سب میں سے بہتر
(اسلام پر) یقین اور کفر سے بیزاری ہے۔
بَین کرنے جاہلیت کی بات ہے (یعنی خلاف
اسلام ہے) دھوکہ باز جہنمی ہے۔
مسکرات کا استعمال دوزخ ہے۔ شعر ابلیسی
کام ہے۔ شراب گناہوں کی ماں ہے۔
عورتیں شیطان کے ڈورے ہیں۔
عالم جوانی ایک قسم کا جنون ہے۔ بدترین
کمائیوں سے سود کی کمائی ہے۔
بدترین خوراک یتیم کا مال ہے۔
نیک وہ ہے۔ جو دوسرے کی حالت
سے عبرت حاصل کرے۔ کمبخت
اپنی ماں کے پیٹ میں ہی کمبخت ہوتا
ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کی زمین
میں جانے والا ہے۔ معاملہ کا انجام دیکھنا
چاہئے۔ اور عمل کا مدار انجام پر ہے۔
جھوٹ بڑھنے والی چیز ہے۔ جو آنے والی
چیز ہے۔ وہ قریب ہی سمجھو۔ مومن کی عیب
چینی فسق ہے۔ اور مومن کا قتل کفر
ہے۔ اور اس کی شکایت کرنا خدا کا

مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ - وَحُرْمَةُ مَالِهٖ	گناہ ہے۔ مومن کے مال کی عزت بھی
كَحُرْمَةِ دَمِهٖ - وَمَنْ تَوَكَّلَ	اس کی جان کی سی ہے۔ جو خدا پر بھروسہ
عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ - وَمَنْ صَبَرَ	کرے وہ اس کو کافی ہے۔ جو صبر اختیار
ظَفِرَ - وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ	کرے۔ وہ کامیاب ہوا۔ جو (لوگوں کو)
اللّٰهُ عَنْهُ - وَمَنْ كَظَمَ الْغَيْظَ	معاف کرے خدا اس کو معاف کرے گا۔ اور
يَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَيُضَاعِفُ لَهٗ -	جو غصہ پی جائے۔ خدا اسکو دوگنا اجر دیگا۔
وَمَنْ يَتَصَبَّرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ	جو تکالیف و مصائب پر صبر کرے۔ خدا اس کو
يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ - وَمَنْ يَّتَّبِعِ	اس کا بدلہ دیگا۔ جو ہدایت کو سنکر اس پر
السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ - وَ	عامل ہو۔ خدا اس کی (دعا) کو سنے گا۔ جو
مَنْ يَصُمْ يُضَاعِفِ اللّٰهُ لَهٗ -	(رمضان کے) روزے رکھے اسکا دوگنا اجر لیگا
وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ	اور جو معصیت کرے اس کو عذاب ہوگا۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ + اَللّٰهُمَّ	اے اللہ میری امت کو معاف کر۔ اے اللہ مجھ
اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّتِيْ - اَسْتَغْفِرُ	اور میری امت کو معاف کر۔ اور میں تمہارے
اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ	اور اپنے لئے خدا سے معافی مانگتا ہوں

پھر حضور معہ لشکر روانہ تبوک ہوئے۔ تبوک گاؤں کا نام ہے یا چشمہ کا جس پر آپ بغرض مقابلہ دشمن خیمہ زن ہوئے۔

اس مہم سے واپسی کے بعد آپ پر سورہ براۃ کا نزول ہوا۔ اور حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ آپ جاکر یوم الحج میں اس حکم کو سنادو۔ چنانچہ حضرت علی نے یوم الاضحیہ کو لوگوں کو مخاطب کرکے یوں فرمایا۔

Marfat.com

چوبیسواں خطبہ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلُ	اے لوگو میں رسول اللہ کا تمہاری طرف فرستادہ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ بِاَنْ لَا یَدْخُلُ	ہوں۔ (سنو آئندہ) کوئی کافر کعبہ میں
الْبَیْتَ کَافِرٌ وَلَا یَحُجُّ الْبَیْتَ	داخل نہ ہو۔ اور کوئی مشرک حج نہ کرے
مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ	اور کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے۔
عُرْیَانٌ ـ وَمَنْ کَانَ لَہٗ عَھْدٌ عِنْدَ	اور جن لوگوں کے معاہدات حضور سے
رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَہٗ عَھْدُہٗ اِلٰی اَرْبَعَۃِ	ہیں وہ چار ماہ تک قائم رہینگے۔ اور جن کا
اَشْھُرٍ وَمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ فَلَہٗ مُدَّۃُ	کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ اُنکے لئے بقیہ حرام
بَقِیَّۃِ الْاَشْھُرِ الْحُرُمِ	کے مہینوں کی مہلت ہے۔

اس کے علاوہ حضرت علی رضؓ نے سورۃ برأت کی پہلی دس آیتیں بھی پڑھ کر سنادیں۔

اس ادائیگی فرض کے بعد حضرت علی واپس تشریف لاکر حاضر حضور ہوئے یہی سال ہے۔ کہ جسمیں تمام اطراف و اکناف عرب سے حضور کی خدمت میں وفود آئے۔ اسی واسطہ اس سال کو عام الوفود کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ان مخلصین مومنین نے جنہوں نے عسرت اور تنگی کی گھڑیوں میں آپ کا ساتھ دیا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اب دسواں سال ہجرۃ شروع ہوتا ہے جسکو اسلامی تاریخ میں حجۃ الوداع کا لقب ملا۔ حضور کو قیام امن اور تبلیغ احکام اسلام کی اہمیت پیش نظر ہے۔ اور آپ ایک دم کے لئے بھی اپنے فرض رسالت سے بیفکر نہیں ہیں۔

لہ چونکہ یہ خطبہ آنحضرت کے حکم سے پڑھا گیا۔ گویا یہ آپ کا ہی خطبہ ہے۔

Marfat.com

اسی سال میں آپ نے فراغت حج کے بعد نصاریٰ نجران کو تبلیغ اسلام کی اور وہ باہمی مشاورت کے بعد ایک جماعت کی صورت میں آپ کی خدمت میں مباحثہ کے طور پر حاضر ہوئے۔ اور جانبین میں الوہیت مسیح پر اور اس کے ابطال پر خوب بحث ہوئی۔ بالآخر آیت مباہلہ نے اس کا فیصلہ کیا۔ اور انہوں نے بھی اپنی رضا ظاہر کی۔ چنانچہ حضور معہ حضرت علی و حسنین و فاطمۃ الزہرا حاضر میدان مباہلہ ہوئے مگر نصاریٰ نے آثار غضب خداوندی اپنے پر نازل ہوتے دیکھ کر اس سے گریز کیا اور معافی چاہی اور جزیہ دینا قبول کر کے واپسی کا قصد کیا۔ اور درخواست کی۔ کہ کسی مسلمان نیک بخت کو ہمارے دنیوی معاملات کے تصفیہ کے لئے ہمارے ساتھ بھیجا جائے۔

یہ واقعہ ۱۰ھ ہجری میں ۲۰۔ یا ۲۵۔ ذی الحجہ کو ظہور پذیر ہوا۔ اسی سال میں باذان فرمانفرمائے یمن نے دنیا سے کوچ کیا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس کے بیٹے شہریار کو اس کی جگہ بحال اور قائم رکھا۔ ہاں یمن کے دو شہر اور کچھ اراضی حضرموت کے علاقہ کی۔ بلحاظ ملکی انتظام کے معاذ بن جبل رضؓ کے ماتحت کر دی اور ان کی روانگی کے وقت یوں آپ نے خطبہ فرمایا

چھبیسواں خطبہ

وَقَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ تَقْدِمُ — آپ نے فرمایا دیکھ اے معاذ تم اہل کتاب کی طرف
عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ وَاِنَّهُمْ — جاتے ہو۔ اور وہ تم سے کلید جنت کی نسبت
سَائِلُوْكَ عَنْ مَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ — سوال کریں گے (یعنے پوچھیں گے کہ جنت میں پہنچنے
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ — کی کنجی کیا ہے۔ پس ان کو کہنا۔ کہ جنت کی کنجی

Marfat.com

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّهَا تَخْرِقُ كُلَّ	لاالہ الااللہ ہے۔ اور وہ (یعنے لاالہ الااللہ
شَیْءٍ حَتّٰی تَنْتَهِیَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ	ہر ایک پردہ کو جو درمیان اللہ اور اس کے
وَلَا تُحْجَبُ دُوْنَهٗ مَنْ جَاءَ بِهَا یَوْمَ	بندے میں ہے اٹھا دیتا ہے۔ اور پھر کوئی حجاب
الْقِیٰمَةِ مُخْلِصًا بِكُلِّ ذَنْبٍ۔	گناہ کا بندے اور اللہ کے درمیان قیامت کو
فَقَالَ اَرَاَیْتَكَ مَا سُئِلْتَ عَنْهُ	نہیں ہوگا۔ حضرت معاذ نے کہا کہ اگر مجھ سے
وَاخْتُصِمَ اِلَیَّ مِمَّا لَیْسَ فِیْ كِتَابِ	ایسی باتوں کی نسبت پوچھا گیا۔ اور فیصلہ
اللّٰهِ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْكَ سُنَّةً فَقَالَ	کرنے کی نوبت آئی۔ جس کا مجھے قرآن اور
تَوَاضَعْ لِلّٰهِ یَرْفَعْكَ وَلَا تَقْضِیَنَّ	آپکی سنت سے علم نہ ہو تو پھر میں کیا کروں) آپنے
اِلَّا بِعِلْمٍ فَاِنْ اُشْكِلَ عَلَیْكَ	فرمایا کہ خدا کے حضور گریہ وزاری کرلو کہ خدا تمکو عزت
اَمْرٌ فَاسْئَلْ وَلَا تَسْتَحْیِیْ وَ	دیگا۔ اور کوئی فیصلہ بجز یقین کے مت کیجیو
اسْتَشِرْ ثُمَّ اجْتَهِدْ فَاِنَّ اللّٰهَ	اگر ایسی مشکل آپڑی تو لوگوں سے پوچھو اور مشورہ
عَزَّ وَجَلَّ اِنْ یَعْلَمْ مِنْكَ	کرنے سے مت جھجکو اور پھر اپنے اجتہاد سے
الصِّدْقَ یُوَفِّقْكَ۔ فَاِنِ الْتَبَسَ	بھی کام لو۔ پھر اگر خدا تمہارے میں صدق اور
عَلَیْكَ فَقِفْ حَتّٰی تَتَبَیَّنَهٗ اَوْ	راستی پائیگا۔ تو تم کو توفیق فیصلہ عطا کریگا۔
تَكْتُبَ اِلَیَّ فِیْهِ۔ وَاحْذَرِ الْهَوٰی	اگر کوئی امر تمہارے پر پھر بھی مشکوک رہے تو پھر
فَاِنَّهٗ قَائِدُ الْاَشْقِیَاءِ اِلَی النَّارِ	ٹھہر جا۔ کہ تجھے کوئی راستہ سوجھے۔ یا میری
وَعَلَیْكَ بِالرِّفْقِ ؕ	طرف لکھ دے اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کیجیو

کیونکہ وہ کمبختوں کو آگ کی طرف لیجاتی ہے۔ اور نرمی اور مدارا کو اپنا شعار بنانا۔

آپ نے اب حج کا ارادہ فرمایا۔ جس حج کو حجۃ الوداع سے اسلامی دنیا میں یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اعلان حج کیا گیا۔ اور لوگ اطراف واکناف عرب سے

Marfat.com

مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ہفتہ کے روز تیئیس ذیقعد اور ایک روایت میں پچیس ذیقعدہ کو مدینہ سے نکلکر باہر خیمہ زن ہوئے۔ اور اس سفر میں تمام ازواج مطہرات کے علاوہ ایک سو چوبیس ہزار لوگ ہمرکاب حضور والا تھے لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک لا شریک لک لبیک کے نعرے زمین سے اُٹھ کر آسمان سے ٹکرا رہے تھے۔ یہ قافلہ وارد مکہ ہوا۔ اور طواف کے بعد جمعرات کے دن زوال شمس کے وقت آپ منےٰ کو تمام حاجیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور ظہر عصر مغرب و عشا وہاں ہی ادا کی اور وہاں ہی رات کو شب باش ہوئے۔ علی الصباح جب سورج نکل آیا۔ آپ عرفات کو تشریف لیگئے۔ اور اپنے خیمہ میں جو عرفات کے ایک کونہ پر نصب تھا فروکش ہوئے۔ جب سورج ڈھل گیا غسل کیا۔ اور داخل عرفات ہو کر مندرجہ ذیل خطبہ آپ نے فرمایا۔

چھبیسواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَتُوْبُ اِلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

سب تعریفیں اللہ کی ہیں ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اس سے مدد اور معافی چاہتے اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اپنی نفسوں کی شرارتوں اور بُرے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جسکو خدا ہدایت دے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا رسول اور بندہ ہے

Marfat.com

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَحُثُّكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ وَأَسْتَفْتِحُ اللّٰهَ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي أُبَيِّنْ لَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا فِي مَوْقِفِي هٰذَا - أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَبْدَءُ بِهِ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنَّ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ - وَأَوَّلُ دَمٍ أَبْدَءُ بِهِ دَمُ حَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَهُ بَنِي هُذَيْلٍ فَهُوَ أَوَّلُ مَا أَبْدَءُ بِهِ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ - وَإِنَّ مَآثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ غَيْرَ السَّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ - وَالْعَمَدِ

اے لوگو میں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں - اور میں تمکو اپنے اعمال میں اس کی فرمانبرداری کی تحریک کرتا ہوں اور خدا سے بہترین فیصلہ کی درخواست کرتا ہوں - اسکے بعد اے لوگو میں جو تمہارے پاس بیان کرتا ہوں اسکو سنو - میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد میں تمکو سکیگہ اور اس مقام پر ملوں یا نہ ملوں - اے لوگو جاہلیت کے سب سود موقوف کئے گئے ہیں - اور پہلا سود جس کو میں موقوف کرتا ہوں - عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اور پہلا خون جس کو میں بیان کرتا ہوں حارث بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا ہے -

اس نے بنی لیث کا دودھ پیا اور بنو ہذیل نے اس کو قتل کیا - پس پہلا خون جاہلیت کا ہے - جس کو میں موقوف کرتا ہوں ۔

جاہلیت کی تمام رسوم منسوخ بجز رسم خدمت حجاج اور سقائی کے یعنی پانی پلانے کے -

Marfat.com

بقیہ خطبۃ حجۃ الوداع

قَوَدٌ وَشِبْهُ الْعَمَدِ مَا قُتِلَ
بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ۔ فِيْهِ مِأَئَةُ
بَعِيْرٍ۔ فَمَنْ اِزْدَادَ فَهُوَ مِنَ
الْجَاهِلِيَّةِ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ
بِاَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ
اَنْ يُّطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ
فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ
فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِيْٓئُ زِيَادَةٌ
فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا
وَاِنَّ الزَّمَانَ اسْتَدَارَ فَهُوَ
الْيَوْمَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَاِنَّ
عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ
يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ ثَلٰثَةٌ

اور قتل عمد کی سزا قصاص ہے یعنی خون کا خون
اگر کوئی لاٹھی یا پتھر سے قتل کرے۔ تو وہ شبہ
عمد ہے جسمیں سو اونٹ دیت ہے اور جو اس پر زیادہ
کرے وہ جاہلیت کی رسم ہوگی۔ اے لوگو شیطان
مایوس ہوگیا ہے۔ کہ (اب) تمہاری زمین میں
اسکی پرستش ہو۔ لیکن وہ اس طرح اپنی اطاعت
کی خواہش کریگا کہ تم لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے
اعمال کی پروا نہ کرو۔ تم اس کے (ان حملوں
سے) اپنے دین میں ڈرتے رہو (اور ہوشیار رہو)
اے لوگو۔ مہینہ کو ادھر ادھر کردینا یہ کفر کی
زیادتی ہے۔ اس سے کافر لوگ گمراہ ہوگئے
ایک سال اس کو حلال اور ایک سال اس کو
حرام ٹھہراتے ہیں۔ زمانہ چکر لگاتا ہوا۔ وہ آج
ایسا ہی ہے جیسا کہ (اول روز) خدا نے
زمین و آسمان پیدا کئے مہینوں کی گنتی خدا کے
نزدیک بارہ ہی ہے۔ جب سے کہ اُسنے
زمین و آسمان پیدا کئے۔

چار انمیں سے حرمت کے مہینے ہیں۔ تین تو

Marfat.com

مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ -
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَمُحَرَّمٌ
وَرَجَبُ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى
وَشَعْبَانَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ +
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِنِسَائِكُمْ حَقًّا
وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا فَعَلَيْهِنَّ
اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ
وَلَا يُدْخِلْنَ بُيُوْتَكُمْ
اَحَدٌ تَكْرَهُوْنَهُ اِلَّا بِاِذْنِكُمْ
وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
فَاِنْ فَعَلْنَ فَقَدْ اَذِنَ
لَكُمْ اَنْ تَهْجُرُوْهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَاسْتَوْصُوْا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۔ فَاِنَّهُنَّ
عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا
يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا

تو یکے بعد دیگرے آتے اور ایک اکیلا ہے - تین جو
یکے بعد دیگرے آتے ہیں ذی قعد ذی الحجہ اور
محرم ہیں اور چوتھا ماہ رجب جو جمادی اور شعبان
کے درمیان ہوتا ہے بولو میں نے تم کو پہنچا دیا ہے -
اے لوگو تمہاری عورتوں کے تمہارے پر کچھ حق ہیں
جسطرح کہ تمہارے حق انپر ہیں عورتوں کا فرض ہے کہ وہ
تمہارے بستروں پر خوابگاہوں کو تمہارے غیر سے
ملوث نہ ہونے دیں اور کسی ایسے شخص کو جس کو
تم پسند نہیں کرتے تمہارے گھروں میں داخل
نہ ہونے دیں ہاں تمہاری اجازت سے کوئی
حرج نہیں - اور انکو لازم ہے کہ کوئی بیحیائی کا کام
نہ کریں - اگر وہ بیحیائی کا کام کریں تو میں تمکو اجازت
دیتا ہوں کہ ان کو اپنی خوابگاہوں سے سزا کے
طور پر علیحدہ کر دو اور انکو مار و بھی - مگر ایسا مارنا
جو مضرت رساں نہ ہو اور کسی اعضا کو بیکار
نہ کیا جائے پھر اگر وہ بیحیائی سے رک جائیں تو تمہاری
ذمہ انکا روٹی کپڑا ہوگا - جو درمیانہ رنگ میں
ہو - عورتوں کے لئے بہتری کی وصیت کرو -
کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہیں - اور اپنی جان تک
تم کو دے چکی ہیں

Marfat.com

خدا نے تم کو اپنی امانت دے رکھی ہے اور ایک	إِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ
خدائی حکم سے ان کی شرمگاہیں تمہارے	اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ
پر حلال کی گئی ہیں۔ پس عورتوں کے معاملہ میں	بِكَلِمَةِ - فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي
خدا سے ڈرجاؤ اور انکے لئے بہتری کی وصیت کرو۔	النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوا بِهِنَّ خَيْرًا۔
اے لوگو مومن باہم بھائی بھائی ہیں کسی	أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
شخص کو اپنے بھائی کا مال حلال نہیں مگر ہاں اجاز	إِخْوَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ
اے لوگو میں تم کو پہنچا چکا یعنی پیغام حق۔	أَخِيهِ إِلَّا عَلَى طِيبِ نَفْسٍ أَلَا
اے خدا گواہ رہو۔	هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ
خبردار میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایکدوسرے	أَلَا لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا
کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ میں نے تمہارے میں ایسی	يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
کتاب چھوڑی ہے کہ اگر اس کو مضبوط کرکے	فَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ
پکڑو گے تو تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ تمہارے	أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ
رب کی کتاب ہے۔ لوگو میں تم کو پیغام حق	رَبِّكُمْ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟
پہنچا چکا۔ اے خدا گواہ رہو۔	اللّٰهُمَّ اشْهَدْ!
اے لوگو تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ	أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ
بھی ایک ہے۔ تم تمام آدم کی اولاد ہو۔ اور	وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ
آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔ خدا	لِآدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ
کے نزدیک وہی بزرگ ہے جو زیادہ متقی ہے	إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ
عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر ہاں	وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ
تقوی اور خشیۃ اللہ سے۔ دیکھو حاضر لوگ	إِلَّا بِالتَّقْوَى - أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ

Marfat.com

الغائب — غیر حاضروں کو میرا پیغام پہنچا دیں۔

ايها الناس ان الله — اے لوگو خدا نے ہر ایک وارث کے لیے
قسم لكل وارث نصيبه من — اس کا حصہ میراث مقرر کر دیا ہے۔ اور اس
الميراث ولا يجوز وصية في — کی وصیت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں
اكثر من الثلث۔ والولد للفراش — ہے۔ بچہ باپ کا ہے اور زانی کے لیے پتھر
وللعاهر الحجر — ہے یعنی رجم۔

من ادعى الى غير ابيه او — جو اپنے باپ کو چھوڑ کر اور کو باپ بنائے
تولى غير مواليه فهو ملعون — اور اپنے آقا کو چھوڑ کر اور کو آقا بنائے۔ وہ
لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا — ملعون مردود ہے۔ خدا اس سے کوئی قبول نہیں
والسلام عليكم ورحمة الله — کریگا۔ خدا کا سلام اور رحمت تم پر ہو۔

ستائیسواں خطبہ

روى عن انس بن مالك — انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہمکو رسول خدا
رضی اللہ عنہ قال خطبنا — صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ خدا اس شخص
رسول اللہ صلعم نضر اللہ امرأ — کی مدد کیسے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو
سمع مقالتي فحفظها ووعاها — محفوظ رکھے اور پھر ان لوگوں کو پہنچا سکے
وبلغها من لم يسمعها ثم ذهب — جنہوں نے نہیں سنا اور پھر وہ اسیطرح
بها الى من لم يسمعها فرب — جنہوں نے نہیں سنا وہ بھی پہنچاوے اکثر حامل فقہ
حامل فقه لا فقه له ورب — ہوتے ہیں کہ خود تو نہیں سمجھتے اور اکثر ایسے بھی
حامل فقه الى من هو افقه منه — حامل فقہ ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ
سمجھدار کو بات پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

اٹھائیسواں خطبہ

عن ابن عبادٍ قال کان الذی یصرخ
فی الناسِ بقول رسول اللہ صلعم
وھو علی غرفۃ ربیعۃ بن امیہ
ابن خلف یقول لہ رسول اللہ ۔
قُلْ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ
یَقُوْلُ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ شَھْرٍ
ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ الشَّھْرُ الْحَرَامُ فَیَقُوْلُ
قُلْ لَھُمْ اِنَّ اللہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ
دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا
رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا قَالَ
قُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ یَقُوْلُ اَیُّھَا
النَّاسُ فَھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ
ھٰذَا ۔ فَیَصْرُخُ فَیَقُوْلُوْنَ الْبَلَدُ
الْحَرَامُ فَیَقُوْلُ قُلْ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ
عَلَیْکُمْ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ اِلٰی اَنْ
تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ بَلَدِکُمْ ھٰذَا
ثُمَّ قَالَ قُلْ اَیُّھَا النَّاسُ ھَلْ
تَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَقَالَ
لَھُمْ فَقَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ

عبادہ سے روایت ہے کہ جو شخص لوگوں تک
رسول اللہ کی بات پکار کر عرفات کے دن
پہنچاتا تھا وہ ربیعہ بن امیہ ابن خلف تھا۔
آنحضرت نے اسکو فرمایا لوگوں سے کہو کہ رسول
اللہ فرماتے ہیں۔
تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں
نے کہا کہ شہر الحرام ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ
اُن سے کہدو۔ کہ جس طرح یہ مہینہ حرمت کا
ہے۔ اسیطرح تمہارے پر ایک دوسرے کا خون
اور مال قیامت تک حرام ہے۔
پھر آپ نے فرمایا لوگوں سے پوچھو
کہ تم جانتے ہو۔ یہ کونسا شہر ہے ربیعہ نے چلا کر
پوچھا لوگوں نے کہا کہ حرمت الاشہر آپ نے
فرمایا کہ ان سے کہو کہ خدا نے تمہارے باہم خون
اور مال قیامت تک ایسے ہی حرام کیے ہیں
جس طرح کہ اس شہر کی عزت ہے۔ پھر آپ نے
فرمایا۔ کہ ان سے پوچھو کہ یہ کونسا دن ہے
لوگوں نے کہا۔ کہ
حج اکبر کا دن ہے۔

Marfat.com

ثم قل اِنَّ اللہَ حَرَّمَ علیکُم — آپ نے فرمایا کہ اُن سے کہو کہ تمہارے مال
اَموالکُم وَدِمَاءَکُم اِلٰی اَن تَلقَوا — واموال باہم قیامت تک ایسے ہی قابل
رَبَّکُم کَحُرمَۃِ یَومِکُم ھٰذَا — عزت وحرمت ہیں جس طرح کہ آج کا دن۔

بعض روایات میں آگے یہ الفاظ اور ایزاد کیے گئے ہیں۔

اَلَا فَلیُبَلِّغ شَاھِدُکُم — دیکھو حاضر غیر حاضر کو پہنچا دے کہ میرے
غَائِبَکُم لَا نَبِیَّ بَعدِی وَلَا — بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور تمہارے
اُمَّۃَ بَعدَکُم ثُمَّ رَفَعَ یَدَیہِ — بعد کوئی امت نہیں ہے۔ پھر آپ نے دونوں
حَتّٰی اَنَّہٗ لَیُرٰی بَیَاضُ اِبطَیہِ — ہاتھ اٹھائے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھائی
ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشھَد اِنِّی — دیتی تھی۔ پھر کہا اے اللہ گواہ رہو۔ کہ
قَد بَلَّغتُ۔ — میں پہنچا چکا۔

لوگوں سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اَلَا ھَل بَلَّغتُ ؟ — کیا میں پہنچا چکا یا نہیں۔

سب بول اُٹھے کہ نَعَم نَعَم یارسول اللہ۔ سب نے کہا کہ ہاں ہاں

پھر آپ نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اشھَد — اے اللہ گواہ رہو۔

انہیں خطبوں میں یہ الفاظ بھی صحیح مسلم کے قابل توجہ ہیں جو آپ نے ارشاد فرمائے۔

اِن اُمِّرَ عَلَیکُم عَبدٌ — اگر کوئی نک کٹا حبشی بھی تمہارے پر حاکم
مُجَدَّعٌ اَسوَدُ یَقُودُکُم بِکِتَابِ — ہو اور تم کو کتاب اللہ پر چلائے تو اس کی
اللہِ فَاسمَعُوا لَہٗ وَاَطِیعُوا + — سننا اور اطاعت کرنا۔

اسلام کے اولین فرائض کی نسبت فرمایا۔

Marfat.com

اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ اپنے اللہ کی پرستش کرو۔ پانچوں نمازیں اور وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا رمضان کے روزے ادا کرو۔ میرے احکام اَمَرْتُكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ کی اطاعت کرو۔ اپنے رب کی جنت میں داخل

(زاد المعاد)

ہو جاؤ گے۔ (زاد المعاد)

اسی دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ کا بڑے زور سے اعلان کیا گیا اور تمام دنیا کے سامنے تکمیل دین کی خوشخبری پہنچائی گئی۔

اب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین فخر الاولین والآخرین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان خطبات کے بعد اپنی امت اور حاضرین کو الوداع فرمایا۔ اور قربانی کے سو اونٹ جو تھے ان میں سے بعض کو آپ نے خود ذبح کیا اور باقی حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کئے اور ان کا گوشت پوست سب کو خیرات کرنے کی ہدایت فرمائی تھی کہ مزدوری بھی الگ دی جائے۔ معمر بن عبداللہ بلوا کر آپ نے سر مبارک کے بال منڈوائے ابوطلحہ اور اس کی بیوی ام سلیم کو نوازش سے کچھ آپ نے بال مرحمت فرمائے۔ اور باقی ابوطلحہ نے مسلمانوں میں دو دو اور ایک ایک تقسیم کئے۔ چاہ زمزم پر آپ تشریف لائے اور حضرت عباس کے ہاتھ سے پانی کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔

غرضیکہ ۱۳ تاریخ ذی الحجہ تک جو ایام تشریق ہیں منیٰ میں رمی الجمارہ فرماتے اور ۱۴ تاریخ کو خانہ کعبہ کا آخری طواف کر کے وہیں نماز صبح ادا کی۔ اور قافلہ کو واپسی کا حکم دیا۔ اور خود بھی بنفس نفیس مع انصار و مہاجر عازم طیبہ ہوئے

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

Marfat.com

راستہ میں ایک مقام خُم پر پہنچکر آپنے ایک تالاب کے کنارے ایک خطبہ فرمایا۔ اس واسطے اس خطبہ کو لوگ خم غدیر کے خطبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

انتیسواں خطبہ

امابعد ایہا الناس فانما	حمد و ثنا کے بعد۔ لوگو! میں ایک آدمی ہوں
انا بشر یوشک ان یاتی	ممکن ہے کہ میرے پاس خدا کا فرستادہ آجائے
رسول ربی فاجیب وانا	(یعنی فرشتہ موت) اور مجھے قبول کرنا ہے۔
تارک فیکم الثقلین	میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں۔
اولہما کتاب اللّٰہ	اول کتاب اللہ اسمیں ہدایت اور نور ہے۔ تم
واستمسکوا بہ	لوگ کتاب اللہ کو خوب زور سے پکڑو۔ اور اسی
واھل بیتی اذکرکم	سے تمسک کرو۔ دوسرے میرے اہل بیت [illegible]
فی اھل بیتی۔	کے معاملہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں۔

آخر کا جملہ آپنے مکرر سہ کرر فرمایا۔

بعض کتب احادیث میں جیسے ترمذی اور طبری ہیں اُن میں ایسے الفاظ بھی اس خطبہ میں مروی ہیں جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی منقبت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو سعید کی روایت اس طرح ہے۔

عن ابی سعید قال شکا الناس علی	ابو سعید سے روایت ہے کہ لوگوں نے علی بن
ابن ابی طالب فقام رسول اللّٰہ	ابی طالب کی شکایت کی تو رسول اللہ صلعم
خطیبا فسمعتہ یقول یا ایہا	نے خطبہ پڑھا۔ میں نے سنا کہ آپنے فرمایا۔ اے
الناس لا تشکوا علیا فو اللّٰہ	لوگو علی کی شکایت مت کرو۔ خدا کی قسم

انہ لاخشی الناس فی سبیل اللہ۔	وہ خدا کی راہ میں لوگوں سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

ان روایتوں میں ایک فقرہ ایسا ہے جو امامیہ اور اہل سنت میں مشترک طور پر مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

من کنت مولاہ فعلیؓ مولاہ۔ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔	جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے، اے خدا جو علی کو اپنا دوست سمجھے اس کو تو بھی دوست رکھ۔ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے عداوت کر۔

دراصل حضرت علی یمن کے حاکم مقرر کر کے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ آپ وہاں کے لوگوں کے ہمراہ ہی آکر حجۃ الوداع حضور علیہ السلام کے شامل ہوئے وہاں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا۔ کہ جس سے حضرت علی سے آپ کے ہمراہی ناراض ہوئے اور آنحضرت سے انہوں نے شکایت کی تو آپ نے شکایت کرنیوالوں کو صاف فرمادیا۔ کہ علی کو اس سے زیادہ حق پہنچتا تھا۔ اسی غرض سے یہ خطبہ راستہ میں ہی آپ نے غدیر خم پر فرمایا۔ جسکو صاحب سیرۃ حلبیہ نے اس طرح نقل کیا ہے۔

تیسواں خطبہ

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشَکُ اَنْ یَّاتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاِنِّیْ مَسْئُوْلٌ وَّاَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ	اے لوگو میں تمہارے جیسا آدمی ہوں مجھے قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے بلاوا آئے اور مجھے قبول کرنا ہوگا۔ اور (دیکھو) کہ میں بھی اور تم بھی پوچھے جائینگے۔ تم کیا کہو گے لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دینگے۔ کہ آپنے ہمکو پیغام حق پہنچایا

Marfat.com

وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ فَجَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ صلعم اَلَيْسَ
تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَنَّ جَنَّتَهٗ حَقٌّ وَنَارَهٗ حَقٌّ
وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ
حَقٌّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔
قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ۔ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اشْهَدْ الحديث
ثُمَّ حَضَّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِكِتَابِ
اللّٰهِ وَوَصّٰى بِاَهْلِ بَيْتِهٖ اَيْ فَق
اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ
كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ
وَلَنْ تَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ
الْحَوْضَ وَقَالَ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَمَّا كَرَّرَ عَلَيْهِمْ
اَلَسْتُ اَوْلٰى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ
ثَلَاثًا وَهُمْ يُجِيْبُوْنَهٗ صلعم

وخوب کوشش سے پہنچایا اور آپنے ہمکو نصیحت کی
اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ پھر آپنے فرمایا۔
کہ کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ بجز
خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد اسکا بندہ اور رسول ہے
اور جنت اور دوزخ حق ہیں اور موت
حق ہے۔ اور موت کے بعد جی اٹھنا
حق ہے۔ اور قیامت آنے والی ہے۔
جس میں کچھ شک نہیں اور لوگ قبروں
سے اٹھائے جائینگے۔ سب نے کہا
کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم سب ان
باتوں کا اثبات میں جواب دیتے ہیں۔
تب آپنے فرمایا۔ کہ اے اللہ گواہ رہو جیسا
کہ حدیث میں ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کو
قرآن پر عملدرآمد کی طرف تحریص دلائی اور
اپنے اہل بیت کی نسبت وصیت کی یعنی یہ فرمایا
کہ میں تمہارے بیچ دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور اہل
بیت کو چھوڑتا ہوں۔ یہ دونوں باہم جدا نہیں
ہونگے حتی کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں
پھر آپنے حضرت علی کی نسبت کچھ مکرر سہ کر فرمایا
اور پھر آپنے تین دفعہ فرمایا کہ کیا میں نہیں ہوں تمہارے نفسوں

بِالتَّصْدِيْقِ وَالْاِعْتِرَافِ وَرَفَعَ صلعم يَدَ علىؓ كرّم الله وجهہٗ وَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَاَبْغِضْ مَنْ اَبْغَضَهٗ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَ اَعِنْ مَنْ اَعَانَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَاَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ ۔ {جن فقرات کے نیچے خطوط ہیں انکو بعض صحیح مانتے ہیں اور بعض الحاقی ۱۲}

سے زیادہ محبوب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا اور اعتراف کیا۔ اور حضرت علی کا ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ جو اس کو دوست بنائے تو بھی اسکو دوست ٹھہرا۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا دشمن ہو۔ جو اس کو محبوب رکھے اس کو اپنا محبوب بنا اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا دشمن ہو۔ جو اسکی مدد کرے تو اس کی مدد کر جو اسکی اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت کر جو اسکو ذلیل کرے تو بھی اسکو ذلیل کر۔ اور حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف کہ یہ پھرے

اگرچہ ہمارے امامیہ احباب تو عمرو بن العاص کی نسبت کچھ اور ہی فرماتے ہیں ۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے نہایت شرح صدر سے یہ چند ابیات حضرت علی کی خدمت میں بطور تہنیت پیش کئے ۔

یاٰل محمد عرف الصواب	آل محمدؐ میں نیکی کا ہونا صاف بات ہر کسی
وفی ابیاتهم نزل الکتاب	نہیں انہیں کے گھروں میں کتاب اللہ نازل ہوئی ہے
وهم حجج الاله علی البرایا	وہ خلق اللہ میں اس کی حجت ہیں ۔ اُن
بهم وبجدّهم لا یستراب	میں اور انکے دادا کی بزرگی میں کسیکو شک نہیں
ولاسیما ابوحسن علی	بالخصوص ابوحسن علی ۔ اس کا لڑائی میں وہ
له فی الحرب مرتبة تهاب	درجہ ہے کہ جس سے دشمن کانپتا ہے ۔
طعام سیوفه مهج الاعادی	دشمنوں کی جانیں اس کی تلواروں کا کھانا ۔

وفیض دم الرقاب لھا شراب　اور ان کی گردنوں کا خون اس کا پانی ہے

وضربتہ کبیعتہ بخم　اس کی ضرب کے سامنے گردنیں ایسی جھکتی ہیں

معاقدھا من القوم الرقاب　اور عہد و پیمان رکھتی ہیں جیسا کہ بیعت خم کے وقت قوم کی گردنیں جھک گئیں۔

علی الدر والذھب المصفی　علی در یگانہ اور خالص سونا ہے۔ اور

وباقی الناس کلھم تراب　اور لوگ مقابلۃً مٹی ہیں۔

ھو البکاء فی المحراب لیلاً　وہ راتوں کو محراب میں رونے والا اور سخت

ھو الضحاک اذا اشتد الضراب　لڑائی میں بڑا ہنسنے والا ہے۔

ھو البناء العظیم و فلک نوح　وہ بنا عظیم کشتی نوح اور باب اللہ ہے۔

وباب اللہ وانقطع الخطاب　اس سے زیادہ اور کیا خطاب ہوگا جو دیا جائے

غرضیکہ یہ قدوسیوں کا گروہ حضرت سرور کائنات کے ہم رکاب منازل طے کرتا ہوا مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ میں آکر شب باش ہوئے۔ آفتاب کا نکلنا تھا کہ حضور علیہ السلام کی سواری مدینہ منورہ میں داخل ہوئی۔ اور سواد مدینہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو زبان مبارک سے دہرایا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اس کے بغیر کوئی

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ　معبود نہیں۔ وہ یکتا اور لاشریک ہے [illegible]

وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ　اسی کا ملک اور وہی قابل ستائش ہے۔ وہ ہر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰیِبُوْنَ۔ تَائِبُوْنَ　ایک چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹتے ہیں اور توبہ کرتے

عَابِدُوْنَ۔ سَاجِدُوْنَ۔　اور عبودیت کا اظہار کرتے اور سجدے کرتے

لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔　اپنے خدا کی حمد بیان کرتے ہوئے۔

Marfat.com

صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اپنے بندہ کی نصرت کی۔ اور دشمنوں کی جماعتوں کو ایک ایک کر کے شکست ہوئی۔

اب ١٠ھ ہجری کا آغاز ہوتا ہے۔ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تعمیل حجۃ الوداع میں ہو چکی ہے۔ خدا اور اس کی مخلوق کو اپنی تبلیغ پر گواہ ٹھہرا چکے ہیں۔ لوگ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ آپ نے تمام احکام اسلام ہم تک پہنچا دیئے۔ اب جب نبوۃ اپنا فرض ادا کر چکی اللہ تعالیٰ بھی اپنا حکم اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا فرما چکا۔ تو آپ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ کے مطابق زیادہ تر تسبیح و تہلیل و استغفار میں بسر فرماتے۔ حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی آپ ارشاد فرما چکے کہ شاید تم مجھ کو اسکے بعد آئندہ نہ دیکھ سکو۔

اسی سال آپ غزوہ احد کے شہدا کی قبروں پر جا کر اُن سے بھی اسی طرح رخصت ہوئے جسطرح زندوں سے۔ اور ان پر نماز جنازہ بھی پڑھی۔ اس کے بعد بھی آپ نے ایک خطبہ میں اپنی رخصت ہونیکا قرب بیان فرمایا۔

تیسواں خطبہ

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ نَعٰی اِلَیْنَا نَبِیُّنَا وَحَبِیْبُنَا نَفْسَہٗ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ۔ فَلَمَّا دَنَی الْفِرَاقُ جَمَعَنَا فِیْ بَیْتِ اُمِّنَا عَائِشَۃَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ایک مہینہ قبل اپنی رحلت سے اپنے مرنے کی خبر دی۔ تو ہم اس قرب موت کے دنوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے

Marfat.com

وشدد فدمعت عينه وقال
مرحبًا بكم رحمكم الله آواكم
الله حفظكم الله رفعكم الله
نفعكم الله وفقكم الله
سلمكم الله رحمكم الله
قبلكم أوصيكم بتقوى
الله وأوصى الله بكم و
أستخلفه عليكم وأؤديكم
إليه - إني لكم نذير وبشير
لا تعلوا على الله في عباده
وبلاده فإنه قال لي ولكم
تلك الدار الآخرة نجعلها
للذين لا يريدون علوًا في
الأرض ولا فسادًا والعاقبة
للمتقين - وقال أليس في جهنم
مثوى للمتكبرين - فقلنا متى
أجلك قال قد دنى الفراق و
المنقلب إلى الله وإلى سدرة
المنتهى

آپ نے ہمکو خوب دیکھا۔ اور آپکی آنکھوں میں
آنسو آگئے۔ اور فرمایا خوش آمدید۔ خدا تم پر رحم کرے
خدا تمکو اپنی پناہ میں رکھے۔ خدا تمہارے حافظ ہو۔ خدا تمہارے
مراتب اعلیٰ کرے۔ خدا تم کو سود مند ٹھہرائے۔ خدا تمکو
نیک اعمال کی توفیق عطا کرے۔ خدا تم کو سلامت رکھے
خدا تم لوگوں پر رحمت کرے۔ خدا تمکو قبول فرمائے۔
میں تم کو تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور تمہارے
لئے اس سے نیکی کی سفارش کرتا ہوں۔ اور اسکو
تمہارے پر خلیفہ ٹھہراتا ہوں۔ اور اسکے سپرد کرتا ہوں
میں تمہارے لئے بشیر و نذیر ہو کر آیا ہوں۔ دیکھو خدا کے بندوں
میں اونچی مت کرو۔ اور اسی طرح اسکے بندوں اور
شہروں میں بھی مت کرو۔ اسنے مجھے اور تمکو یہ فرمایا ہے کہ یہ دار آخرت
انہیں لوگوں کے لئے ہے۔ جو کہ زمین میں تکبر اور فساد نہیں
کرتے۔ اور انجام کا نیک لوگوں کے لئے بہتری ہے۔ اور
اسنے فرمایا ہے کہ کیا جہنم متکبروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟
پھر ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ آپکا وصال کب ہوگا۔
تو آپ نے فرمایا۔ کہ [illegible]
اور میں اللہ اور سدرۃ المنتہیٰ کی طرف جانے
والا ہوں۔

الحاصل آپ ۲۸ صفر [illegible] کے وقت [illegible] بیمار تشریف

لے گئے اور واپسی کے وقت جناب کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی۔ یہ رات حضرت میمونہ کی باری تھی۔ اور بدھ کا دن تھا پانچ روز تو آپ متواتر اس ناسازی طبیعت میں باری باری ہر ایک بی بی کے گھر تشریف لے جاتے رہے پیر کے روز حضرت عائشہ کے حجرہ میں تشریف لائے ۔ ازواج نے اجازت دی کہ آپ یہاں ہی قیام فرماویں ضعف اس قدر ہو گیا تھا۔ کہ آپ چل نہیں سکتے تھے چنانچہ حضرت علی اور حضرت عباس آپ کو تھام کر حضرت عائشہ کے حجرہ تک لائے۔

جب تک حضور میں طاقت رہی مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لاتے۔ سب سے آخری نماز آپ نے مغرب کی پڑھائی جس میں والمرسلات عرفا قرات فرمائی۔ عشا کا وقت آیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز ہو چکی۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضور کا انتظار ہے۔ چنانچہ لگن میں پانی ڈلوا کر آپ نے غسل کیا۔ آپ نے اٹھنا چاہا تو غش ہو گیا۔ اسی طرح چند بار نماز کی نسبت پوچھا اور غسل کیا۔ مگر اٹھنے پر غش آجاتا۔ آخرش تیسری دفعہ جب اسی طرح غش کے بعد افاقہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ابو بکر نماز پڑھائیں۔ اس وقت حضرت عائشہ نے اپنے باپ کے رقیق القلب ہونے کا عذر کیا۔ مگر آپ نے اپنے حکم کو بحال رکھکر پھر بھی یہی حکم دیا۔ کہ ابو بکر نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد کئی روز تک آپ کے ضعف کے سبب ابو بکر ہی نماز پڑھاتے رہے۔ وفات سے پانچ روز پہلے آپ کی طبیعت میں کچھ سکون ہوا۔ آپ نے سات مشکیزوں سے غسل فرمایا۔ اور حضرت عباس اور حضرت علی آپ کو تھام کر مسجد میں لائے۔ حضرت ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ کی آہٹ پاکر حضرت ابو بکر پیچھے ہٹ گئے آپ نے اشارہ سے روکا۔ اور کھڑے رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ حضرت

Marfat.com

ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے اور جماعت پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک خطبہ دیا۔

اکتیسواں خطبہ

عَنْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ	ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے
جَلَسَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ	اور فرمایا۔ کہ ایک بندہ ہے۔ کہ اسکو
أَنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ	خدا نے اختیار دیا ہے۔ کہ خواہ وہ دنیا
أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا	اور اسکی بافیہا کو قبول کرے۔ اور خواہ وہ
مَا شَاءَ۔ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ	اسکو قبول کرے جو اللہ کے پاس ہے۔
فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ فَبَكَى	اس بندہ نے جو خدا کے پاس ہی اسکو قبول کیا
أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ فَدَيْنَاكَ	(اس بات کو سنکر) ابوبکر رو پڑے اور کہا ہمارے
بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَا	ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ (راوی
رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا	کہتا ہے) ہم نے ابوبکر کے اس کلمہ سے
لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا	تعجب کیا اور کہا کہ اس بڈھے کو دیکھو کہ
إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ	کہ آنحضرت صلعم تو کسی ایک آدمی کا ذکر
اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ وَيَقُولُ	کرتے ہیں۔ اور یہ کہتا ہے۔ فدیناک
فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا	بابائنا و امہاتنا
فقر فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ هُوَ	پھر اس نے یعنی ابوبکر نے کہا کہ وہ مختار
الْمُخَيَّرُ (وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ	خود حضور ہی ہیں (راوی کہتا ہی کہ ابوبکر
أَعْلَمَنَا بِهِ) فقر رَسُولُ اللّٰهِ	ہم سب سے نبوۃ کی ادا کو سمجھنے والا تھا) آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ان امنّ الناس علیّ فی صحبتہ ومالہ ابوبکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام لا یبقین خوخة فی المسجد الا خوخة ابی بکر

صلے اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس کے مال اور صحبت کا سب سے زیادہ میں ممنون ہوں۔ وہ ابوبکر ہے۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا۔ تو ابوبکر ہی تھا۔ مگر اسلامی اخوة دوستی سے کہیں زیادہ ہے۔ کوئی دریچہ مسجد کی طرف بجز ابوبکر کے دریچے کے نہ رہنے پائے۔

بتیسواں خطبہ

عن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ قال لما کان یوم الاثنین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاصبا رأسہ الی الصبح وابو بکر یصلی بالناس۔ فلما خرج رسول اللہ تفرج الناس فعرف ابو بکر ان الناس لم یفعلوا ذلک الا لرسول اللہ فنکص علی مصلاہ۔ فوضع رسول اللہ یدہ فی ظہرہ

ابوبکر بن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ کہ جب دوشنبہ کا دن تھا۔ تو آنحضرت صلعم صبح نماز کو سر کو باندھے ہوئے تشریف لائے۔ اور ابوبکر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ تشریف لائے تو لوگ کشادہ ہوگئے۔ ابوبکر نے جان لیا کہ لوگ آنحضرت صلعم کی خاطر کشادہ ہوئے ہیں) اور وہ اپنی نماز کی جگہ سے پیچھے کو لوٹے آنحضرت نے ابوبکر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا

Marfat.com

وَقَالَ صَلِّ بِالنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِلٰی جَنْبِہٖ فَصَلّٰی قَاعِدًا عَنْ یَمِیْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَکَلَّمَہُمْ رَافِعًا صَوْتَہٗ حَتّٰی خَرَجَ صَوْتُہٗ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ یَقُوْلُ اَیُّہَا النَّاسُ سُعِّرَتِ النَّارُ وَاَقْبَلَتِ الْفِتَنُ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا تُمْسِکُوْنَ شَیْئًا اِنِّیْ لَمْ اُحِلَّ اِلَّا مَا اَحَلَّ لَکُمُ الْقُرْاٰنُ وَاِنِّیْ لَمْ اُحَرِّمْ عَلَیْکُمْ اِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْقُرْاٰنُ۔ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مِنْ کَلَامِہٖ قَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرَاکَ قَدْ اَصْبَحْتَ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ وَفَضْلِہٖ کَمَا تُحِبُّ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَخَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ اِلٰی اَہْلِہٖ

اور فرمایا لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ اور خود حضور ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابوبکر کی سیدھی طرف آپ نے نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو آنحضرت لوگوں سے مخاطب اور متوجہ ہوئے۔ اور بڑی اونچی آواز سے لوگوں سے باتیں کیں یہاں تک کہ آپ کی آواز مسجد کے دروازہ سے باہر سنائی دیتی کہ لوگو دوزخ بھڑکائی گئی ہے اور فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آتے دکھائی دیتے ہیں سو اللہ کی قسم میں نے تمکو کوئی چیز نہیں دی۔ اور نہیں حلال کی مگر وہی جو قرآن نے حلال کی اور میں نے تمہارے پر کوئی چیز حرام نہیں کی مگر وہی جو قرآن نے حرام کی۔ جب آنحضرت صلعم اپنی کلام سے فارغ ہوئے تو ابوبکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ میں دیکھتا کہ آپ خدا کے فضل اور اس کی نعمت سے مالامال ہو گئے۔ جیسا کہ آپ چاہتے تھے۔ اس کے بعد آنحضرت داخل حجرہ ہو گئے اور ابوبکر رضہ اپنے گھر کو سدھارے۔

Marfat.com

تینتیسواں خطبہ

عن ابن عباس عن اخیہ الفضل بن عباس قال جاءنی رسول اللہ فخرجت الیہ فوجدتہ موعوکا قد عصب راسہ فقال خذ بیدی یا فضل فاخذت بیدہ حتی جلس علی المنبر ثم قال ناد فی الناس فاجتمعوا الیہ فقال اما بعد ایہا الناس فانی احمد الیکم الذی لا الہ الا ہو و انہ قد دنا منی حقوق من بین اظہرکم فمن کنت جلدت لہ ظہرا فہذا ظہری فلیستقد منہ ومن کنت شتمت لہ عرضا فہذا عرضی فلیستقد منہ الا ان الشحناء لیست من طبعی ولا من شانی و ان

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپکو دیکھکر باہر نکل آیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کو بخار ہے۔ آپ سر کو پٹی باندھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ فضل میرا ہاتھ پکڑ لے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا تا کہ آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو بلاؤ چنانچہ لوگ آگئے آپ نے فرمایا کہ لوگو میں تمہارے سامنے اس معبود برحق کی تعریف کرتا ہوں جس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ مطالبہ حقوق کا وقت قریب آگیا ہے۔ پس جس کو میں نے کوڑا مارا ہو میری پیٹھ موجود وہ آگے نکل آئے (اور کوڑا مار لے) اور جس کی میں نے آبرو ریزی فحش بات سے کی ہو۔ وہ بھی آگے نکل کر (اپنا بدلہ) لے دیکھو بخل میری طبیعت میں نہیں۔ اور نہ ہی میری شان ہے

Marfat.com

أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ مَنْ أَخَذَ مِنِّي حَقًّا إِنْ كَانَ لَهُ أَوْ حَلَّلَنِي فَلَقِيتُ اللّٰهَ وَأَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ۔ وَقَدْ أَرَى أَنَّ هٰذَا غَيْرُ مُغْنٍ عَنِّي حَتّٰى أَقُومَ فِيكُمْ مِرَارًا

تم میں سے وہ شخص میرا محبوب ترین ہے جو اپنا حق مجھ سے لے لے یا مجھ کو معاف کرے تاکہ میں اپنے اللہ سے ہلکا پھلکا خوش خوش ملاقات کروں میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ یہ مسئلہ حقوق مجھ سے ضرور ہو گا خواہ کتنی مدت میں تم میں رہوں۔

چونتیسواں خطبہ

قَالَ الْفَضْلُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَعَادَ لِمَقَالَتِهِ الْأُولٰى فِي الشَّحْنَاءِ وَغَيْرِهَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي عِنْدَكَ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ قَالَ أَعْطِهِ يَا فَضْلُ فَأَمَرْتُهُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ وَلَا يَقُلْ فُضُوحُ الدُّنْيَا أَلَا إِنَّ فُضُوحَ الدُّنْيَا أَيْسَرُ مِنْ فُضُوحِ الْآخِرَةِ۔ فَقَامَ

فضل کہتے ہیں پھر آپ (منبر سے) اُترے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر دوبارہ منبر پر بیٹھے اپنی پہلی بات شحناء وغیرہ کا اعادہ کیا۔ ایک آدمی اُٹھا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے آپ کے ذمہ تین درہم ہیں۔
آپ نے فضل سے کہا کہ اس کو دیدو چنانچہ میں نے دیدیئے اور وہ آدمی بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا جس شخص کے پاس کوئی چیز ہو (امانت ہو یا کچھ اور) وہ ادا کر دے۔ اور دنیا کی فضیحت کا کچھ خیال نہ کرے کیونکہ دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت آسان ہے۔

Marfat.com

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ۔
عِنْدِي ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ غَلَلْتُهَا
مِنْ سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَلِمَ غَلَلْتَهَا
قَالَ كُنْتُ إِلَيْهَا مُحْتَاجًا۔ قَالَ
يَأْخُذُهَا مِنْهُ يَا فَضْلُ ثُمَّ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ خَشِيَ مِنْ نَفْسِهِ
شَيْئًا فَلْيَقُمْ أَدْعُ لَهُ فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَكَذَّابٌ
إِنِّي لَفَاحِشٌ وَإِنِّي لَنَؤُومٌ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ صِدْقًا
وَإِيمَانًا وَأَذْهِبْ عَنْهُ النَّوْمَ
إِذَا أَرَادَ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنِّي لَكَذَّابٌ وَإِنِّي لَمُنَافِقٌ
وَإِنْ شَيْءٌ إِلَّا جَنَيْتُهُ فَقَامَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
فَضَحْتَ نَفْسَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
فُضُوحُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ

ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول
اللہ میرے پاس تین درہم ہیں جو خدا کے
رستے میں خرچ کرنے سے میں نے چھپا رکھے
ہیں۔ آپ نے فرمایا کس لئے تم نے کیوں چھپائے۔
اسنے کہا کہ مجھے انکی ضرورت تھی۔ آپنے فرمایا کہ
فضل اس سے (وہ درہم) لے لو۔ پھر آپنے فرمایا
کہ اے لوگو اگر کسیکو اپنی نفس سے کچھ ڈر ہو (یعنی
اپنے نفس کی برائیوں سے مجبور ہو) وہ کھڑا ہو تاکہ
میں اس کے لئے دعا کروں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا
اور کہا یا رسول اللہ میں بہت جھوٹ بولتا۔
بیحیائی کا کلام کرتا اور بہت سونے والا ہوں۔
آپنے فرمایا اے اللہ اسکو سچائی کی توفیق اور ایمان کا نور
عطا فرما۔ اور اس کی نیند کو کھودے جبکہ وہ چاہے
پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ
میں بہت جھوٹا اور منافق ہوں میں نے
کوئی گناہ نہیں چھوڑا حضرت عمر نے کھڑے
ہو کر کہا کہ بھلے مانس تو نے (یہ باتیں کہکر) اپنے
آپکو رسوا کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے
خطاب کے بیٹے دنیا کی رسوائی عاقبت
کی رسوائی سے آسان تر ہے (آپنے دعا کے

Marfat.com

نَصُوحِ الْآخِرَةِ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ کے طور پر اس شخص کے لئے فرمایا) اے اللہ
صِدْقًا وَاِیْمَانًا وَصَبِّرْ اس کو سچائی اور ایمان عطا فرما اور اس کا معاملہ
اَمْرَہٗ اِلَی الْخَیْرِ فَقَالَ عمر کَلِمَۃً بالخیر انجام کو پہنچا اس دعا کو حضرت عمر نے
فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ سنکر فرمایا) کہ ہاں کہتا جا (حضرت عمر نے
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ مَعِیْ وَاَنَا بہ اسواسطے فرمایا۔ کہ رحمۃ للعالمین جبکہ
مَعَ عُمَرَ دعا فرمارہے ہوں۔ تو پھر اپنی برائیاں
بیان کرنے میں کمی مت کر کہتا چلا جا) حضرت عمر کے اس بات کے کہنے سے)
آنحضرت صلعم ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ عمر میرے ساتھ اور میں عمر کے ساتھ ہوں
غالباً یہ تبر کی پیشینگوئی ہے کہ اب بھی میرے ساتھ اور بعد از موت بھی

صاحب سیرۃ حلبیہ نے ایک اور خطبہ انہیں ایام بیماری کا نقل کیا ہے۔
جو ہم یہاں لکھتے ہیں۔ اور اس کا سبب یوں بیان کیا ہے۔ کہ جب حضور کی
بیماری نے طول پکڑا تو انصار بے تابانہ مسجد کے آس پاس چکر لگاتے اور
آپ کی خیریت کی آرزو رکھتے کہ سنی جائے۔ چنانچہ آپ کی اس حالت کو حضرت
علی حضرت عباس اور حضرت فضل نے حضور کی خدمت میں بیان کیا۔
چنانچہ آپ حضرت علی پر سہارا لئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور حضرت
عباس اور فضل بھی آگے آگے جا رہے تھے۔ آپ سب سے نیچی زینہ پر منبر کے
بیٹھ گئے۔ اور اپنے سر کو پٹی باندھی ہوئی تھی۔ بعد از حمد و ثنا آپ نے لوگوں کو مخاطب
کیا۔ جو آپ کو دیکھکر جمع ہو گئے تھے۔

Marfat.com

پینتیسواں خطبہ

أَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تَخَافُونَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ هَلْ خَلَدَ نَبِيٌّ قَبْلِي فِيمَنْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَأَخْلُدَ فِيكُمْ أَلَا وَإِنِّي لَاحِقٌ بِرَبِّي وَأَنْتُمْ لَاحِقُونَ بِهِ فَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ فِيمَا بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ السُّورَةَ وَإِنَّ الْأُمُورَ تَجْرِي بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ أَمْرٍ عَلَى اسْتِعْجَالِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ أَحَدٍ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰهَ غَلَبَهُ وَمَنْ خَادَعَ اللّٰهَ خَدَعَهُ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ

اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ہراساں ہو رہے ہو بھلا بتاؤ تو سہی کہ کوئی نبی جو میرے سے پہلے آئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی اب تک اپنی امت میں موجود ہے۔ دیکھو میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔ میں تمکو اولیں مہاجریں کے ساتھ حسن سلوک اور انکو بھی باہم نیکی اور حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والعصر ان الانسان الخ معاملات خدا کے حکم کے ماتحت جاری و ساری رہینگے کسی معاملہ میں جو دیر میں ہونیوالا ہے۔ اس کی نسبت جلدی مت کرنا۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کسی کی جلدی کے لیے جلدبازی نہیں کرتا۔ جو خدا کی بادشاہت چاہتا ہے خدا اس کو غالب کریگا۔ جو خدا سے دھوکا کرتا ہے۔ خدا اس کو اس کی جزا دیگا۔ دیکھو خبردار تم لوگ اگر والی ہوجاؤ تو زمین میں فساد اور قطع رحم نہیں کرنا۔ میں تم کو انصار سے

Marfat.com

خیرًا فانہم الذین تبوّؤا و
والایمان من قبلکم ان
تحسنوا الیہم الم یشاطروکم
فی الثمار الم یوسعوا لکم
فی الدیار الم یؤثروکم
علٰی انفسکم وبہم الخصاصۃ
الا فمن ولی ان یحکم بین
رجلین فلیقبل من محسنہم
ولیتجاوز عن مسیئہم۔ الا
ولا یستأثروا علیہم الا فانی
فرطکم وانتم لاحقون بی
الا وان موعدکم الحوض۔ الا
فمن احب ان یردہ علیّ غدًا
فلیکفف یدہ ولسانہ الا فیما
ینبغی۔ یا ایہا الناس ان الذنوب
تغیر النعم فاذا برّ الناس
برّت ائمتہم واذا فجر الناس
عقوا ائمتہم۔

بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ انصار
وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمان ہونے اور تم
کو مکان دینے میں تمہارے [illegible] کی جگہ
تمہاری طرف سے اُن کے ساتھ کوئی حسن
سلوک ظہور پذیر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے
تم کو اپنے پھل پھول میں حصہ دار نہیں
بنایا۔ انہوں نے تمہارے لئے اپنے گھروں کو وسیع
نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی جانوں سے تمکو ترجیح
نہیں دی جبکہ وہ خود بھی فقیر اور محتاج تھے دیکھو
اگر تم میں سے کوئی شخص دو آدمیوں میں حاکم ہو تو تمکو چاہیے
کہ انکے محسن کا (عذر) قبول کرے اور اسکے گناہوں سے
چشم پوشی کرو دیکھو تم انصار پر اپنے آپ کو ترجیح مت دو
دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تم میرے پاس آنیوالے ہو
تمہارا اور میرا وعدہ حوض کوثر پر ملنے کا ہے۔ پس جو
شخص چاہتا ہے کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملے پس
چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ (ظلم سے) اور اپنی زبان
[illegible] سے [illegible]۔ مگر مناسب امر میں ہرج
نہیں۔ لوگو! گناہ (خدا کی نعمتوں) کو بدل دیتے ہیں
جب لوگ نیک ہوں تو انکے پیشوا بھی نیک ہوتے ہیں۔ جب لوگ فاجر و فاسق ہوں تو
اُن کے پیشوا بھی (خدا کے) نافرمان ہوتے ہیں

Marfat.com

ان خطبات میں حضور نے تمام احکام الہی کو وقتاً فوقتاً پورا کیا۔ باوجودیکہ مرض کی شدت ہی۔ مگر حضور اپنی امت کے غم سے دم بھر کے لئے بھی فارغ نظر نہیں آتے۔ اللہ اللہ کیسا استقلال ہے حضرت عائشہ سے روایت ہی۔ کہ جب بیماری کی شدت اور سخت گھبراہٹ تھی۔ آپ کبھی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لیتے اور کبھی اٹھا دیتے۔ اس گھبراہٹ میں بھی شرک سے بیزاری کا اظہار فرماتے لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاریٰ یہود اور نصاریٰ پر خدا کی لعنت کہ انہوں نے اتخذوا قبور انبیائہم مساجد اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ یعنی انہیں سجدہ کرتے ہیں اور ان کو معبود بناتے ہیں۔

بعض روائتوں میں انہیں ایام کے یہ جملہ بھی مروی ہیں۔

اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

مرض میں شدت اور تخفیف ہوتی رہی۔ جس دن حضور نے وفات پائی (دوشنبہ) تو اس روز طبیعت کو کسیقدر سکون تھا۔ حضور نے مسجد کی طرف سے پردہ اٹھا کر نمازیوں کو صبح کے وقت دیکھکر تبسم فرمایا۔ اور پھر پردہ ڈالدیا۔ یہ سب سے آخری موقعہ ہے کہ صحابہ نے حضور کی زیارت کی۔ ضعف اس قدر بڑھ گیا تھا۔ کہ آپ اچھی طرح پردہ بھی نہیں ڈال سکے

جوں جوں آفتاب نکلتا آپکی بےچینی اور اضطراب بڑھتا کبھی غش کبھی ہوش آتا حضرت فاطمہ اس حالت کا مشاہدہ کرکے بے اختیار کہہ اٹھتیں واکرباہ اس حالت میں اکثر زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلتے مع الذین انعم اللہ علیہم (ان لوگوں کے ساتھ جنپر خدا نے انعام کیا) اور کبھی فرماتے اللھم فی الرفیق الاعلیٰ (اے خدا بڑے رفیق میں)

Marfat.com

وفات سے پہلے عبدالرحمٰن بن ابوبکر ہاتھ میں مسواک لئے ہوئے آئے۔ آپ نے مسواک
کو بغور دیکھا اور حضرت عائشہ جنکے سینہ پر آپ سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ آپ
کی مسواک کی خواہش تاڑ گئیں۔ چنانچہ مسواک لیکر انہوں نے اپنے مُنہ سے اس کو نرم
کر کے آپ کو دی اور آپ نے تندرستوں کی طرح مسواک اور کلی کی۔ اب یہ آخر وقت
محبوب خدا کا ہے۔ آواز میں کھرکھراہٹ ہے لب مبارک ہلے تو آواز آئی۔
الصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (یعنی نماز اور غلاموں کی حفاظت کرو)
گھبراہٹ میں پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرہ مبارک پر پھیر لیتے۔ بالآخر ہاتھ
اٹھا کر انگلی سے اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا (بل الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى (یعنی اب اور کوئی
نہیں بلکہ وہ بڑا رفیق درکار ہے) یہی فرما رہے تھے کہ ہاتھ لٹک گئے اور آنکھیں
بند ہو گئیں اور روح اقدس عالم قدس کو سدھار گئی۔ اللھم صل علی محمد و
آل محمد و خلفاء محمد و ذریۃ محمد و اھل بیت محمد و بارک و سلم انک حمید مجید
یہ خاتمہ بالخیر ہے اس پاک ہستی کا جسکے اخلاق و آداب بیان کرنے کے لئے کئی
دفتر بھی مکتفی نہیں ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو کچھ اُس نے کہا تھا کر دکھایا وہ مصیبت
اور تکالیف کے سیلابوں سے کس طرح جوانمردی اور اولوالعزمی سے ثابت قدم رہ کر اپنے پاک
مقاصد کو پورا کر کے یہاں سے سدھارے

وہ بامراد اور کامیاب ہوا اُس نے جو باغ اپنے ہاتھ سے لگایا وہ برا بھرا اور عین
موسم بہار میں اس کو ثمر ور چھوڑ کر الوداع کہہ گیا۔

وہ دنیا کو باغ بہشت بنا کر رہا اس نے تہذیب و تمدن، اخلاق و آداب دیانت داری ایمانداری
خدا شناسی کسی پہلو کو ناقص نہیں چھوڑا۔ آج کوئی قوم دنیا میں کہہ سکتی ہے۔ کہ
اس نے آپکے وجود باوجود سے فیض نہیں اُٹھایا۔ کوئی ملک ہے جو اس کے نور سے

Marfat.com

مستفیض نہیں ہوا۔ ناشکری منہ سے انکار کریں تو کریں مگر حقیقۃً اسی نے دنیا کو نجات دی اور نجات کی راہ دکھلائی۔

اب زمانہ آخر کو پہنچ رہا ہے مگر اس کے نور کی ضیاء باریاں چاروں طرف ہیں اس کے زریں اصول اس کے صحیح قواعد دنیا میں سرایت کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو زمانہ مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید ۝

از مؤلف

محمد بلغ عالم را بہارے — بہار اندر بہار اندر بہارے
گرامی گوہر اولاد آدم — کمال آدمیت را مدارے
نجابت خانہ زاد گوہر او — شرافت را بذاتش افتخارے
ز فیضش جملگی سیراب گشتہ — منور شد ز نورش ہر دیارے
چہ خوشتر دین و آئین اد ترتیب — کہ زو شد دین و دنیا استوارے
علمبردار توحید خداوند — برآوردہ ز غیر اللہ دمارے
ز چین و ہند تا اقصای مغرب — غلامانش قطار اندر قطارے
بخط انقیادش سر نہادہ — ہمہ از جان و دل پروے نثارے
سلام اللہ علیہ کل آن
بر آلش ہم بر اصحابش کبارے

تمت

محمد عبد اللہ خان عفی عنہ

کتبہٗ احقر العباد سید احمد ابن محمد مظفر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ ساکن ... ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

[illegible] آپس [illegible] اظہار
[illegible] مذاہب [illegible] روا داری کا
سلوک [illegible] کیا [illegible] ترجمہ ساتھ دیا گیا ہے۔

قیمت فی جلد ۸ ر

ویداور قرآن کا مقابلہ

اس کتاب میں قرآن کریم اور وید کی تعلیم
ان کی [illegible] زبان اور تاثیر و نتائج کو پیش کر کے
یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن کریم کے بالمقابل ویدوں
کی تعلیم [illegible] اور ان میں [illegible]
کی تعلیم [illegible] فصاحت و بلاغت [illegible]
[illegible] قرآن کریم کے
تعلیم [illegible] کیا گیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] یعنی [illegible] تین

[illegible] یعنی

[illegible] حالات [illegible] کی

[illegible] یگانہ محبوبیت مقبول

[illegible] شریعت [illegible] طریقت و

[illegible] معرفت زبان [illegible] حرمین

[illegible] مولوی سید

[illegible]

[illegible] دکن

[illegible]

[illegible] زبان [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید
جمالِ ہم نشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

صوفیائے کرام و رؤسائے عظام و نکتہ دانِ ہر خاص و عام کی خدمت میں التماس ہے کہ حضرت فرید الدہر۔ قطبِ دوراں۔ غوثِ زماں۔ مخزنِ شریعت معدنِ طریقت و حقیقت۔ مستغرقِ بحرِ شہود۔ محبوبِ ربّ الودود و حاجی حرمین شریفین۔ مرشدنا۔ ہادینا۔ مولٰنا۔ مولوی سید محمد غوث علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز پانی پتی جن کی شان میں

دُرِ دریائے تجریدے گلِ بستانِ تفریدے
بشکل و صورتِ انساں نمایاں فاعلمہٗ

کہنا بے جا نہیں ہے۔ یہ عاصی پُر معاصی واقف الرحمن انسپکٹر نمک [illegible] و حال انسپکٹر محکمہ ٹرمنل ٹیکس میونسپل کمیٹی صوبہ دہلی نظر کردہ خاص [illegible] صاحب موصوف ہے۔ اور ان کے گلستانِ طریقت کا خوشہ چین ہے [illegible] دہ و [illegible] نام کتاب لاجواب مشمولہ مختصر حالات [illegible] سرا [illegible] مولٰنا سید محمد غوث علی شاہ صاحب

Marfat.com

نور اللہ مرقدہ موسوم بہ

سیرۃ غوثیہ

تالیف کرکے پیش کرتا ہے جس میں صداقت و بلاغت کے [illegible]
معاش و معاد کے طریقے۔ ریاضت و عبادت کے فضائل۔ اولیائے
عظام کی کرامتیں۔ اہل اللہ کی شناختیں مستند و معتبر [illegible] کی
خوش اسلوبی سے منضبط کی ہیں۔ یہ کتاب اہل تصوف اور اہل عرفان
کی جان ہے۔ تو اس کا مطلب اہل ذوق و شوق کا ایمان ہے۔ گندم نما
جو فروش جو فقیری کا دم بھرتے ہیں۔ اور بھولے بھالے دنیا طلب
کو دام تزویر میں پھنساتے ہیں۔ ان کی کسوٹی ہے۔ خدا شناسی کا
وسیلہ اور خود شناسی کا آلہ ہے۔

اہل دنیا کے واسطے ان کے مطالعہ سے [illegible]
ہیں فوائد عظیم حاصل ہونے کے راز مضمر ہیں۔ اور [illegible]
جو مثال پروانہ شمع طریقت ہیں [illegible]
ہیں ان کو خاص کر اس کے پڑھنے سے [illegible]
کتاب کی اشاعت کا مقصد [illegible]
اور ضلالت میں گم گشتہ ہو [illegible]
ان کو اخلاق اور اعمال کی [illegible]
جاوے۔ احقر کو [illegible]

ملازمت پر ہے۔ خلق اللہ کی خدمت اور اہل اللہ کی عظمت اپنا مسلک ہے۔ بدیں وجہ ایک معتدبہ رقم اس کی اشاعت میں صرف کی ہے۔ اور باوجود مستذکرہ بالا تمام خوبیوں کے قیمت بنا بر فائدہ رسانی خلق اللہ بہت ارزاں رکھی ہے۔ اور یہ تہیہ کرلیا ہے کہ جو رقومات اس کتاب کی فروخت سے وصول ہوں گی۔ اُن کو حضور کے سالانہ عرس شریف میں صرف کیا جاوے گا۔ اس لئے خریداروں کی ایک طرح سے بالواسطہ عرس میں شرکت ہوجاوے گی۔ اور وہ داخل حسنات ہوں گے۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنینگے۔

اور وہ اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ ضرور رجوع الی اللہ ہوں گے اور اُن کی دولت کا ایک جزو کارِ حسنہ میں صرف ہوگا جو اُن کے لئے موجب برکت ہوگا ؎

خوشا عمرے کہ باشد در عبادت

خوشا دولت کہ باشد صرف وحدت

چونکہ اس ہیچمدان کے لئے یہ پہلا موقعہ تالیف کا ہے۔ اور عبارت میں غلطی ہونا اقتضائے بشریت ہے۔ بمصداق

اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ

کوئی بشر غلطی سے مبرا نہیں اگر اس ناچیز سے بھی کوئی فروگذاشت یا لغزش ہوگئی ہے تو ارباب کرم والا ہمم کی ذات ستودہ صفات سے امید ہے کہ از راہِ عنایت غلطی سے چشم پوشی کرکے تصحیح کرکے عاجز کو مطلع فرمائیں گے۔ اور احقر کی

Marfat.com

حوصلہ افزائی کریں گے۔ اور دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے

بر کریمان کارہا دشوار نیست

فقیر حقیر

واقف الرحمٰن

انسپکٹر ٹنگ پنشنر ساکن محلہ رودگران

اندرون مدرسہ ارادتمند خان۔ دھلی

Marfat.com

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا فتاح نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے

قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

جناب تقدس مآب برہان الشریعت سلطان الطریقت گنج حقیقت بحر معرفت عمدۃ الابرار قدوۃ الاخیار سلطان الاصفیاء تاج الاولیا۔ محرم حریم جلال شاہد بزم وصال مستغرق بحر توحید سیاح بادیہ تجرید وتفرید حاجی سید مولوی محمد غوث علی شاہ صاحب نور اللہ اسرارہ حسنی وحسینی نسبا حنفی مذہبا قادری چشتی نقشبندی سہروردی طریقاً تھے۔ آپ کا سلسلہ نسبی تینتیس واسطے سے حضور سرورِ کائنات۔ فخر موجودات شفیع المذنبین سید المرسلین۔ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہوتا ہے۔ جو ذیل میں درج ہے۔

سید محمد غوث علی شاہ بن سید احمد حسن عرف احمد علی بن سید ظہور حسین عرف ظہور محمد بن سید محمود عرف محمد علی بن سید حامد حسین عرف حامد علی۔ بن حمید علی عرف حمید الدین بن سید ابو سعید معروف انوار الحسن بن سید مصلح الدین عرف ناصر الحسن بن سید مبارک حقانی بن سید محمد نور عرف سید محمد شاہ بن سید شمس الدین عرف محمد اعظم بن سید شاہ امیر عرف عبد اللہ حسن بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن صوفی ابو الفضل بن سید سیف الدین عرف سید عبد الوہاب بن حضرت۔

Marfat.com

قطب آفاق شیخ المشائخ خلیفۃ اللہ غوث الثقلین محبوب سبحانی محی الدین شیخ
عبدالقادر جیلانی بن سید ابوصالح بن سید موسےٰ بن سید ابی عبداللہ ثالث
بن سید محمد زاہدی بن سید محمد اوچی بن سید داؤد بن سید موسیٰ دوم بن
سید عبداللہ ثانی بن سید الموسےٰ الجون بن سید عبداللہ بن سید حسن مثنیٰ
عرف سید محمد بن امام حسن بن حضرت علی و فاطمۃ الزہرا بنت فخر عالم احمد
مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت سیدنا مولانا مرشدنا سید محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ موضع استہاون میں ماہ رمضان المبارک ۱۲۱۹ھ میں بروز جمعہ
تولد ہوئے۔

حبذا فیض حضرت سرمد	مرحبا اے ظہور ذات احد
بارک اللہ اے ستودہ صفات	رشک فردوس از تو شد مولد
خوش رسیدی بسیر ملک وجود	مظہر لم یلد و لم یولد

حق نے بھیجا اس لئے اُس ذاتِ عالی جاہ کو
تاکہ پہنچے فیض اُن سے ہر گدا و شاہ کو

نور سے اُس کے منور ہے سمک سے تا سما
فیض حاصل ذات سے اُن کی ہے مہر و ماہ کو

ہادیٔ راہ حقیقت رہبر ہنا و پیر
کی ہدایت خلق میں اُس نے ہر اک گمراہ کو

حضور قبلہ و کعبہ کے والد ماجد اور جد امجد کو بھی ولایت حاصل تھا
اور آپ کی والدہ ماجدہ مادر زاد صاحب جذب و مجذوب تھیں [illegible]
اپنے والد ماجد سے جو بڑے کامل اور مکمل تھے فیض باطنی حاصل [illegible]

Marfat.com

سید ابوالحسن آپ کے چچا زاد بھائی نادر زاد ابدال تھے اور مثل ابدالوں کے پرواز کر کے چلے جاتے تھے۔ ایک روز حضرت قبلہ و کعبہ نے عالم طفولیت میں دیکھا کہ سید ابوالحسن پرواز کر گئے اور نظروں سے غائب ہو گئے۔ یہ ماجرا عجیب و غریب دیکھکر والدہ صاحبہ سے عرض کیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا یہ اسرار کی بات ہے کسی سے کہنے کی بات نہیں ہے جب آپ سن شعور کو پہنچے تو حضور کے والد ماجد سید احمد علی صاحب نے آپ کو دہلی بلا لیا۔ آپ نے جناب امام المحدثین مقتدائے دین متین جامع علوم ظاہری و باطنی مولٰنا مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب و مولٰنا شاہ محمد اسحاق صاحب سے بخوبی تعلیم حدیث و فقہ حاصل کی علم ہیئت و دیگر علوم ظاہری و باطنی میں آپنے کمال حاصل کیا۔ کتب منطق و دینیات مولوی فضل امام صاحب خیرآبادی سے پڑھیں جب مولوی صاحب راہی ملک بقا ہوئے آپ نے یہ کہکر ترک تحصیل کیا ؎

چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ
یہ جنگل ہے وہ جس میں کانٹا نہیں ہے

جب ہی جاکے مکتب عشق میں مقام فنا لیا ۔۔۔ وہ جو کچھ پڑھا تھا نیاز نے تیرے غم میں وہ سب بھلا دیا

مولوی قلندر علی صاحب جلال آبادی سے مثنوی مولٰنا روم پڑھی۔ جب اس شعر کی نوبت آئی ؎

قال را بگذار مردِ حال شو
پیشِ مردِ کامل پامال شو

اس کے معنی ظاہری سن کر فرمایا قال تو سمجھ میں آگیا کچھ حال فرمائے وہ کیا ہے مولوی قلندر علی صاحب اس پر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا یہ تو ہم کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اسی دن سے آپ نے مثنوی پڑھنی چھوڑ دی۔ چونکہ تھوڑی سی عمر میں

Marfat.com

ذاتِ حق کا شوق پیدا ہوگیا تھا ابتدا سے ذاتِ ایزدی نے اپنا عشق و محبت ایسا عطا فرمایا تھا کہ روزِ ازل کاتبِ تقدیر نے آپ کی لوحِ پیشانی پر خطِ تجرید و تفرید کھینچ دیا تھا۔

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو — عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
عقل کے مدرسے سے اٹھ عشق کے میکدہ میں آ — جامِ فنا و بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

جس طرح کہ بغیر نبی اور پیغمبر کے امت کو ہدایت نہیں ہوتی اسی طرح راہِ طریقت و حقیقت بغیر پیر و بیعت کے طے ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

پیر باشد نردبانِ آسمان
تیرِ پراں از کہ گردد از کمان

اول قبلہ و کعبہ نے بیعت رسمِ خاندان کے موافق اپنے والدِ بزرگوار سے کی انہوں نے ان اوراد و اشغال اور ذکر و فکر کے طریقوں کی جو سینہ بسینہ طریقہ عالیہ قادریہ میں یکے بعد دیگرے نسلاً بعد نسلاً چلے آتے تھے تعلیم فرمائی حضرت کے جدِ امجد آپ کو دہلی میں حاجی لعل صاحب کے پاس لے گئے جو مولانا فخر الدین صاحب فخرِ عالم چشتی نظامی کے خلیفہ تھے جب ان کی خدمت میں پہنچے تو یہ بزرگ سرو قد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ

تیرے دیدار کی ہم کو تھی تمنا سو تجھے
لوگ دیکھیں گے وہاں ہم نے یہاں دیکھ لیا

اور نہایت خلوص و تپاک سے کہا کہ بھائی لڑکے میں مدت سے منتظر تھا جو تمہاری امانت ہمارے پاس تھی ہم نے [illegible]

از راہِ باطن ایسے مہربان ہوئے کہ ہم کو اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہ رہی اور محویت کا عالم طاری ہوگیا ؎

ہوشم بنگاہے بُردجانانہ چنیں باید
یک جرعہ خرابم کردپیمانہ چنیں باید

جب خداوندکریم کو اپنا فضل منظور ہوتا ہے تو خود بخود اس کے ظہور کا سامان مہیّا ہوجاتا ہے ؎

خود بخود آں بُت عیار ببر می آید
نہ بزور و نہ بزاری نہ بزر می آید

فرماتے تھے آٹھ روز تک اس عنایت کا اثر طرفین روز بروز ضبط ہوگیا۔

حجابِ رُخ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا
باقی نہ رہا پھر کوئی جھگڑا من و تکا
اُن کو تو نظر غور سے دیکھا تو ہمیں ہیں

اس کے بعد جب کسی بزرگ نے ازراہِ توجہ یا القائے فیض پہنچایا سب سمندر کی طرح سینکڑوں دریا فیضانِ باطنی کے وجود میں سماتے چلے گئے طلب روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ بعدہٗ آپ کے پدر بزرگوار آپ کو سید فدا حسین رسول شاہی کی خدمت میں لے گئے۔ اور شاہ صاحب سے کہا ؎

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

شاہ صاحب کی نسبت بڑی زبردست تھی قلندر مشرب تھے اکثر جذب کی حالت میں رہتے تھے اور فرماتے تھے۔

من نورِ ذاتِ حقم اے صاحب بصیرت
درصورتم اگرچہ از خاک آفریدہ
درصورتم نظر کن اندر مُرقّعِ خلق
نقاشِ دستِ قدرت نقشِ مرا کشیدہ

Marfat.com

من جلوہ گاہے ذاتم ہم مظہر صفاتم — ہم اصل کائناتم از نور حق آفریدہ

شاہ صاحب ایک نظر میں قلب ماہیت فرما دیتے تھے انھوں نے متوجہ باطن سے مالا مال کر دیا اور بیعت کیا رومال سبز اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا اور اپنے مرید خاص میاں توکل حسین شاہ سے چھڑا اور کنٹھا کہربائی منگا کر عطا کیا اور فرمایا

ہم عشق کے بندے ہیں مذہب سے نہیں واقف — گر کعبہ ہوا تو کیا بت خانہ ہوا تو کیا

جب درد نہ ہو دل میں کیا عشق مزا دیوے — کہنے کو بھلا کوئی دیوانہ ہوا تو کیا

شاہ فدا حسین صاحب ظاہرا پابند شریعت نہیں تھے مگر حقیقت میں بڑے بلند مرتبہ تھے۔

میان عاشق و معشوق رمزے ست — کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

عاشقان را سر وحدت دادہ ئی — عارفان را دیدہ بینا کردہ ئی

شجرہ خاندان سہروردیہ رسول شاہی

آقائے نامدار فخر کون و مکان احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہٗ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعدہٗ حضرت امام حسن بعدہٗ حضرت امام حسین بعدہٗ حضرت زین العابدین بعدہٗ حضرت امام محمد باقر بعدہٗ حضرت امام جعفر صادق بعدہٗ حضرت امام موسیٰ کاظم بعدہٗ حضرت امام علی موسیٰ رضا بعدہ خواجہ معروف کرخی بعدہٗ خواجہ سری سقطی بعدہٗ شیخ جنید بغدادی بعدہٗ خواجہ ممشاد دینوری بعدہٗ خواجہ احمد بعدہٗ خواجہ عبداللہ دینوری بعدہٗ شیخ وجیہ الدین سہروردی بعدہٗ شیخ ضیاء الدین بعدہٗ شیخ شہاب الدین سہروردی بعدہٗ خواجہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی بعدہٗ خواجہ رکن الدین ابوالفتح بعدہٗ شیخ جلال الدین بخاری بعدہٗ شاہ احمد کبیر جلال بخاری بعدہٗ شاہ راجو بعدہٗ شاہ داؤد قریشی بعدہٗ خواجہ اسحق بعدہٗ شاہ محمد گوشہ نشینی بعدہٗ شاہ بھجن بعدہٗ شاہ میرن بعدہٗ شاہ اللہ داد بعدہٗ شاہ رزاق

Marfat.com

بعدہٗ شاہ مرتضےٰ بعدہٗ شاہ اسمٰعیل بعدہٗ شاہ سخی حبیب اللہ بعدہٗ شاہ داؤد مصری بعدہٗ سید رسول شاہ بعدہٗ شاہ نعمت اللہ بعدہٗ شاہ محمد حنیف بعدہٗ شاہ فدا حسین بعدہٗ سید محمد غوث علی شاہ رحمت اللہ علیہم اجمعین۔

چونکہ حضور پر ابتدا سے ذاتِ ایزدی نے اپنا عشق اور محبت ایسا عطا فرمایا تھا کہ رات دن ذکر و شغل میں محو و مستغرق رہتے تھے اور ہزاروں کوس اہل باطن کی تلاش میں تنِ تنہا پیادہ پا سفر کرتے تھے موضع بابری میں میر اعظم علی شاہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ میر صاحب بڑے باکمال صاحب ذوق و حال۔ عابد کامل اور عارف واصل تھے حضور سے نہایت خُلق اور محبت سے پیش آئے۔ ایک دفعہ میر صاحب بابری سے سونی پت کو جاتے تھے اثنا راہ میں جب دریا جمنا پر پہنچے ملاحوں نے کشتی لگانے سے انکار کیا آپ اسی وقت پار اتر گئے تا عبور دونوں طرف پانی رکا رہا۔ اور بعد عبور بھی پھٹا رہا۔ جس وقت آپ نے لنگر مارے اسی وقت دریا کا پانی باہم مل گیا۔ جب ملاح کشتی لیکر اس جانب آیا اور آپ سے استفسار کیا تو آپ نے فرمایا۔ ع

ترا کشتی آورد ما را خدا

خدا میں سب کچھ قدرت ہے کچھ عرصہ تک حضور کا قیام میر صاحب کے ہاں رہا۔ ایک روز میر صاحب نے ازراہِ عنایت فرمایا کہ سید صاحب جو زمین اور باغ ہمارے ہیں ان میں سے تم کچھ لے لو۔ آپ نے فرمایا۔

من نخواہم مال و جاہ و طمطراق | سوز خواہم درد خواہم اشتیاق

سیر نگشت چشم من از نظر جمال تو | ہست درون جان من تشنگی خیال تو

بعد چند یوم سید اعظم علی شاہ صاحب نے آپ کو بیعت کر کے خرقہ خلافت سے مشرف فرمایا اور اپنی اولاد کو تبرکاً آپ کے ہاتھ پر بیعت شرعی کرا دیا۔ تجرد آپ

Marfat.com

کے طریقہ کا یہ ہے۔

شجرہ خاندان قادریہ عالیہ

اول جناب سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہٗ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ بعدہٗ حضرت خواجہ حسن بصری بعدہٗ خواجہ حبیب عجمی بعدہٗ حضرت داؤد بعدہٗ حضرت معروف کرخی بعدہٗ حضرت خواجہ سری سقطی بعدہٗ حضرت شیخ جنید بغدادی بعدہٗ حضرت ابو بکر شبلی بعدہٗ حضرت ابو الواحد بعدہٗ حضرت ابو الفرح طرطوسی بعدہٗ حضرت ابو الحسن علی قرشی ہکاری بعدہٗ حضرت خواجہ ابو سعید مبارک مخزمی بعدہٗ قطب الآفاق شیخ الشیوخ غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بعدہٗ حضرت عبد الرزاق بعدہٗ حضرت ابو صالح بعدہٗ حضرت شاہ احمد بعدہٗ حضرت شہاب الدین بعدہٗ حضرت شمس الدین بعدہٗ حضرت علاؤ الدین بعدہٗ حضرت نور محمد بعدہٗ حضرت محمود بعدہٗ حضرت عبد الجلال بعدہٗ حضرت بہاول بشیر قلندر بعدہٗ حضرت شاہ معالی عرف ابو المعالی بعدہٗ سید مقیم محکم الدین بعدہٗ سید امیر بالا پیر بعدہٗ سید عبد اللطیف بعدہٗ درویش محمد بعدہٗ حضرت احمد شاہ بعدہٗ حضرت عبد اللطیف بعدہٗ حضرت مدح شاہ بعدہٗ حضرت سید اعظم علی شاہ بعدہٗ حضرت سید محمد غوث علی شاہ بعدہٗ مولوی انور جان بعدہٗ واقف الرحمٰن۔

جب حضور کو خاندان قادریہ کے سیر و سلوک و کیفیات سے بخوبی حظ وافر حاصل ہو چکا۔ ایک روز آپ نے پیر صاحب سے کہا کہ سیدنا ہو نیا اب فرمایئے کیا کریں جوش شوق سے نعرہ ہل من مزید بلند ہے اور درد طلب سے جگر پاش پاش ہے۔

من قماش فروش دلِ صد پارہ خویشم
تختے بر دانہ دل گذرد ہر کہ بہ پیشم

میر صاحب نے کمال الطافت سے فرمایا کہ میرٹھ میں میاں حبیب اللہ شاہ رونق افروز ہیں جو نقشبندی ہیں اُن سے ملاقات کرو۔ اور استفادہ حاصل کرو۔ حضرت قبلہ میرٹھ پہنچے اور وہاں مولوی نیاز علی صاحب جو شاہ صاحب کے خلیفہ اوّل تھے سے۔ مولوی صاحب نے حضرت کا ذکر در بارہ بیعت حبیب اللہ شاہ صاحب سے کیا میاں صاحب نے فرمایا کہ جب ہم کہیں اُس دن تم اُن کو ملاقات کے واسطے لانا۔ چند یوم بعد میاں حبیب اللہ شاہ صاحب نے یاد فرمایا حضرت قبلہ وکعبہ اُن کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ بہت سے اشخاص موجود تھے اور کوئی دعوت طعام کی تقریب تھی۔ صاحبِ خانہ کو آدمیوں کی کثرت دیکھکر گونہ اضطراب ہوا شاہ صاحب نے نظرِ باطن سے حقیقت معلوم کرلی اور فرمایا یہ خدائی دعوت ہے خوب شکم سیر کر کھاؤ چنانچہ وہ کھانا باوجود آدمیوں کی کثرت کے بچ گیا اور سب شکم سیر ہو گئے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے حضرت قبلہ کو بیعت کیا اور توجہ کامل دی۔ شاہ صاحب نے اُس وقت چند مریدانِ خاص سے جو وہاں موجود تھے فرمایا ہرگز ان کے جسم کو ہاتھ نہ لگانا یہی عالی ظرف دریا نوش ہیں کہ اس توجہ کا تحمل کر گئے ورنہ اور دوسرے طالب کا اس وقت جگر شق ہو جاتا۔

خدا بینی نہ کار ہر کسے ہست
کہ سرگردان درین کار سینہ جہانیست

مولوی نیاز علی صاحب کا قول ہے کہ شاہ صاحب بار بار فرماتے تھے کہ جیسے طالب کی ہم کو تلاش تھی ویسے ہی سید غوث علی شاہ ملے۔ سچ ہے طالب کامل جس طرح شیخ کامل کے جویاں ہوتے ہیں اسی طرح شیخ کامل بھی طالبِ کامل

Marfat.com

کے خواہاں ہوتے ہیں

عاشقان ہرچند مشتاق جمال دلبراند　　دلبران بر عاشقان از عاشقان عاشق تراند
حسن می نازد بعشق و عشق می نازد بحسن　　آرے آرے این دو معنی یکدیگراند

اکثر شاہ صاحب یہی فرماتے تھے کہ غوث علی شاہ صاحب کے بطون کو جہاں تک ہم نے دیکھا اور سمجھا دریائے بے پایاں پایا انتہا کا پتہ ہرگز نہیں لگا۔
ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ایک سال حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں رہے جب سلوک نقشبندیہ طے ہو گیا اس وقت شاہ صاحب نے خلعت خلافت عطا فرمایا اور کہا ؎

اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری　　ہرچند وصفت میکنم لیکن از آن بالاتری
آفاق را گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام　　بسیار خوباں دیدہ ام اما تو چیزے دیگری
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی　　تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

شجرہ خاندان نقشبندیہ مندرجہ ذیل ہے

اوّل حضور سراپا نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعدہٗ حضرت سلمان فارسی بعدہٗ حضرت امام قاسم بعدہٗ حضرت امام جعفر صادق بعدہٗ حضرت بایزید بسطامی بعدہ حضرت ابوالحسن خرقانی بعدہٗ حضرت بوعلی فارمدی طوسی بعدہٗ خواجہ یوسف ہمدانی بعدہٗ حضرت عبدالخالق غجدوانی بعدہٗ حضرت خواجہ عارف ریوگری بعدہٗ خواجہ محمود بعدہٗ خواجہ علی بعدہٗ خواجہ بابا بعدہٗ خواجہ میر کمال بعدہٗ خواجہ بہاؤالدین نقشبندی بعدہٗ خواجہ علاؤالدین بعدہٗ خواجہ یعقوب بعدہٗ خواجہ عبداللہ احرار بعدہٗ خواجہ محمد زاہد بعدہٗ خواجہ درویش محمد بعدہٗ خواجہ خواجگی امکنگی بعدہٗ خواجہ باقی اللہ بعدہٗ

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی بعدہٗ محمد معصوم بعدہٗ حضرت سیف الدین بعدہٗ سید نور محمد بعدہٗ حضرت مرزا مظہر جان جاناں بعدہٗ شاہ غلام علی بعدہٗ شاہ ابوسعید بعدہٗ حضرت حبیب اللہ شاہ بعدہٗ حضرت مولوی سید محمد غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید حبیب اللہ شاہ کا گزر میرٹھ کی منڈی میں ہوا وہاں ایک پری پیکر خوش منظر طائف اچپل نامی رہتی تھی نہایت حسین اور خوش آواز تھی۔ اس وقت وہ بڑی سریلی آواز سے گا رہی تھی اگرچہ شاہ صاحب سماع سے محترز تھے مگر اس وقت اس کی آواز پسند آئی اور اس پر دل سے ایسے مہربان ہوئے کہ تائب ہوگئی اور اس نے گانا بجانا سب ترک کردیا اور آپ سے بیعت کرلی۔ آپ کے فیضانِ صحبت سے اس پر ایسا جذب غالب ہوا کہ تا دمِ زیست جذب کی حالت میں بسر کی

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق — گر ملک باشد سیاہستش ورق
فضلِ ساعت کار یک سالہ کند — نارِ ابراہیم را لالا کند

بعد حصولِ خلافت ایک روز حضور نے بکمالِ ادب و تعظیم حضرت حبیب اللہ شاہ کی خدمت میں عرض کی

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد — احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنِ من زباں شود ہر موٗ — یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

جو کچھ آپ کی توجہ اور عنایتِ باطنی سے ہم پر گزرا اور منکشف ہوا اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا مگر ذاتِ باری جو بیچوں اور بے چگوں اور بے رنگ ہے اور جس کی طلب ہے اس کا پتہ نہیں لگا۔

بس بے رنگ است یارِ دلخواہ اے دل — قانع نشوی بہ رنگ ناگاہ اے دل

Marfat.com

جہاں محو شد و ہیچ رویت نشناخت   دل در خوں گشت و خاک کویت نشناخت

کچھ عرصہ کے بعد جب آپ سید اعظم علی شاہ کی خدمت میں پہنچے اور سید صاحب موصوف سے حضرت امیر الدین شاہ صاحب کے اوصاف حمیدہ سنے تو حضور کے دل میں ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ یہ بزرگ خاندان چشتیہ میں بڑے باکمال تھے۔ بوڑیہ کے قریب قلندر صاحب کے چلہ کشی کے مکان میں رہتے تھے حضرت قبلہ اُن کی خدمت میں پہنچے اُس وقت شاہ صاحب کی عمر ایک سو پچاس برس کی تھی۔ کشف ان کا آئینہ کمال تھا اور کرامت انکی شاہد حال تھی۔ ایک روز بکمال عنایت نظر باطن سے متوجہ ہوئے اس توجہ سے آپکا قلب آئینہ دار مجلّے ہوگیا اور ہر طرف جلوہ ذات و صفات حق نظر آنے لگا۔ خیال خودی اور ہستی دفعتاً مٹ گیا۔

خویشتن را جلوہ کردی اندریں آئینہ ہا • آئینہ اسمے نہادی خود باظہار آمدی
حسن خود ہم خود نمودی اندریں آئینہ ہا   آئینہ کیسو نہادی خود بگفتار آمدی

جو شراب وحدت یار کا مجھے اُس نے جام پلا دیا
تو میں کیا کہوں بس ایک آن میں غم دو جہاں کو بھلا دیا
نہ تو ہستی اپنی نظر پڑی نہ وجود غیر کی سد رہی
کہا دل نے سب میں وُہی وُہی جو خیال غیر مٹا دیا
وہی انجمن وُہی ساز ہے وہی آپ ساز نواز ہے
وُہی رازداں وُہی راز ہے جو دوئی کا پردہ اُٹھا دیا
وہی مہر میں وہی ماہ میں وہی ماہرویوں کی چاہ میں
وہی نور چشم سیاہ میں ہمیں پیر راہ نے بتا دیا

پانسو کوس تک تمام عالم بے حجاب نظر آنے لگا۔

Marfat.com

یک دم چو رسی بصحبت اہلِ کمال
افزوں بشمر از عبادت یکصد سال

صحبت چہ قدر اثر پذیر است دریاب
از شمع شود شمع منور فی الحال

توجہ دینے کے بعد شاہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ اکبر ذاتِ ذوالجلال نے سیدوا تا تم کو کیا عالی ظرف بنایا ہے کہ اگر میری اس توجہ کے مقابل ستون آہن ہوتا تو وہ بھی ہل جاتا۔ پتھر ہوتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ تم بڑے دریا نوش ہو پھر ایسے مہربان ہوئے کہ بیعت کر کے اپنے طریقہ کے تمام اشغال اور اوراد کی تعلیم فرمائی اور سلوک چشتیہ طے کرایا بے شمار عزیمت معہ ترکیب زکوٰۃ اور عملیات ونقشہ جات جن کے بے انتہا فوائد ہیں۔ بتائے اور سینکڑوں کشتہ جات جن کے اثرات اور فوائد بیان سے باہر ہیں۔ بنانے سکھائے

شجرہ خاندان چشتیہ مفصّل ذیل ہے

حضور سراپا نور فیض گنجور شفیع المذنبین امام المتقین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعدہٗ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بعدہٗ حضرت خواجہ حسن بصری۔ بعدہٗ حضرت عبد الواحد بعدہٗ حضرت فضیل بن عیاض بعدہٗ حضرت سلطان ابراہیم ادہم بعدہٗ حضرت حدیفۃ المرعشی بعدہٗ حضرت ہبیرۃ البصری بعدہٗ حضرت ممشاد دینوری بعدہٗ حضرت ابو اسحاق شامی چشتی بعدہٗ خواجہ احمد چشتی بعدہٗ حضرت محمد بزرگ چشتی بعدہٗ خواجہ قطب الدین ابدل بعدہٗ حضرت ابی یوسف بعدہٗ حضرت مودود چشتی بعدہٗ خواجہ حاجی شریف زندنی بعدہٗ حضرت خواجہ عثمان ہاردنی بعدہٗ ولی ہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی۔ بعدہٗ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی۔ بعدہٗ خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر بعدہٗ خواجہ یعقوب چشتی بعدہٗ حضرت جوہر چشتی۔ بعدہ حضرت

Marfat.com

شیخ سلیم چشتی بعدہٗ حضرت شاہ فیض اللہ چشتی بعدہٗ شاہ مصطفےٰ چشتی بعدہٗ حضرت خواجہ غلام احمد چشتی بعدہٗ حضرت غلام اولیا چشتی بعدہٗ حضرت شاہ امیر الدین چشتی بعدہٗ حضرت مولوی سید محمد غوث علی شاہ۔ بعدہٗ مولوی امو جان بعدہٗ واقف الرحمٰن۔

مدتے دکن میں آپ ایک درویش سے مستفیض ہوئے یہ درویش فنّ عمل اور فن صنعت میں کامل تھے حضرت قبلہ نے فرمایا ایک روز ایک شخص ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی گائے گم ہوگئی تھی۔ انھوں نے اپنی ہتیلی پر پندرہ کا نقش لکھکر اس جانب جس طرف گائے گئی تھی اپنا ہاتھ دکھایا تہوڑی دیر مین گائے دوڑی ہوئی چلی آئی۔ ہم کو بھی اس نقش کی ترکیب بتائی ایک دن ان بزرگ نے حضرت قبلہ وکعبہ کی بڑی تعریف کرنی شروع کی اور کہا کہ آپ جانتے ہین کہ ہم کو فنِ کیمیا مین بڑا دخل ہے۔ مگر آپ نے ہم سے سوال نہیں کیا حضور نے فرمایا ؎

قناعت توانگر کند مرد را

خبر کن حریص جہان گرد را

رزق کی جستجو مین سرگردان رہنا اور کیمیا پر بھروسہ کرنا کم از کم ہمارے نزدیک درست نہین خداوند عالم اپنے بندون کا خود کفیل ہے عابد و زاہد فاسق و فاجر کا خود ہی رزق رسان ہے۔

ولیکن خداوند بالا و پست	بہ عصیان در رزق بر کس نہ بست
گر تو خواہی ورنہ خواہی رزقِ تو	پیش تو آید دوان از عشق تو
از مرگ میندیش و غم رزق مخور	کین ہر دو بوقت خویش ناچار رسد
ور بہر سر آنکہ غم نانے دارد	وز بہر نشست آشیانے دارد

Marfat.com

نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے — گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

کسی نے خوب کہا ہے ؎

ترا ہر دم کشد پندار ہستی
سوئے ظلمت سرائے خود پرستی

میاں ہم کیمیا کیا کریں گے دھات کو مارنا یا اس کی قلب ماہیت کرنا کونسی جوانمردی ہے خودی کو دور کرو اور اگر کوئی نسخہ اس کا یاد ہو تو بتاؤ کہ ؎

خودی کفر است نفی خویش کن زود
کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

قادر گنج میں حضور ایک شخص مسمّٰی رتیا شاہ صاحب سے ملے یہ فقیر بڑے کامل تھے دیکھتے ہی فرمایا سید بادشاہ ہم تمہارے انتظار میں تھے انہوں نے فیوضات بے پایاں سے آپ کو مستفیض کر کے فرمایا

غم عشق از دلِ کس خالی مبادا
دلے بے عشق در عالم مبادا

حضور فرماتے تھے ایک مرتبہ رتیا شاہ صاحب نے بوقت شب ہم سے کہا کہ سید ایک مٹکا گنگا کی دھار سے لاؤ رات اندھیری تھی برسات کا موسم تھا دریا عمیق اور موجزن تھا دھار نظر نہ آئی ناچار پانی میں قدم رکھا قدرت ایزدی سے دریا پایاب معلوم ہوا دھار کی تلاش میں دوسرے کنارے پر پہنچ گئے دیکھا کہ رتیا شاہ صاحب موجود ہیں اور فرماتے ہیں میاں جہاں سے جی چاہے بھر لو گھڑا بھر کر دونوں باتیں کرتے چلے تھوڑی دیر میں جب خشکی پر پہنچے رتیا شاہ پیشاب کرنے بیٹھ گئے اور غائب ہو گئے۔ مکان میں آکر دیکھا کہ رتیا شاہ جہاں لیٹے ہوئے تھے موجود ہیں اور ایک خادم سے کہہ رہے ہیں کہ سید گھڑا لے کر گئے تھے خدا جانے کہاں رہ گئے ہم نے خادموں سے

Marfat.com

دریافت کیا کہ کیا شاہ صاحب ہمارے پیچھے پیچھے گئے تھے خادموں نے جواب دیا شاہ صاحب تو بستر پر سے بھی نہین اُٹھے۔ ایک مرتبہ حضور قبلہ میرٹھ مین روشن شاہ درویش کے ہان مُقیم تھے ایک بزرگ رات کے وقت آئے بازار بند ہو گیا تھا یہ بزرگ روشن صاحب سے مخاطب ہو کر بولے کچھ کھاؤ گے سب نے کہا میان صاحب بازار بند ہو گیا ہے اِس وقت کھانا کہاں سے منگوا سکتے ہو بولے غم نہ کرو اُسی وقت عالمِ غیب سے جو کھانا روشن شاہ نے چاہا تھا موجود ہو گیا سب نے سیر ہو کر کھایا پس سب سو گئے تھوڑی دیر بعد دیکھا تو کمبل موجود ہے اور شاہ صاحب ندارد پھر صبح کو دیکھا تو شاہ صاحب کمبل میں لپٹے ہوئے ہین ایسی بہت سی صورتیں اُن سے ظاہر ہوئیں ایک روز روشن شاہ کے ساتھ بازار مین گئے مسجد کے سامنے کوئی شخص خوش الحانی سے گا رہا تھا قریب ہی کنواں تھا ان بزرگ کو بہت حظ آیا وجد مین آ کر ایک جست کی کنوئے میں جا پڑے پھر جو جست کی باہر آئے نہ بدن تر ہوا نہ کپڑے بھیگے حضور فرماتے تھے ان بزرگ سے بھی استفادہ عظیم ہوا۔

شہر زُبیدہ میں حضور قبلہ و کعبہ کی مُلاقات واجد علی شاہ سے ہوئی۔ یہ بزرگ بڑے زبردست کامل تھے استغراق واجد علی شاہ صاحب پر بہت غالب تھا آپ فرماتے تھے بہت بزرگوں سے توجہ لی ایسی توجہ کسی کی نہیں دیکھی ان کی صحبت مین یہ تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ کے حجرہ مین آ بیٹھتا تھا قوت گفتار قطعی جاتی رہتی تھی۔

حبذا قومے کہ دیدِ حق بود دیدارِ شان
محو باشد در شہودِ ذاتِ حق آثارِ شان

ایک روز آپ نے شاہ صاحب سے فرمایا۔

غمناکم و از درِ تو با غم نروم — جز شاد و امیدوار و خرم نروم
از درگہِ ہمچو تو کریمے ہرگز — نومید کسے نرفت و من ہم نروم

Marfat.com

یہ سُنکر یہ بزرگ بہت خوش ہوئے اور بڑے لطف سے پیش آئے ان کے فیضانِ صحبت سے بڑے بڑے مدارج طے ہوئے حضور فرماتے تھے ایک دفعہ ہم سمندر کے سفر مین تھے ایک شخص ہمارا ہم سفر ہوا لباس اُس کا ور یدہ تھا مگر باطن مین بڑا بلند پایہ تھا ایک دن اثنائے گفتگو میں اُس نے اپنی جھولی سے ایک ناریل نکالا اور کہا ؎

بوقتِ تنگدستی آشنا نا بیگانہ میگردد

صُراحی چون شود خالی جُدا پیمانہ میگردد

اور ہماری طرف مخاطب ہوکر بولا سید صاحب یہ لو وقتِ ضرورت اپنے کام مین لانا اس مین اکسیر ہے خاصہ اس کا یہ ہے کہ تانبا پگھلا کر اگر تھوڑی سی اکسیر ڈالی جاوے تو سونا بن جائیگا اور اگر رانگ پگا کر تھوڑی ڈالی جاوے تو چاندی ہو جاویگی مجھے چونکہ اکسیر بنانی آتی ہے اور آپ اکثر سفر مین رہتے ہیں آپ اس کو اپنے پاس رکھیے یہ اکسیر تقریباً وزن میں آدھ پاؤ ہو گی ہم نے جواب دیا تھا جھنا ہم آزاد منش ہیں ہم کو ضرورت نہیں انھوں نے بہت اصرار کیا اور نہ مانے تو ہم نے ہاتھ میں وہ ناریل جس مین اکسیر بھری ہوئی تھی لے لیا اور اُس کو سمندر میں پھینکدیا اور یہ کہا ؎ توکل نزبود اندیشہ مادہ

چرا غم میخوری اے مردِ سادہ

اس پر اس شخص نے بمنت تمام ہم کو اکسیر بنانی سکھائی۔

حضور نے ہندوستان کے تقریباً تمام شہر دیکھے سمندر پار سفر کئے مصر بغداد بیت المقدس نجفِ اشرف۔ مدینہ منورہ کا معظمہ روم و شام میں تشریف لے گئے دیار و امصار میں پہنچے جہان کہیں کسی درویش کامل و حال شناس کی دید کا آپ کو اشتیاق ہوا اور وہان پہنچے اور اُس سے استفادہ حاصل کیا تو اُنھی بزرگون سے جو کملائے روزگار

تھے اور اپنے اپنے وقت کے فرید الدہر تھے ملاقات کی اور اُن سے فیضِ باطنی حاصل کیا بے شمار سنیاسیوں سے اور دیگر مذاہب کے کامل بزرگوں سے ملے اُن سے حبسِ دم کے طریقے معلوم کئے اور اُن کی صحبت سے لُطفِ عظیم اٹھایا۔ آپ نے سینکڑوں طریقوں سے ریاضت اور مجاہدے کئے ۱۰ برس کی عمر سے تادمِ واپسیں علاوہ دیگر اوراد و وظائف کے نمازِ تہجد تک ناغہ نہیں ہوئی برسوں متمام تمام رات عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے اور پلک تک نہیں جھپکائی آپ اکثر فرماتے تھے ؎

عمرے کہ بے تو می رود از مرگ بدتر است

روزے کہ بے تو میگذرد روزِ محشر است

حقیقت تو یہ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ نہیں پیدا کیا ہم نے جن اور انسان کو سوائے اس کے کہ عبادت کریں خداوندِ حقیقی کے اس فرمان کی تعمیل جوارح سے آشکارا تھی اور باری تعالیٰ کے ارشاد وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ کی شان ذاتِ اقدس سے ظاہر تھی ؎

اللہ اللہ چہ طُرفہ نام است این

حرزِ جان و دل تمام است این

حضرت قبلہ و کعبہ مُرشدنا ہادینا سید محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیرمرد فردِ موحد عارفِ بیباک قلندر مشرب غرقِ بحرِ بے پایانِ توحید و عرفان مستغرق، ذات مستغنی بالصفات مجاہدہ، ریاضت منبع شریعت و طریقت تھے۔

فصاحت و بلاغت متانت و لطافت میں آپ کا کوئی نظیر نہیں تھا خوش روئی خوش خوئی خوش کلامی آپ کا حصہ خاص تھا تمام افعال ظاہری و باطنی خالصۃً للہ تھے طاعات و عبادات ظاہری و باطنی سے کوئی غرض نہ عیوض اور دنیا اور آخرت کی کوئی آرزو نہیں تھی حضور فرماتے تھے ؎

Marfat.com

روئے از ہمہ تافتم و سوئے تو کردم — چشم از ہمہ بربستم و دیدارِ تو دیدم
دنیا و عقبےٰ حجابِ عاشق است — میلِ ایشان کے زِ عاشق لائق است
یکے میخواہد از تو جنت و حور — یکے خواہد کہ از دوزخ شود دور
ولیکن ما نمیخواہیم این و آن جست — مرادِ ما ہماں خوشنودیٔ تست
دارند ہر کس از تو مرادے و مطلبے — مقصودِ ما ز دنیا و عقبیٰ لقائے تست

حضور اقدس کا علم اور فضل اس قدر وسیع تھا کہ اگر ان کی شان میں یہ کہا جاوے تو زیبا ہے اور مبالغہ سے بالکل مبرا ہے۔

سر دفترِ حلم و حیا سر منزلِ علم و فیا — سر چشمۂ صدق و صفا سر حلقۂ فقر و فنا
آئینۂ حسن و جمال گنجینۂ کشف و کمال — خضرِ وجد و وصال سالارِ مردانِ خدا
سر دینِ حقائق کا سر در دلمینِ دقائق کا دو نور — لب سے شرائع کا ظہور رخ سے معارف جلوہ‌زا
کشف آپکا روشن ضمیر سبز آپکی کیوان مسیر — فیض آپکا ابرِ مطیر نطق آپکا آبِ بقا

مردم شناسی آپ پر ختم تھی حاضرینِ خدمت کا مدعا کا جواب بے عرض گذارش نقول و روایات قصص و حکایات کے پردہ میں تلمیح و کنایات کے پیرایہ میں ایسی توضیح و تشریح کے ساتھ ہوتا تھا کہ ہر شخص کامیابی کے مزہ سے خورسند اور تحقیق کے لطف سے بہرہ مند ہوجاتا تھا ہر بات سے طرح طرح کے معنے اور ہر لفظ سے انواع انواع کے رمز سامعین کی سمجھ میں آتے تھے ؎

کیجئے رمزوں میں مذکورِ نگار
قصۂ اغیار میں ہو ذکرِ یار

اولیائے کرام اور انبیاء علیہ السلام کی نقول و حکایات اس قدر یاد تھیں کہ ہر وقت اور ہر موقع پر تمثیلاً فرمائی جاتی تھیں۔

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران — گفتہ آید در حدیثِ دیگران

Marfat.com

حلم و بُرد باری عاجزی و انکساری بدرجۂ کمال تھی۔ فرماتے تھے ؎

کم مباش از درخت سایہ فگن | ہر کہ سنگ ت زند ثمر بخشش
از صدف یاد گیر نکتۂ حلم | ہر کہ زد برسرش گہر بخشش
عجز کار انبیاء و اولیاء است | عاجزی مقبولِ درگاہِ خدا است
نیست اکسیرے بعالم بہتر از افتادگی | قطرۂ ناچیز گردد گوہر از افتادگی
رتبۂ افتادگی این بس کہ شاہان جا دہند | سایۂ بالِ ہما را بر سرِ افتادگی

عدل و انصاف رحم و الطاف سے ذاتِ اقدس مملو تھی آپ کی ذات تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ کی عین مثال تھی۔ کوئی کسی ملت و مذہب کا ہندو ہو یا مسلمان یہود ہو یا نصارا جو آپ کی خدمت میں آتا تھا کمال لطف و عنایات سے دامن آرزو کو گوہر مقصود سے پُر کرتا تھا اکثر آپ فرماتے تھے۔

خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے | اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے | نزدیک عارفوں کے تدبیر ہی تو یہ ہے
خواہی کہ پسندیدۂ ایام شوی | مقبول و قبولِ خاص و ہر عام شوی
اعدا دِ پے مومن و یہود و ترسا | بدگوے مباش تا نکو نام شوی

صاف باطنی اور راست بازی کی خاص ہدایت ہوتی تھی اور فرماتے تھے ؎

صاف دل با ہمہ کس ہمدم و دمساز بود | در آئینہ بروئے ہمہ کس باز بود
دوست آنست کہ معائب دوست | ہمچو آئینہ روبرو گوید
نہ کہ چون شانہ با ہزاران زبان | پس سرِ افتہ مو بمو گوید
راستی موجب رضائے خدا است | کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

جو شخص آپ کی خدمت میں بیعت کے ارادے سے حاضر ہوتا تھا پابندیٔ شریعت کی پابندی کی تلقین ہوتی تھی۔ اور حضور فرماتے تھے۔

Marfat.com

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید | کہ ہرگز نخواہد بمنزل رسید
راہِ سنت رو اگر خواہی طریقِ مستقیم | کہ ہمیں راہے بود سوئے رضائے ذوالمنن

اسلام شریعت سے رہا ہے مضبوط | ایمان طریقت سے رہا ہے مربوط
ہے معرفتِ حق سے حقیقت کی دید | ہے ذات میں ہر شئے کی حقیقت منبوط

خواہی کہ شوی بمنزلِ قربِ مقیم | نہ چیز بنفسِ خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین | تفویض و توکل و رضا و تسلیم

حضور فرماتے تھے خیانت نہایت بُری چیز ہے خیانت کرنے والے سے خدا راضی نہیں رہتا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ جس کی بیّن دلیل ہے اس لئے انسان کو لازم ہے کہ خیانت سے احتراز کرے اسی طرح سے فساد کرنے والوں اور غیبت کرنے والوں کے واسطے سخت تاکید ہے کہ آپس میں نہایت خلوص اور محبت سے زندگی بسر کریں اور ہرگز فساد نہ کریں باری تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اس طرح مخاطب ہوتا ہے لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا جب اصلاح ہو چکی ہو تو ملک میں فساد نہ کرو کیونکہ خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ سے صریح تاکید ہوتی ہے۔ شراب خوری۔ زنا۔ چوری نہایت لغو کی خصلتیں ہیں۔ قرآن پاک میں ان کی نسبت سخت وعید نازل ہوئی ہے اور جو شخص ان کا مرتکب ہوگا اس کے واسطے سخت عذاب نازل ہوگا یہ گناہ کبیرہ ہیں ان سے بچنا ہر حالت میں ضروری اور لابدی ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا زنا کے نزدیک مت جاؤ تحقیق وہ بے حیائی ہے۔ اور بُری راہ ہے منافقت بھی خصائل رذیلہ میں سے ہے اس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ منافق کا مقام دوزخ میں آگ کے بُرے طبقہ میں ہوگا حضور فرماتے تھے سچ بولنے میں بڑے بڑے فوائد

Marfat.com

اور جھوٹ بولنے میں بڑے بڑے نقصان ہیں۔ اسی وجہ سے اَلصِّدْقُ یُنْجِی وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ مشہور ہے۔ سخت سے سخت صدمہ کے وقت بھی صبر پر کاربند رہنا خدا کی خوشنودی کی دلیل ہے کیونکہ اس میں ایک طرح کی بندہ کی ادنے آزمائش ہے جو صبر کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ ان کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن جس کا بین ثبوت ہے۔

کسے را کہ اُو آورد در پناہ　　　چہ غم دارد از فتنۂ کینہ خواہ

جب خدا ساتھ ہوگیا تو کسی دوسرے مددگار کی چنداں ضرورت نہیں۔ صبر گرچہ تلخ است و لے بر شیرین دارد۔ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَحِ کی تصدیق بڑے بڑے تجربوں سے ہو چکی ہے۔ صبر کے بعد خوشی ضرور ہوتی ہے۔

صبر است کلید گنج مقصود　　　بے صبر در مراد نکشود
گر صبر کنی بصبر بیشک　　　دولت بتو آید اندک اندک
اہلِ صبر از جملہ عالم برتراند　　　صابران از اوجِ گردون بگذرند

تکبر اور غرور انسان کو نہیں کرنا چاہئے۔ خداوند حقیقی تکبر کرنے والے سے خوش نہیں ہوتا ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْن تحقیق وہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے غرور کا سر نیچا مثل مشہور ہے ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد　　　بہ زندانِ لعنت گرفتار کرد

مال و دولت حسن و جمال پر غرور کرنا لاحاصل ایک نہ ایک دن ان کو ضرور زوال ہوگا ؎

بر مال و جمالِ خویشتن تکیہ مکن　　　کان را بشبے برند و این را بہ تپے

نیکوں کی صحبت کی ترغیب اور بدوں کی صحبت سے بچنے کی ہدایت ہوتی تھی فرماتے تھے ؎

Marfat.com

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

استقامت اور استقلال انسان کے واسطے بڑی بیش بہا نعمت ہے ہر انسان میں یہ صفت ہونی چاہیے۔ استقامت کا درجہ عقلمندوں نے کرامت سے بھی بڑھا دیا ہے اَلْاِسْتِقَامَتُ فَوْقَ الْکَرَامَتُ زبان زدِ خلائق ہے۔ کفایت شعاری کا عادی ہونا دُنیادار کو بہت ضروری ہے جو شخص اس خوبی سے بہرہ ور نہیں ہوتا ہے اس کو بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوتا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ فضول خرچ شیطانوں کے بھائی بند ہیں حرص و طمع صفاتِ ذمیمہ کی اصل ہیں۔ یہ علاوہ دُنیاوی توہین و تذلیل کے دینی ترقیات میں بھی بڑی خرابی ڈالتی ہیں۔ طمع را سہ حرف است و ہر سہ تہی۔

دل چو آلوداست از حرص و ہوا — کے شود مکشوف اسرارِ خدا
صد تمنا در دِل است اے بوالفضول — کے کند نورِ خدا در دل نزول
دین و دُنیا ہر دو کے آید بدست — این فضولیہا کمنہا اے خود پرست

حسد عقلاً و نقلاً مخالفِ اخلاق و مخربِ ایمان ہے حاسد ہمیشہ رنج میں مُبتلا رہتا ہے یہ حسد کا ثمرہ ہے کہ جدال و قتال تک نوبت پہنچ جاتی ہے ؎

خانماںہا از حسد باشد خراب — باز شاہی از حسد گردد غراب

کسی نے خوب کہا ہے

ہنساد وو دو فریق حسد کے عادی ہیں — اپنا ہے یہ طریق کہ باہم حسد نہ تھا

آپس میں اتحاد و اتفاق اور خلوص سے زندگی بسر کرنے کی چھوٹوں کو بزرگوں کی تابعداری اور ادب اور بزرگوں کو چھوٹوں کے ساتھ محبت اور شفقت کی خاص ہدایت ہوتی تھی۔ فرماتے تھے اسلام کی ترقی کا دارومدار

اتفاق. اولوالعزمی اور غیرت پر ہے ؎

چو دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد در انبوہ را

عقیدتمندوں اور مریدوں کو اول تعلیم احکام شریعت کی ہوتی تھی نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کی ترغیب فرماتے تھے اور خدا اور رسول کی اطاعت کی تلقین ہوتی تھی۔ ارشاد ہوتا تھا کہ انسان کی نماز سے ظاہری اور باطنی صفائی ہوتی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن۔ غور کرو باری تعالیٰ عز اسمہٗ کا کیا کرم ہے اور کیسا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے رسول کی معرفت کس طرح سمجھاتا ہے اور یقین دلاتا ہے۔ کہ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْم۔

جو لوگ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا تحقیق اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اُن کے واسطے اُن کے رب کی طرف سے ثواب عظیم ہے اور اُن کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ ہر شخص نے اپنی خواہشات کے موافق جداگانہ قبلہ بنا رکھا ہے اور اسی خیال میں مستغرق اور منہمک ہے۔

قبلۂ شاہان بود تاج و کمر — قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر

Marfat.com

قبلۂ صورت پرستان آب و گل | قبلۂ معنی شناسان جان و دل
قبلۂ تو باد محراب قبول | قبلۂ بد سیرتان کار فضول
قبلۂ تن پروران خواب و خورش | قبلۂ انسان بدانش پرورش
قبلۂ عاشق وصال بے زوال | قبلۂ عارف جمال ذی الجلال
قبلۂ اصحاب منصب مال و جاہ | قبلۂ اہل سلوک اسباب راہ
قبلۂ حرص و امل باشد ہوا | قبلۂ قانع توکل بر خدا

دُنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔

گر عمر تو عمر نوح و لقمان باشد | آخر بروی چنانکہ فرمان باشد
در بودن دنیا و بردن رفتن از و | یک روز و ہزار سال یکسان باشد

دُنیا اور اس کی تمام اشیا ہیچ ہیں اس کی عارضی زیب و زینت پر مفتون ہونا ابدی زندگی سے ہاتھ دھونا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اس سے بہتر کیا صراحت اور وضاحت ہو سکتی ہے ؎

متاع این جہان فانی و معیوب | نعیم آن جہان باقی و مرغوب
چراکس دولت باقی گذارد | بہ نعمتہائے فانی سر در آرد
دُنیا ہمگی اگر بہ کام تو شود | وین سکۂ مہر و مہ بنام تو شود
آخر ز جہان بے بقا باید رفت | گر قیصر و فغفور غلام تو شود

دُنیا طرح طرح سے انسان کو دام تزویر میں پھنساتی ہے

دُنیا ہے وہ محبہ کہ کرے جب یہ ٹھٹول | عاقل کو بھی بن دام کے لیتی ہے مول
سو رنگ سے بن بنکے لبھاتی ہے یہ نال | یہ زال عجب دشت حدیقت کی ہے غول
دُنیا ہے وہ گھاٹی کہ اترنا مشکل | یا ایسی ہے دلدل کہ گذرنا مشکل
جینا ہے نکوئی سے یہاں کا دشوار | آخر کو بھی ایمان سے مرنا مشکل

Marfat.com

یہ بیوا دُنیا ہے بشر کی دُشمن — دل اس سے لگانے میں سدا رنج و محن

وصل اس سے نہ کرنا کہ بن آئی ہو اجل — ہاں اسکی جدائی میں بہت دل ہو مگن

الدُّنیا جیفۃٌ وطالبھا کلابٌ دُنیا مُردار ہے اور اس کے طلب کرنیوالے کتوں کی خاصیت رکھتے ہیں۔ دُنیا میں رہ کر عقبےٰ کے خیال سے غافل رہنا عاقبت اندیشی کی دلیل ہے ؎

بدُنیا توانی کہ عقبےٰ خری — بخر جان من ورنہ حسرت بری

کسے گوئے دولت زدُنیا برد — کہ باخود نصیبے بعقبےٰ برد

اس لئے انسان کو لازم ہے کہ دن رات میں کم از کم ایک مرتبہ تو اپنے نفس سے ضرور احتساب کرے اور خیال کرے کہ اس سے کیا کیا لغزش ظہور پذیر ہوئی ہے اور اُس کی اصلاح کی کوشش کرے خداوندِ حقیقی کو پوشیدہ سے پوشیدہ چیز کا علم ہے کیونکہ اِنَّ اللہ علّامُ الغُیوب سے صاف ظاہر ہے۔ انسان اگر چھُپا کر جہاں کسی کا بھی گذر نہ ہو کوئی کام کرے تو بھی باری تعالیٰ کو اس کی خبر ہوتی ہے۔ وَاللہ خبیرٌ بما تعملون اللہ جل شانہٗ کو جو کچھ تم کرتے ہو اس کا پورا پورا علم ہے اگر انسان یہ خیال کرے کہ حق تعالیٰ اُس کے افعال و کردار کو دیکھتا ہے تو بہت سی برائیوں سے اجتناب ہو سکتا ہے۔

چو دانستی کہ حق دانا و بینا است — نہان و آشکارا خویش کن راست

ہر کہ دانست آنکہ در ہمہ وقت — حق تعالیٰ بحالِ او بینا است

ہمہ کردارہاش باشد خیر — ہمہ گفتارہاش گردد راست

جھوٹ بولنا بہت بُرا ہے انسان کو لازم ہے کہ اس سے جہاں تک ہو سکے بچے خدا خود فرماتا ہے۔ وَاجتنبوا قولَ الزُّور

ایک روز ارشاد ہوا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔

فرشتون سے افضل کیا اُن سے سجدہ کرایا دُنیا اور دین کی تمام نعمتیں اُسکے واسطے پیدا کین اس کا یہی سبب تھا کہ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کی شان اُس میں جلوہ تھی۔ اگر انسان اپنی ہستی اور اُس کی رحمت پر غور کرے تو معلوم ہو کہ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کا کس خوبی سے اظہار ہے۔ اس کے لئے انسان کامل کی ضرورت ہے عام انسان تو حیوانِ ناطق ہیں اُن کو ان باتون سے کیا سروکار ہمیشہ آپ نیکی کی ترغیب فرماتے تھے اور ارشاد ہوتا تھا کہ دُنیا مین نیکی کرنی خدا اور رسول کے نزدیک بہت ہی اچھی چیز ہے نیکی کا پھل بیکار نہیں جاتا اِنَّ اللهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ خدا تعالیٰ نیکی کرنے والون کو دوست رکھتا ہے اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ جس کی دلیلِ کامل ہے۔ اولوالعزمی اور بلند ہمتی کی آپ بہت تعریف فرماتے تھے۔ اور ارشاد ہوتا تھا۔ کہ مشکل سے مشکل کام اس کی بدولت آسان ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو مقصودِ اصلی حاصل ہو جاتا ہے ؎

ہمتِ بلند دار کہ مردانِ روزگار
از ہمتِ بلند بجائے رسیدہ اند

حضور انورکسی طالب حق کو یہی ابتدائی ہدایت ہوتی تھی کہ غیر اللہ سے کبھی ملتجی نہ ہونا کسی حاجت کے واسطے سوال نہ کرنا کیونکہ سوال کرنا اُصولِ طریقت کے بالکل خلاف ہے اس لئے حصولِ مقصود اصلی اسی پر منحصر ہے کہ طالب ماسوا اللہ سے بے سروکار رہو اور موجوداتِ عالم سے قطع تعلق کرے سوال کرنا فقر کی شانِ عظمت کے منافی ہے اور سبب تذلیل ہے یہ رکیک فعل اعزاز فقرا کے پاک و شفاف دامن پر بدنما دھبہ لگاتا ہے الله اکبر

بہرِ آب و نان نگردی دربدر — آبروئے خود نہ ریزی بہرِ زر
گر بفاقہ جان برآید از قفس — پیش کس دستت مزن زنہار بس

Marfat.com

باش در کنجِ قناعت سرنگون | پا منہ از گوشۂ عزلت برون
پشت پا زن تختِ کیکاوس را | حرمت بدہ از کف مدہ ناموس را
الحذر از حبِ دُنیا الحذر | بہرِ نان و زر مخور خونِ جگر

خدا تعالیٰ کی ذاتِ پاک کے سوا کسی سے امید مفاد نہیں رکھنی چاہیے اور طمع سے بچنا چاہیے کیونکہ طمع سے ذلت اور قناعت سے عزت ہوتی ہے۔

سرمد تو ز ہیچ خلق یاری مطلب | از شاخِ برہنہ سایہ داری مطلب
عزت ز قناعت است خواری ز طمع | با عزتِ خویش باش و یاری مطلب

حضور کی خوراک بہت کم اور سادہ ہوتی تھی نفیس اور لذیذ طعام کی طرف توجہ مطلقاً نہیں تھی آپ فرماتے تھے۔

حیف باشد کہ عمرِ انسانی | چون بہائم بخواب و خور گذرد
آدمی می تواند از کوشش | کز فرشتہ بفضل در گذرد

اکثر ارشاد ہوتا تھا کہ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است کسی کی دعوتِ طعام مطبوعِ خاطر نہیں تھی اگر کسی نے بہت اصرار کیا اور کھانا پیش کیا تو اُس کی دلشکنی کے خیال سے قبول فرمالیا اور ضرورتمندوں کو کھلا دیا آپ فرمایا کرتے تھے

نان و حلوا چیست اے مردِ فقیر | لاطمع بودن ز سلطان و امیر
بر درِ سلطان مرو درویش بین | گنج گوہر در دلِ درویش بین

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ پانی پت میں اپنے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بہت سے عقیدتمند موجود تھے ایک رسالہ کا سوار خونخوار صورت بنائے ایک جانب تلوار دوسری جانب پیش قبض لٹکائے قرابین ہاتھ میں لئے آیا منہ اور ہاتھ پاؤں خاک میں آلودہ تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دور کے سفر سے آرہا ہے یہ شخص مجنون وار اندر چلا آیا اور دریافت کیا کہ عزت علی شاہ کونسے ہیں حاضرین میں سے کسی نے آپ

Marfat.com

کی طرف اشارہ کیا جب اُس کو یقین ہوگیا تو بولا کہ آپ مجھے کیمیا بنانی سکھا دیں اگر آپ نہیں بتائینگے تو ابھی فیصلہ کر دیا جاویگا آپنے فرمایا تم دم لو ہاتھ منہ دہوؤ کپڑے اُتارو آرام کرو کیمیا بھی بتا دینگے اُس شخص نے اپنے ہتھیار کھولکر رکھے ہاتھ اور منہ دہو ہی رہا تھا کہ اتنے ہی میں آپکا کھانا آگیا آپنے فرمایا آؤ صاحب کہانا کھاؤ اول طعام بعدہٗ کلام اُس نے خیال کیا کھانا بہت عمدہ نفیس اور لذیذ ضرور ہوگا اور چونکہ دُور دراز کے سفر سے آرہا تھا بھوک بھی غالب تھی دسترخوان پر آگیا اُس دن کھانے میں دو منڈے کی روٹیاں اور جنگلی ساگ اُبلا ہوا تھا آپنے ایک روٹی اور تہوڑا ساگ اپنے آگے رکھا اور ایک روٹی اور ساگ مہمان کے سامنے رکھدیا اور کہا بسم اللہ کرو آپ تو حسب المعمول نوش فرماگئے مگر سپاہی صاحب کے حلق میں نوالہ اٹکا کسیلا سالن کُھری روٹی ایک نوالہ بھی حلق سے نہیں اترا غرض بمشکل پانی کے گھونٹ سے دو ایک نوالے حلق سے اُتارے اور پھر ہاتھ کھینچ لیا آپنے اصرار کیا اور فرمایا کھانے میں تکلف نہیں چاہیے کھانا شکم سیر ہوکر کھالو تو اطمینان سے تم کو کیمیا بتا دینگے یہ سنکر وہ شخص بولا کہ مجھسے تو یہ کھانا کھایا نہیں جاتا آپنے کہا کہ میاں کیمیا کی اول شرط یہی ہے کہ جو کیمیا جانتا ہے اسکو یہی غذا ملتی ہے اگر تم کیمیا سیکھنی چاہتے ہو تو یہی چکھوتیاں چکھنی پڑینگی یہ کلمہ سنکر غریب اپنے ہتھیار سنبھال چلا گیا اور مُڑکر بھی نہیں دیکھا تو آپنے فرمایا

اے دل ہوس پر سر کارے نرسی	تا غم نخوری بغمگسارے نرسی
تا شانہ صفت سر نہ نہی دہ آرہ	ہرگز بسرے زُلف نگارے نرسی

حضور نے پانی پت میں قلندر صاحب کے مزار کے قریب ایک حجرہ میں اپنی زندگی کے آخر ایام گزارے اور جب کبھی کسی امیر معتقد نے مکان تعمیر کرا دینے کے واسطے عرض کی اور اصرار کیا تو آپ فرمادیا کرتے تھے ؎

مکان اپنا لا مکان ہے	فقط حیرت ہے اور کچھ بھی نہیں ہے

رہنے کو ٹھکانہ ہے یہاں کے عارضی مکان کو کیا کیجئے آخرت کا مکان تیار ہونا چاہئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ۵

شاہ وہ دہ و منت نہد ۔۔۔ رازق ما رزق بے منت دہد

لباس آپکا بالکل سادہ اور سفید ہوتا تھا رنگین لباس کو کبھی پسند نہیں فرمایا ایک دن ایک شخص صوفی نما گیروے کپڑے پہنکر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ اگلے بزرگوں کو یہ نسخہ یاد نہیں تھا کہ ایک پیسہ کا گیرو لیکر کپڑے رنگ کر فقیر بنجاتے اگر اُن کو یہ نسخہ معلوم ہوتا تو سالہا سال مدت دراز تک ریاضت و مجاہدے نہ کرتے ۵

صورتے ظاہر ندارد اعتبار ۔۔۔ باطنی باید مبرا از غبار

لباس گلیم اور صوف اُس کو ہیتا روا ہے جس کا ظاہر و باطن صاف ہو اور کوئی کدورت دنیا اور دین کی نہ ہو ۵

ہیچ ولے الا التصوف بیش نیست ۔۔۔ چار حرف اند تصوف بیش نیست

توبہ و صدق است شرط آن وفا ۔۔۔ پس فنا کردن فنا را در فنا

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ حجرہ میں تشریف فرما تھے چند اور اصحاب بھی پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کفنی پہنے فقیر صورت بنائے زلفیں چھوڑے رنگین لباس میں ملبوس خدمت میں حاضر ہوا۔ حاضرین جلسہ کے سامنے بڑی دور کی لینے لگا آپ خاموش بیٹھے سنتے رہے آخر آپنے یہ نقل فرمائی کہ کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کفنی پہنے نماز پڑھ رہا تھا اتفاقاً ایک ہرن اسکے پاس سے گزرا اُس شخص نے نماز کی نیت توڑ کر لاٹھی اسکے مار دی کہ ہرن کی ٹانگ ٹوٹ گئی وہ لنگڑاتا ہوا حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں گیا اور فریاد کی جب قصور ثابت ہو گیا حضرت نے اُس شخص کو سزا دینی تجویز کی ہرن نے عرض کی کہ میری ٹانگ تو ٹوٹنی ہی تھی ٹوٹ گئی اب اسکو اور کچھ سزا نہ دیجئے فقط اسکی کفنی اتروا دیجئے اور سمجھا دیجئے کہ پھر کفنی نہ پہنے کفنی مردوں کا لباس ہے میں مُردہ

Marfat.com

سمجھکر اس کے پاس سے نکلا تھا ایسا نہو کہ کوئی اور دھوکہ میں آجاوے حضور اکثر لباس کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے مکلف اور مزین لباس کا مقید ہونا ہرگز ٹھیک نہیں ہے

درچشم محققان چہ زیبا و چہ زشت
منزل گہ عاشقاں چہ دوزخ چہ بہشت

پوشیدنِ بیدلاں چہ اطلس چہ پلاس
زیرِ سرِ عاشقاں چہ بالیں وچہ خشت

سخاوتِ اقدس میں بدرجہ اتم تھی ہزارہا روپیہ معتقدین نذر کرتے تھے کبھی ہاتھ نہیں لگایا ارشاد ہوتا تھا کہ اسی وقت حاضر الوقت صاحبان کو اور بیواؤں کو ضرورتمندوں کو تقسیم کردیا جاوے سائل کا سوال کبھی رد نہیں کیا ہے

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز
مگر باشہدان لاالہ الا اللہ

دلِ فیاض ترا سیم وزر سے سیر ہے ایسا
کہ اس عُمر میں سفید و زرد یا سیم و زر کو

یقین ہے ہو گئے ہونگے کوہ وبحر سب خالی
فقیروں میں لٹایا تونے یہانتک لعل گوہر کو

حضور آزاد منش اور تعلقاتِ دُنیا سے نفور تھے

دُنیا کی کسی چیز میں کب ہے راحت
اولاد مصیبت ہے تو دولت آفت

اور عزت دُنیا کو جو سوچو تو ہے ہیچ
ہاں یادِ خدا میں ہے دوامی عشرت

بے تعلقی حد سے زیادہ تھی حضور اکثر فرماتے تھے

ما ہر چہ داشتیم فدائے تو کردہ ایم
جان را اسیر بندِ ہوائے تو کردہ ایم

ما کردہ ایم ترکِ خود و ہر دو کون نیز
وینہا کہ کردہ ایم برائے تو کردہ ایم

کبھی کبھی ارشاد ہوتا تھا

بے تعلق زیستن خوش زیستن
با تعلق زیستن نگریستن

تعلق حجاب است و بیحاصلی
چو پیوند ہا بگسلی واصلی

اگر کوئی تکلف و تواضع سے پیش آتا تھا تو مسکرا کر حضور فرمایا کرتے تھے

تکلف گر نباشد خوش توان زیست
تعلق گر نباشد خوش توان مُرد

Marfat.com

مردِ آزادگیتی نکند میل سہ چیز ۔۔۔ تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
نکند زن اگرش دخترِ قیصر بدہد ۔۔۔ وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد
نرود بر درِ ارباب کرم بہرِ طمع ۔۔۔ فی المثل حاتم طائی بسخاوت باشد

حضور کے مکاشفہ ذاتی علم و آگاہی باطن الہام والقا کشف و اسراراتِ الٰہی و دیگر کمالات باطنی کا کچھ بیان نہیں ہوسکتا جب کبھی غلبہ خاص ہوتا تھا اُس وقت بیانِ دقائق و حقائق اور رموزاتِ توحید بے ساختہ زبان مبارک سے بیباکانہ ادا ہوتے تھے اور فرماتے تھے ؎

دیدہ از غیرِ تماشائے تو بر دوختہ باد ۔۔۔ ز آتش عشقِ تو جانش دلِ سوختہ باد
آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ۔۔۔ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۔۔۔ دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند

رحمۃ اللہ آپکا ہر بیان خزینۂ اسرار کا جوہر اور ہر کلام دریائے رموز کا گوہر ہوتا تھا

زہے کلامِ تو محض ہدایت و حکمت ۔۔۔ زہے پیامِ تو عین عنایت و رحمت

حضرت قبلہ و کعبہ رمز شناسِ اسرارِ احدیت نکتہ فہم رموزِ صمدیت برگزیدۂ بارگاہِ کبریائی کیف یاب اولیائے تحت قبائی ہادیِ طریق تفرید رہنمائے منازلِ تجرید تھے۔ ابتدائے عمر سے بحرِ بے پایانِ توحید تنزیہ میں غرق رہے شب و روز اوقات شریف کو تکمیلِ توحید اور تحقیقِ تنزیہ میں صرف کیا فرماتے تھے ؎

خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ۔۔۔ بجز حق ہر چہ پیش آید بسوزد
از حق چہ بجز حق مخواہ توحید این است ۔۔۔ وز سایۂ خود گریز تفرید این است
ز آلایشِ جوہر و عرض پاک بشو ۔۔۔ تجرید این است بلکہ تجرید این است

اور ریاضت و مجاہدہ کا حق جو کچھ ادا کرنیکے لائق تھا ادا کیا فرماتے تھے ؎

ور نگر تا بینی از عینِ شہود ۔۔۔ جملہ ذرات جہاں را سجود

Marfat.com

سب راہوں سے بڑھ کر اور سب طریقوں سے خوشتر توحید کا طریقہ ہے

در رہ توحید جان نثار کن — دیدہ را در بازرُو دیدار کن

در جلال حق جمال حق بہ بین — در صفات و ذاتِ ربّ العالمین

وحدت کے ہیں یہ جلوے نقش و نگار کثرت — گر سِرِّ معرفت کو پاوے شعور تیرا

نظروں میں اہلِ دل کے کثرت ہی عین وحدت — ہر حال میں ہے حاصل قربِ وصال تیرا

توحید کے بارہ میں اکابرانِ طریقت اور رہروانِ سلکِ معرفت و حقیقت نے جہاں تک جس کے فہم و ادراک نے رسائی کی بیان کی ہیں کی آپ فرماتے تھے کہ توحید تین قسم کی ہے ایک توحید عامہ جسکو توحید شریعت کہتے ہیں دوسری توحید خاص توحید طریقت تیسری خاص الخاص و توحید معرفت و حقیقت تو تعالیٰ ہی اسکا نام ہے توحید عام میں جمہور خلائق شریک ہے۔ ذاتِ حق کی یگانگی اور یکتائی کا سب کو اقرار ہے

ہمہ ذرات از مہ تا بماہی — بوحدانیتش داده گواہی

ہمہ اجزائے کون از مغز تا پوست — چو وابینی دلیل وحدت اوست

اِس توحید کا اصول احکام شرعی کی اتباع پر منحصر ہے اور توحید خاص و خاص الخاص از رہِ فیوضات باطنی حاصل ہوتی ہے یہ توحید انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کا حصہ خاص ہے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا اور دل سے یکتائی حق پر اعتقاد رکھنا توحید عام ہے اور تجلیات ذاتِ مطلق کا قلب سالک پر متجلی ہونا اور ذرہ و آفتاب میں بے امتیاز کمی و بیشی نورِ حق نظر آنا اور نور ذات کی تجلیات کے سامنے ذراتِ وجودِ عالم کا معدوم ہونا اور ایک ذات کا نور پیش نظر رہنا توحید خاص ہے موحد کا بحرِ ناپیدا کنار توحید میں شناوری کرتے کرتے قعرِ دریائے ذاتِ اقدس میں غوطہ مارنا اور محو در محو اور فنا در فنا ہو جانا اور کل کائنات کو معہ اپنی ہستی خاص کے محو کرنا

توحید خاص الخاص ہے

Marfat.com

چیست توحید خدا آموختن | خویشتن را پیش واحد سوختن
ہستیت در ہست ہستی نواز | ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

توحید سے مٹتی ہیں رسوم و قیود | توحید سے ہو ذات کا ہر شے میں شہود
توحید سے سالک کو فنا ذات میں ہو | مٹ جائے خودی اسکی تو یہ عین وجود

ایک روز فرمایا کہ عشقِ حقیقی سے انسان کو خدائے تعالیٰ تک رسائی نصیب ہوتی ہے۔ عاشقانِ صادق جب کوچۂ عشق میں قدم دہرتے ہیں اور طلبِ محبوب کا دم بھرتے ہیں تو پہلے بہزار عجز و نیاز و نمائی میں نقدِ دل نذر کرتے ہیں اور خودی سے بیخود اور موجودات سے دست بردار ہوکر زبانِ حال سے عرض کرتے ہیں

ز دلم نشان چہ خواہی کہ ز دل خبر ندارم | تو بگو کہ دل چہ باشد من از و اثر ندارم
جسم خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد

العشق ہو اللہ خدا وند عالم نے عشق سب سے پہلے پیدا کیا اول ما خلق اللہ عشق جسکا بین ثبوت ہے عشق جس طالب کے دل میں وارد ہوتا ہے ماسوا اللہ کے سوختہ کرتا ہے ؎

عشق آن شعلہ است کہ چون بر فروخت | ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
در دلِ عاشق چو عشق آتش فروخت | ہر چہ جز معشوق بود آنرا بسوخت

سوائے محبتِ ذات عاشق کے دل میں کچھ باقی نہیں رہتا عاشق کی شناخت یہ ہے

عاشقان را شش نشان است اے پسر | آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام | کم خوردن و کم گفتن و خفتن حرام

عاشق ہی کا یہ مقولہ ہوتا ہے ؎

سرے بے عشق باید برید | بدوش این بار نتوان کشیدن

جسکو عشق الٰہی کی ذرا بھی ہوا لگجاتی ہے بیساختہ وارفتہ ہوکر کہنے لگتا ہے ؎

Marfat.com

انکہ سر بر تن بود پروا نبود سرے کاٹ دیے | وین بدن خاشاک راہ یار بودے کاٹ دیے

جمال یار جب پیش نظر ہو | کسی کا کس طرح دل بن گدا ہو
مزا آجائے مرنے کا بھی ہم کو | قدم ہو یار کا اور اپنا سر ہو

عاشق کے روبرو ہر وقت و ہر لحظہ جلوہ ذات و جمال یار پیش نظر رہتا ہے

ز دریا موج گوناگون بر آمد | ز بے چونی برنگ چون بر آمد
گہے در کسوت لیلیٰ فرو شد | گہے در کسوت مجنون بر آمد

جسوقت تجلیٔ ذات ہوتی ہے ہر طرح سے اسرارِ توحید و یکتائی منکشف ہوتے ہیں

درچہ نظر میکنیم از روئے حقیقت | از پرتو حسن تو در دست نشانہ

اس وقت طالب پر عجب کیف طاری ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے

جمال اللہ می بینم بہر سوئے بہر روئے | سلام اللہ می آید بہر سوئے بہر کوئے
من عاشق شوریدہ ام از کفر و ایمان بیخبر | دنیم شد دہر کے ایمان من روئے کسے

عشق سے انسان کو حیاتِ ابدی حاصل ہوتی ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

لیکن ہر کس وناکس اس نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ یاب نہیں ہوتا ہے۔ عاشق صادق ہونا بوالہوس کا کام نہیں ہے

سرِ دمِ عشق بوالہوس را ندہند | سوزِ دلِ پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار | این دولتِ سرمد ہمہ کس را ندہند

یہ عاشق صادق ہی کا حوصلہ ہے کہ جان جیسی عزیز چیز کو رخ جانان پر نثار کر دیتا ہے

نقد جان کردن نثار یار دشوار است و بس | کے دہد ہر شمع چون پروانہ جان را ہر نفس
محرم دوست نبود ہر سرے | بار ہیچا نہ کشد ہر خرے

Marfat.com

حضور نے ایک روز فرمایا صفائی بغیر مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتی اور جمال لایزال بغیر صفائی کے نہیں دکھائی دیتا ہے

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار — زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست
از دل بروں فگن غم دنیا و آخرت — یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست

جب تک طالب کثافت و تیرگی کو مصقلۂ مجاہدہ اور تابش ذکر اللہ سے دور نہ کرے۔ اور تعلقات دینی اور دنیوی کو رفع نہ کرے اور غبار پندار ہوئی اور خودی دل سے دور نہ کرے صفائی حاصل نہیں ہوتی اور بغیر صفائی جمال نظر نہیں آتا ہے

تا بجاروب لا نروبی راہ — کے رسی در سرائے الا اللہ

جب تک لا کی جاروب سے دنیوی تعلقات و کروہات کے غبار کو راستہ سے صاف نہ کرے اور دنیا اور تمام اشیا حتی کہ خود اپنے کو نفی نہ کرے اس مقام محمود یعنی جہان سے جمال ذات باری نظر آوے کس طرح رسائی ہو سکتی ہے جسکے وجود میں مادۂ توحید اور طلب ذات ہوتی ہے اس کے دل میں سوائے محبت ذات کے اور کسی کی محبت نہیں ہوتی تا وقتیکہ انقطاع کلی تعلقات سے نہ ہو منزل تک پہنچنا دشوار ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ طالب خدا کو حضرت احدیت جل جلالہ کا تعرف پیشوائے کامل کی ذات سے نصیب ہوتا ہے اور محبت مرشد سرمایۂ اعزاز دنیا و آخرت ہے کیونکہ پیر کامل واصل بالحق ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ اکابران طریقت کی اصلاح میں تزکیہ نفس کو سلوک کہتے ہیں اور تزکیۂ اخلاق ذمیمہ سے پاک ہونا ہے اور اوصاف حمیدہ اور سیرت نیکی سے متصف ہونا ہے

خواہی کہ دل صاف شود چو آئینہ — دہ چیز بروں کن از درون سینہ
حرص و حسد و بخل و حرام و غیبت — بغض و غضب و کبر و ریا و کینہ
جس دل میں نہ ہو کبر و ہوا و کینہ — گنجینہ اسرار خدا وہ سینہ
جلوہ رخ دلبر کا جو دیکھا چاہو — تو چاہیے اس زنگ سے صاف آئینہ

Marfat.com

ایک روز فرمایا سلوک کے معنی لغتِ عربی مین چلنا ہے خواہ سفر ظاہر ہو خواہ سفر باطن مگر اہلِ تصوف کے نزدیک سیر فی اللہ سے مُراد ہے سیر فی اللہ مین منازل بہت ہین اور اپنی ہستی سے گزر کر خدا کی ہستی کی طرف ہمہ تن مائل ہونا بھی سلوک میں شامل ہے جسوقت تزکیہ نفس ہوگیا اُس وقت تصفیہ دل کرنا چاہئے تصفیہ دل بے پاس انفاس کے ہو نہیں سکتا ۔

پاس دار انفاس اے اہلِ خرد تا ترا این قافلہ منزل برد

ہوش دردم دار اے مردِ خُدا یک نفس یکدم مباش از حق جُدا

اگر تو پاس داری پاسِ انفاس بسلطانی رسا نندت ازین پاس

تُرا یک پند بس در ہر دو عالم نزجانت برنیاید بے خُدا دم

معقلۃ القلُب ذکر اللہ ذکر دو قسم کا ہے ایک خفی اور ایک جلی ابتدا مین مُبتدی کو ذکرِ جلی کرنا مناسب ہے اور ذکرِ جلی ذکر ربانی کو کہتے ہیں جسقدر ذکر مین مواظبت ہوگی اُسی قدر جلد تصفیہ ہوگا صلواۃ دائمی بھی مُراد ذکرِ خفی سے ہے ہمیشہ حضوری کے ساتھ سالک کے دل پر جاری رہے ۔ ذاکر پر ایک کیف عجیب وغریب وارد ہوتا ہے حق تعالیٰ کو بھی اہلِ ذکر سے کس قدر محبت ہے کہ خود فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ کیسی بین خوشخبری ہے کہ دین اور دُنیا کی فلاح اور بہبود کا انحصار ذکر ہی پر ہے یہ ذکر کی برکت ہے کہ بندہ کو قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ فرمانِ باری تعالیٰ ہے اور دیکھو کس قدر صراحت ہے کہ تم یاد کرو مجھکو مین یاد کرونگا تمکو یہ یاد ہے کہ ذاکر کی شہرت بعدِ مُردن بھی قیامت تک رہتی ہے مین ذکر اس طرح عیان ہوتا ہے کہ ؎

جُز یادِ تو آم از دلِ ناشاد برفت وازسینہ ہوائے گل وشمشاد برفت

مستغرق ذکرِ تو چنانم کہ دگر در ذکرِ توام ذکرِ تو از یاد برفت

Marfat.com

اگرچہ عبادت صدہا انواع و اقسام کی ہیں لیکن افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے

اسمِ ذاتِ اُو بر دل نقش بست — پیکرِ ضربِ محبت خوش نشست
گشت چون بر نقشِ دل نقشِ الٰہ — غیرِ نقش اللہ را اے دل مخواہ
چون شوی فانی تو از ذکرِ خدا — راہ یابی در حریمِ کبریا

افضل عبادت تلاوتِ قرآن حمید

اہلِ قرآن اند اہل اللہ بس — اندر ایشان کے رسد ہر بوالہوس
ہر کہ اندر دامِ نفس است و ہوا — اہلِ شیطانست نے اہلِ خدا

اور افضلِ ایمان التوحید۔ افضلِ سلوک لقاء اللہ کمال نفی یہ ہے کہ جس وقت لا کہے خود مع مکان و شئے غائب ہو جاوے جب اِلّا اللہ زبان پر آوے سب موجود ہو جائیں حضور کو یہ مرتبہ حاصل تھا

سراپا نور ہے اشغال کی کثرت سے وحدت مین — شکر دی نہ حاصل ہوے کیون جسمِ اطہر کو
جلا گذرا زبان پر کردیا خود کو فنا فی اللہ — کیا ہستی میں ظاہر کہکے الا اللہ سکر کو
کلامِ حق زبان اُسکی بیان اُسکا کلام اللہ — نہ حق سے وہ جدا نہ اُس سے حق ہو جو ردم ہر کو

ایک دن حضور نے فرمایا جن پر از راہ باطن علم حقیقت منکشف ہوتا ہے وہ ہر انسان اور حیوان اور ہر شے میں جلوہ ذات دیکھتے ہیں اور اُنکی نظروں میں اندر حقیقت سب یکسان نظر آتے ہیں

اللہ اکبر

پیشِ ایشان مومن و کافر یکے — در دلِ ایشان نہ یقین و نے شکے
این یقین و شک بود از جاہلان — در دلِ پاکان نباشد این و آن

چنانچہ درویشون کی بہت قسمیں ہیں بعض کہتے ہیں کہ اکابران طریقت تین قسم کے ہوتے ہین۔ کامل۔ اکمل۔ مکمل

کامل وہ ہے کہ خود نورانی ہو مگر نور بخش نہو یعنی خود مستفیض ہو اوروں کو فیضان نہ دے

Marfat.com

بہرہ یاب ہو اور لطائفِ افضالِ الٰہی سے مسرور ہو مگر کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکے اکمل وہ ہے کہ جو خود مرتبہ وصولی کو پہنچے اور بعد وصول ہدایتِ خلق میں مصروف ہو اور خلق اللہ کو نجات اور درجات اُس کے توسل اور فیض سے نصیب ہو استغراق اور محویت اور توحید اسکی ذات سے جلوہ افروز ہو اور طالبوں کو فنا اور بقا کی تکمیل کرائے خود زندہ جاوید ہو اور دوسروں کو زندہ جاوید ہونیکا مستحق بنا لیوے۔

مُکمل وہ ہے کہ وجوب اور امکان میں غرق نہ کرے خلق کو حق میں اور حق کو خلق میں دیکھے وہ انسان کامل اور وارثِ انبیاء ہے وُہی قطبُ الاقطاب اور **غوثِ اعظم** کہلاتا ہے منازل سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ طے کر کے حقیقتِ محمدیہ تک پہنچتا ہے ۔

جو ہیں مردانِ خدا عالی مقام — اُن کا تسلیم و رضائے حق ہے کام

زُہاد وہ ہیں جو آخرت کو عزیز اور دُنیا کو ذلیل سمجھیں اور اپنی شہرت اور عزت کے طالب ہوں ۔

نیک مردان رانعیم اندر نعیم — عشق بازان را لقا اندر لقا
حصہ اینہا وصالِ حور عین — بہرہ اینہا جمالِ کبریا

فقراء وہ ہیں جو فضل اور رضائے الٰہی کے شوق میں مال و اسبابِ دُنیا ترک کریں اور ثواب و بہشت کی توقع نہ رکھیں حقیقتِ فقر دُنیا اور آخرت سے انقطاع ہے

گمنامی و تجرید میں دلشاد فقیر — ویرانیِ آفاق میں آباد فقیر
دُنیا سے غرض اسکو نہ عقبیٰ کا خطر — دارین کے دھندوں سے ہے آزاد فقیر

عباد وہ ہیں جو ورد و وظائف دُعا و ثنا، نوافل وغیرہ شب و روز کریں تمنائے ثواب مدِ نظر ہو اور یہ مقولہ ہو ۔

در شب و روز بجز یادِ تو در خاطر نیست — بلکہ در خلوتِ جان غیرِ تو کس حاضر نیست

Marfat.com

وسمے بے حق زدن محض گناہ است ۔۔۔ بجز مشغول گشتن کفر راہ است ع

ولی وہ ہے جو ذاتِ الٰہی اور صفاتِ الٰہی کو پہچانے اور عبادت کی مداومت کرے گناہوں سے بچے اور لذات و شہوات سے محترز ہو ؎

ہر ولی را نوح کشتیبان شناس ۔۔۔ صحبتِ این خلق را طوفان شناس

متصوف وہ ہیں کہ بعضے صفاتِ نفس سے خلاصی پائی ہو اور بعض صفات صوفیہ اس کو حاصل ہوں اور حالاتِ صوفیہ سے بخوبی آگاہ و ماہر ہوں مگر بعض صفات نفس کی پابندی بھی چلی جاتی ہو اور درجہ نہایت اہل قرب تک پہنچا ہو۔ ربنا ال... ترغ فلو...

ملامتی وہ ہے جو عبادت کو بظاہر چھپاتا ہو مگر باطن میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا ہو طاعتِ ریائی سے پرہیز رکھتا ہو اور اس کا یہ مقولہ ہو ؎

کلید در دوزخ است آن نماز ۔۔۔ کہ در چشم مردم گزاری دراز

یہ اخلاصِ کامل میں کامل ہوتا ہے۔ ظاہر ملامتی طریقہ اختیار کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

گرچہ بدنامی است نزدِ عاقلان ۔۔۔ مانمیخواہیم ننگ و نام را

درویش ملامت سے نہ کچھ دکھ پائے ۔۔۔ جتنی یہ بڑھے اتنی ہوا گھٹ جائے

خلق اس سے رکے جتنی یہ خالق سے جھکے ۔۔۔ خلوت میں یہ حال اسکو مزا کہلائے

سب سے بڑھ کر **صوفی** کا رتبہ ہے یہ صاحب فقر ہوتا ہے ملامتی اور متصوف سے اسکا رتبہ زیادہ ہے تمام مقامات سے ترقی کر جاتا ہے صوفی اسکے حق میں کہتا ہے ؎

باغِ فردوس از برائے دیدنش باید مرا ۔۔۔ بے جمالش [illegible] چہ کار آید مرا

صوفی کا مقام سب سے عالی ہے ؎

ہو جس میں فنا اور صفا اور وفا ۔۔۔ والی تینوں صفاتوں سے وہ صوفی کہا

عالم ہو تونگر بھی اور صاحب حال ۔۔۔ پھر فقر کا تمغا پاتا ہے وہ مرد وفا

صوفی وہی ہوتا ہے جو اہلِ حال — دکھلاوے کو لوگوں سے نہ ہو قیل و قال
منکر جو ہوا اس سے یہ ہو اس کا مداح — قسمت ہو تو تاثیر کرے اس کا کمال
اسکی رگ رگ میں ہے جلوہ یار کا — اور اثر ہے فیض کے آثار کا
اس کو کب بہائے کسی گل کا جمال — جس کے دل میں ہوئے عشق ذوالجلال
صوفیان غرق در دریائے ہو — نیست زاہد خشک را ہیچ آبرو
تو چہ دانی حالِ صوفی را کہ چیست — مرد صوفی راست اثبات و نیست
نیست ایشان را حیات و ممات — ہست الآن کما کان یک صفات

اس مقام میں کوئی عمل اور کوئی حال اپنی ذات سے منسوب نہیں رہتا یہاں نہ وجود ہے نہ ذات نہ صفات محو در محو اور فنا در فنا ہوتا ہے اصل فقیری یہی ہے۔

قلندر وہ ہے جو تجرید و تفرید و توحید میں بے نظیر ہو اور عرفان میں بےمثل حالات جہاں اس پر منکشف ہوں اور کسی حال کو اپنی ذات سے منسوب نہ کرتا ہو یہ محو در محو اور فنا در فنا اور ارادتِ حق میں مستغرق رہتا ہے ؎

اہلِ فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے — لوحِ مزار بھی میری چھاتی پہ سنگ ہے
دل در قطرہ او شورِ دریا — خس و خار کنار او من و ما
مردانِ رہش میل بہ ہستی نہ کنند — خود بینی و خویشتن پرستی نہ کنند
آن دم کہ شرابِ وصل گیرند بکف — خُم خانہ تہی کنند و مستی نہ کنند

عاشق یک رنگ وہ ہے جس پر توحید حقیقی منکشف ہو اور ہر وقت انکشافِ توحید سوائے ایک حقیقت کاملہ کے اور کچھ نظر نہ آوے عشقِ الٰہی میں محو ہو اور یہ مقولہ ہو ؎

آنم کہ ز ذوقِ ہستی خود دل شادم — ہموارہ خرابِ عشقم و آبادم
تو در طلبِ قبول تمامی زاہد — من از طلب دو جہان آزادم

Marfat.com

چشم بینا ہر کہ دارد در جہان — از پسِ پردہ حق بیند عیان

عاشقانِ ذات ہر شکل اور ہر صورت اور ہر رنگ و رُوپ میں اُسکی قدرت
اور جلوہ افروزی کا ایک تماشہ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

اے دل از درگاہِ جانان رخ متاب — زندگی خواہی بجانان اقتراب

عاشق کے دل سے خیالِ جانان کبھی دور نہیں ہوتا یہ دم آخر تک اسکا
ساتھ دیتا ہے ؎

میندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز — چہ خیزد مبتلا خیزد چو میرد مبتلا میرد

عاشق کا یہ قول ہے ؎

از من گمان مبر کہ دل از دوست برکنم — تا جان درین تن است دم از عشق میزنم
زجان دادن نمی ترسم من اے جان — از آن ترسم کہ از تو دور مانم

عاشق ہر راہ و روش میں خدا جوئی کرتے ہیں اور اس کی طلب میں
ہر ایک سے ملتے ہیں اور اُن کا یہ مقولہ ہوتا ہے ؎

رکھتے ہیں ملاقات بد و نیک سے ہم — تیرے ملنے کیلئے ملتے ہیں ہر ایک سے ہم

محقق وہ ہے جو حقیقت اشیاء کما ینبغی پہچانے اور اس پر تمامی حقائق
منکشف اور ظاہر ہوں اور عین العیان سے جس نے مشاہدہ کیا ہو کہ تمامی اشیاء
کی حقیقت حق ہے اور سوائے واحدِ مطلق کے کوئی وجود نہیں ہے ؎

حق جانِ جہان است جہان جملہ بدن — توحید ہمین است و گر ہا ہمہ فن

راہِ حق کے بزرگوں کے اقسام یہ ہیں قطبِ ارشاد۔ قطبِ مدار خضر وقت
غوث۔ ابدال۔ اوتاد صوفی ابوالوقت۔ صوفی ابن الوقت

قطبِ ارشاد سے مخلوق کو ظاہر و باطن کا مفاد پہنچتا ہے۔
قطب الاقطاب اور قطبِ مدار ایک ہے وہ ہمیشہ ایک جگہ قائم

Marfat.com

رہتا ہے تمام جہان اس سے آرزومند اور دعا خواہ ہوتا ہے۔

خضر وقت وہ ہے کہ اس پر علم لدن خضر علیہ السلام کی طرف سے منکشف ہووے اور رمز اور اسرار سے واقف اور آگاہ ہووے جس کو چاہے ایک نظر سے ایک دم کامل بنادے۔

غوث فریادرس کو کہتے ہین بندگان الہی کے معاملہ مین جو ظاہراً اور باطناً انصاف اور عدل کرتا رہتا ہے غوث کے اعضا کا جدا ہونا کرشمۂ غوثیت مشہور ہے

ابدال وہ ہین جن کے تعلق تمام عالم کی نگہبانی اور حفاظت ہو۔

اوتاد وتد کی جمع ہے وتد میخ کو کہتے ہین یہ لوگ ہمیشہ اپنے مقام پر جمے رہتے ہین اور ان کی برکات سے اہل عالم کو انواع الواع کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور بلیات دفع ہوتی ہین۔

صوفی ابوالوقت وہ کامل ہے کہ جس کی حالت اختیاری ہو جب جب چاہے اپنی ذات پر حالت طاری کرے جب چاہے دوسری حالت بدل دے

دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

صوفی ابن الوقت وہ ہے کہ ظاہر و باطن کی صفات مین کامل ہو مگر وقت کی پابندی اس کے لئے ضروری ہے۔ جب حالت اس پر طاری ہو اس کو دور نہ کر سکے بلکہ مدہوشی اور بےخبری اسکی حالت کو لازم ہو ؎

لب پہ نالہ دل مین حسرت جان مین سوز — ناوک اندوہ ہر دم سینہ دوز

مرد وہ ہے کہ ماسوائے اللہ کو ترک کرے۔ رَبِّ اَرِنِیْ اُن کا شور اور رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اُن کا نعرہ ہو جو کچھ دیکھین سوائے دوست کے نہ دیکھین وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ نے اُن پر ایسا اثر کیا ہو کہ سب حجاب مٹ گئے ہون ازل و ابد ان کے نزدیک ایک ہون ؎

مردِ خدا شاہ بود زیرِ دلق — مردِ خدا گنج بود در خراب

مردِ خدا بحر بود بیکران — مردِ خدا قطرہ بود بے سحاب

سالک خدا کی راہ مین چلنے والے کو کہتے ہین ؎

سالکانے کہ قدم در رہِ جانانہ زدند — پشت پا بر فلک از ہمت مردانہ زدند

جو شخص تقوہ و طہارت کے ساتھ ریاضت و عبادت کے لق و دق میدان مین صحرا نوردی کرے اور سیر فی اللہ کے منازل طے کرکے اپنی ہستی سے گذر کر خدا کی ہستی کی طرف ہمہ تن مائل ہو جاوے تو اُس کو اُسوقت سمجھنا چاہیے کہ مقامات سلوک کو احسن طریق سے طے کرلیا ہے ؎

تقوے تیرا مسلک ہو تو لازم طاعت — اُلفت تیرا مشرب ہو تو پیدا حالت

ملزوم عبادت ہو پھر ایسی تجھسے — ہو جاوے عبادت تیری مثل عادت

مجذوب یہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک ازلی وہبی دوسرے کسبی وے اختیاری

مجذوب ازلی وہ ہین کہ روزِ ازل نغمہ الست بربکم سُن کر مدہوش ہوگئے اور اُسی طرح عالم ارواح اور اجسام مین سے پھر عالم برزخ مین مست الست چلے گئے۔ دُنیا مین گم رہنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اُن کی نسبت یہ عام خیال ہے ؎

گر زبان گوید ز اسرار نہان — آتش افروزد بسوزد این جہان

مجذوب کسبی وہ ہے کہ عالم اجسام مین با ہوش ہو کسی بزرگ سے بیعت کی اور اُس کی تعلیم سے جب غلبہ حالت ہونے لگا اُس کا تحمل نہین ہوا۔ مجذوب ہوگیا۔ یا کسی مست مجذوب کی نگہ دفعتاً پڑگئی۔ اس کا تحمل نہین ہوا حالت جذب طاری ہوئی اور مجذوب ہوگیا ؎

Marfat.com

مجذوب سے سالک جو ہو سیدھا سادا | سالک سے جو مجذوب ہو ٹیڑھا بانکا
یہ فانیِ حق ہستی سے اپنی بیزار | وہ باقیِ حق خلق کا ہو کام روا
دیوانہ و مجذوب میں ہے فرق بڑا | جھک اس کی بُری بڑ میں بھی اسکے مزا
مجذوب تو مظلوم ہو پاگل ظالم | باتوں میں ہو مجذوب کی موتی کا پتا

ظاہراً وضع حضور کی مشائخانہ یا فقیرانہ نہ تھی جُبہ و عمامہ کا شوق نہیں تھا فرماتے تھے ؎

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مُرقع | خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست | درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

پیر طریقت بننے اور مرید کرنے کا ابتداء سے شوق نہیں تھا بلکہ ہر وقت یہ خیال تھا کہ شبانہ روز یاد یہ بود میں مستغرق رہیں جبتک حکم قطب ارشادی و پیر طریقت کا صادر نہیں ہوا کسی کو مرید نہیں کیا سیر وجود و دیدۂ بینا ایسی تھی کہ جس کو ایک بار نظر باطن سے دیکھ لیا اس کی ابتدائی اور انتہائی کیفیت سے کما حقہٗ آگاہی ہو گئی پھر طالب کو اسکی طلب کے موافق عطا ہوتا تھا ؎

قومے بہ تمنائے زر و مال خوش اند | قومے بہ تماشائے خط و خال خوش اند
این ہمہ اسباب خرابے دارد | خوش حال کسا نیکہ ہمہ حال خوش اند

مُریدوں کو سامنے بٹھا کر آنکھیں بند کرانا اور توجہ دینا آپکا شیوہ نہیں تھا اکثر ایسا ہوتا تھا کہ لوگ حاضر ہیں اور کسی کے دل میں شوقِ استفادہ پیدا ہوا معاً اُسکی طرف ذرا آپنے خیال کیا اُس پر ایسا فیضان ہوتا تھا کہ وہ بیخود ہو جایا کرتا تھا اور ذات کے لطف سے مسرور ہوتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوا اور اُسنے بار بار اصرار کیا کہ آپ مجھے توجہ اتحادی دیجئے آپنے ازراہِ انکسار فرمایا ہم اس لائق نہیں توجہ اتحادی کیواسطے بڑی لیاقت چاہئے اور لینے کے واسطے بھی بڑا مجاہدہ درکار ہے خواجہ

Marfat.com

باقی باللہ صاحب نے یونان بائی کو توجہ دی تھی اور اُس کی صورت بعینہ خواجہ صاحب کی سی ہوگئی تھی تیسرے دن مرگیا اس توجہ کا کیا لطف ہو وہ شخص نہیں مانتا اور اصرار کرتا رہا فرمایا اچھا اُٹھو اور مبارز خان کی مسجد میں چلو اتنا سنتے ہی وہ شخص بیخود سا ہوگیا اور حجرہ میں بیٹھا رہ گیا تب آپ نے فرمایا اسی ظرف اور حوصلہ پر توجہ اتحادی لینی چاہتے ہو حلوا خوردن را روئے باید حضور فرماتے تھے کہ مشائخانِ طریقت لطائف ستہ سے توجہ دیتے ہیں کاملین کے نزدیک سارا جسم ایک لطیفہ ہے اعلیٰ درجہ کی توجہ یہ ہے کہ تمام وجود سے طالب کی طرف متوجہ ہو۔ ایسی توجہ کے دینے والے اور لینے والے دونوں کم ہوتے ہیں جس وقت خاص اوقات میں عرفانِ ربانی اور دقائق وحدانی اور حقائق سبحانی کا دریا جوش مارتا تھا عام انسان اور خدام تو درکنار جاہل اور ناقص بھی ایسے کامیاب ہوتے تھے کہ اس کیف کا لطف اور اُس لطف کا کیف اُنکی طبیعتوں سے عرصہ دراز تک نہیں جاتا تھا عالی ظرفی بلند حوصلگی ذوی استعدادی کا یہ حال تھا کہ باوجود یکہ بہت بزرگوں سے آپ کو فیض اور فائدے حاصل ہوئے۔ اکثر اولیاء و انبیاء سے جو اس جہانِ فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوگئے ہیں فیضیاب ہوئے ریاضت بھی بے حد مثل بعض بزرگانِ متقدمین کی ہزاروں کوس طلب ذات میں پاپیادہ تنہا سفر کئے صدہا مزارات پر گئے ذکر و شغل دعا و ثنا طریقہ اہلِ اسلام کے موافق کئے تمام عمر سلوک میں گزاری اگرچہ ظاہر و باطن کا سب کچھ کمال تھا مگر یہ فرماتے تھے۔

آنچہ دیدیم دریں باغ ندیدن بہ بود ہر گلے تازہ کہ چیدیم نچیدن بہ بود

طالب جس قابلیت کا ہوتا تھا اس کو تعلیم و تربیت ایسی ہوتی تھی کہ کچھ بار نہیں ہوتا تھا ناتوان وضعیف البدن کو صرف نظر ہی فیوضات سے مشرف فرماتے تھے تصور اپنا کسی طالب توحید کو بتایا نہ کبھی ذوق انجیر شغل کی تعلیم فرمائی ہاں جن کا مادہ قابلِ تصوف پایا اُن کو بتایا لیکن مگر بلا مجاہدہ وریاضت صعوبت مشکل و مشقت

جبروت اِس آسانی سے کرائی کہ عقل کام نہین کرتی اور جب کبھی کسی کو جذبات شکر کی صورت پیش آئی آفاقیہ توجہ ایسی دی کہ معاً حالت درست ہو گئی آپ کو حق تعالیٰ نے استغراق اور فنائے ذاتی جو مقصدِ اعلیٰ اور انتہا اس راہ کی ہے ایسا عطا فرمایا تھا کہ شاذ و نادر ہی کسی کو نصیب ہوا ہوگا یہ موہبت الٰہی ہے خود اختیاری نہین گفتگو اور کلام کرتے کرتے جس وقت موجِ فنا آتی تھی خود اور حاضرین سب بے حس ہو جاتے تھے اور جب حضور استغراق وفنا کے بحرِ ناپیدا کنار سے مثلِ غواص باہر آتے تھے پھر بدستور سب کے سب گفتگو اور کلام کرنے لگتے تھے سبحان اللہ کیا رتبۂ عالی تھا ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن　　　دل بدستِ دگرے دادن وحیران بودن

طالب راہِ طریقت کو لازم ہے کہ پیر کامل کو ذاتِ الٰہی سے متحد جانے اور خدمت پیرِ برحق کو خدمتِ ربّ المطلق تصوّر کرے ؎

خدمتِ او خدمتِ حق کردنست　　　روز دیدن دیدن این روزنست

پیر کامل ہی سے انسان کی رسائی دربارِ رسُول اور خداوندِ عالم کی بارگاہِ عالی مین ہوتی ہے ؎

چونکہ ذاتِ پیر را کردی قبول　　　ہم خُدا درذاتش آمد ہم رسُول

ہم نبی وہم علی وہم ولی　　　دو مبین تا تو نہ باشی احولی

ایک روز ایک شخص حضور پیر مرشد کی خدمت مین آیا پیٹ پر گودڑ لیٹا ہوا تھا اور درد سے بیتاب تھا بیان کیا کہ میرا پیٹ پھٹا جاتا ہے اور انتریاں باہر نکلتی نظر آتی ہین۔ آپ علاج بتائین مدینہ مین مرجاؤنگا فرمایا شاید تم ذکرِ ازہ کرتے ہو اُس نے کہا درست ہے تب ارشادِ عالی ہوا کہ اپنے پیر کے پاس جاؤ اُس نے عرض کی طاقت نہین ہے ذرا تامّل کرکے حضور نے فرمایا یہ شعر پڑھا کرو خدا فضل کریگا شفا اُسی معبودِ حقیقی کے دستِ قدرت مین ہے ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل   کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

تین دن میں اُس کو آرام ہو گیا بات آپ نے فرمایا حد سے گزرنا اور بے سوچے سمجھے کام کرنا اور اپنے کمال کا ناز اور نشان مخلوق کو دکھانا شانِ انسانی کے خلاف ہے

عیب است بزرگ برکشیدن خود را   وز جملہ خلق برگزیدن خود را

از مردمکِ دیدہ بباید آموخت   دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را

کرامتیں حضور کی بیشمار ہیں اب بھی بہت سے اشخاص بقید حیات ہیں جو شاہد حال ہیں ۔ اللہ اکبر جلنا کہ

کرامت ایک روز ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا باوجود پڑھا لکھا ہونے کے عسرت اور تنگی معاش سے بے چین تھا کثیر الاولادی اور تنگدستی کا حال پُر ملال بیان کیا رویا اور دعا کا خواستگار ہوا آپ نے فرمایا خدا مالک ہے وہی کارساز ہے

از یاری خلق بگذر اے مردِ خدا   یاری ز کسے طلب کہ دارد روئے وفا

کارے تو تواند کہ نسازد ہمہ عمر   دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا

جب اس شخص نے بہت اصرار کیا تو آپ نے ایک چٹکی خاک کی دی اور کہا اپنے سرہانے رکھ دینا اور صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ یہ پڑھ لیا کرنا ۔

اے کریمی کہ از خزانۂ غیب   گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستان را کجا کنی محروم   تو کہ با دشمنان نظر داری

اور ہدایت فرمائی کہ کسی سے ذکر نہیں کرنا اُس وقت سے پانچ روپیہ سرہانے سے نکلنے لگے ایک عرصہ کے بعد اُس نے یہ راز [illegible] کر دیا اُسی دن موقوف ہو گئے ۔

کرامت ایک دولتمند شخص جس کا نام [illegible] تھا لاولدی کے خیال سے مغموم رہتے تھے ضعیف العمری کی وجہ سے اعضاء [illegible]

دل مین جاگزین تھی حضور سراپا نور کی خدمت مین حاضر ہوکر التجا کی کہ دعا فرمایئے میرے اس درد کی دوا کیجئے خدا نے دولت دی ثروت دی لیکن کوئی اولاد نہیں جس سے آیندہ نسل کا سلسلہ جاری ہو حکما عاجز آگئے کوئی دوا کارگر نہیں ہوئی آپنے فرمایا خدا کے دستِ قدرت مین سب کام ہین اُسکی ذات سے مایوس نہین ہونا چاہیئے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ منظور الٰہی ہے تو بیٹا پیدا ہوگا فضلِ ربانی سے لڑکا پیدا ہوا عطا محمد بچہ کو حضور کی خدمت مین لائے آپ نے اپنا ایک دستِ مبارک بچہ کے سر پر پھیرا اور دوسرا عطا محمد کے سر پر رکھکر فرمایا ؎

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است ‌ ‌ ‌ از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است

جب کبھی بچہ کو کوئی مرض ہوتا تھا اور اس کے والد بچہ کو حضور کی خدمت مین لاتے تھے تو حضور مسکرا کر یہی شعر پڑھکر دم کر دیا کرتے تھے بچہ کو فوراً آرام ہوجایا کرتا تھا

کرامت ایک روز ایک شخص مسمّی کالکا پرشاد حضور کی خدمت مین حاضر ہوا انہون نے عرض کیا کہ مین عرصہ سے بیمار ہون اطبا لاچار ہوگئے حکما عاجز آگئے۔ بیماری کسی طرح نہیں جاتی سوکھ کر کانٹا ہوگیا ہون اُمید زیست منقطع ہوگئی ہے آپ دعا فرمائین کہ مجھے اس موذی مرض سے نجات ہو آپ نے فرمایا سورج کی طرف منہ کرکے اکیس دفعہ شب شب گنیش کا ٹوکلیش پڑھا کرو انہوں نے ایسا ہی کیا چند روز مین بالکل تندرست ہوگئے۔

کرامت پانی پت مین ایک شخص نائب تحصیلدار بڑے فقیر دوست تھے ان کو حضرت سے بڑی عقیدت تھی اکثر حضور کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور صحبت سے فیضیاب ہوتے تھے ایک مرتبہ عرض کی کہ حضور مین نے امتحان دیا ہے دعا کیجئے کہ کامیاب ہوجاؤن اور مستقل ہوجاؤن مسکرا کر فرمایا ایسی خوشخبری اول باپ دیگا ہے مکان پر جب گئے تو دیکھا کہ باپ کا خط آیا ہے اوسمین یہ خوشخبری درست ہے

کرامت ۵۴ محمد ابراہیم عرف نواب پہلوان حضور کے مرید تھے چھوٹے خان پہلوان جو بڑا قوی الجثہ اور طاقتور تھا بڑا دوروں پر چڑھا ہوا تھا یہ شخص نواب پہلوان سے بدرجہا زیادہ طاقتور تھا اور نواب پہلوان کو چھیڑتا تھا کہ مجھ سے کشتی لڑو مگر نواب پہلوان کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا اور وہ پہلوتہی کرتے تھے اس کی خبر حضور کو بھی ہوئی آپ نے نواب پہلوان سے فرمایا میاں اللہ کا نام لیکر لڑو خدا مالک ہے جس دن کشتی ہو ہم سے بھی کہہ دینا ایک روز کشتی کی ٹھہری اس دن حضور کی طبیعت کچھ ناساز تھی میدان کشتی میں سینکڑوں آدمیوں کا اجتماع ہوگیا تماشائیوں کا ہجوم تل رکھنے کو جگہ نہیں حضور اپنے حجرے میں لیٹے ہوئے تھے چند آدمی پلنگ کے قریب بیٹھے تھے کہ یکایک آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا وہ مارا تھوڑی دیر میں آدمیوں نے آکر بیان کیا کہ نواب پہلوان نے چھوٹے خان کو پچھاڑ دیا۔

کرامت ۵۵ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر شوق میں قدم بوسی کی اور کہا ؎

اے عجب بوسہ بپائے زدنش بے ادبی ست — زانکہ پایش نہ شود رنجہ ز بوسیدن تو

اور کھڑے ہوکر دست بستہ عرض کی کہ عبادت کرتے کرتے مدت ہوگئی سینکڑوں فقرا کی خدمت میں گیا انواع الواع قسم کے وظائف پڑھے مگر ذات کا پتہ نہیں چلا طلب ذات میں مثال ماہی بے آب ہوں آپ کچھ عطا کیجئے اور اس طرح سے مخاطب ہوا

کعبۂ جان قبلۂ من روئے تو — سجدہ گہ عاشقان ابروئے تو

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمال روئے تو

آپ نے فرمایا میاں تم کو کسی نے بہکا دیا ہے ہم بھی کوئی فقیر میں کسی عابد زاہد ولی اللہ کے پاس جاؤ تاکہ کوئی عمل بتائے اور تمہاری عقدہ کشائی ہو جب وہ شخص زیادہ مُصر ہوا تو آپ نے فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ خدا تعالیٰ تو گردن کی رگ سے بھی قریب تر ہے وہ یہ خود فرماتا ہے اور تم جہان میں ارے مارے پھرتے ہو

Marfat.com

ارے او طالبِ منزل کہاں یار ——— رگِ جان سے تیرے وہ قریب ہے

اسی پر شاکر رہو اگر منظورِ الٰہی ہے تو تیرا بھی ہو جاویگا۔ دل چاہے تو اس شعر کی مداومت کیا کرو ؎

ہرچہ آید در دلم غیر تو نیست ——— یا توئی یا بوئے تو یا خوئے تو

دو چار ہی یوم میں وہ انوار و تجلیات کا ظہور ہوا کہ بیان سے باہر ہے کہ ؎

خاصانِ خدا خدا نباشند ——— و لیکن ز خدا جدا نباشند

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ——— گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کرامت ؎ جس زمانہ میں دہلی میں کمشنری تھی پنڈت شو دت کمشنر صاحب کے سررشتہ دار تھے ایک دن کمشنر صاحب بہت ناراض ہوئے اور پنڈت شو دت سے بڑی سختی سے پیش آئے اور موقوف کرنے کو تیار ہو گئے پنڈت جی کو بہت انفعال اور رنج ہوا اور استعفے کی دل میں ٹھانی۔ چونکہ پنڈت شو دت حضور سیر مرشد مولانا صاحب قبلہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ ابھی پہنچے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک مرتبان پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کیا ہے پنڈت جی بولے حضور کچھ نہیں تھوڑا مربہ ہے۔ آپ نے فرمایا بہت خوب "مربی بیار و مربہ بخور" کہو صاحب اب تو کمشنر صاحب تم پر بہت مہربان ہیں پنڈت جی آبدیدہ ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا اور ملازمت سے سبکدوشی کا ارادہ ظاہر کیا حضور نے فرمایا کیوں گھبراتے ہو خدا کی سب قدرت ہے ؎

چشمِ دل بکشا ببین بے انتظار ——— ہر طرف آیاتِ قدرت آشکار

میاں تم کو تو اس نے ڈپٹی کر دیا ہے تم پریشان نہ ہو خدا فضل کریگا وہ بھی مہربان ہوگا اب جب پنڈت شو دت کچہری میں آئے تو معلوم ہوا کہ کمشنر صاحب نے بہت زور کی سفارش اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے واسطے کر دی ہے چنانچہ ایام میں

Marfat.com

منظور ہو کر آگئی پنڈت شودت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہو گئے اور عرصہ دراز تک بڑی نیکنامی سے اس عہدہ پر مامور رہے سینکڑوں مرتبہ آپ سے کرامتیں صادر ہوئیں اگر آپ کی کرامتوں کا اور خرقِ عادات کا بیان مکمل طور سے کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جاوے جب کوئی شخص آپکی کسی کرامت کا اظہار کرتا تو حضور فرماتے تمہارا خیال ہے کجا ہم اور کجا کرامت۔ کرامت سے بندہ خدا نہیں ہوتا بندہ بندہ ہی ہے اور خدا خدا ہے

اللہ

بندہ نہ کسی حال میں ہووے معبود	ہاں فضلِ خدا ہو تو خودی ہو مفقود
بندہ ہے بندہ ہے خدا پھر بھی خدا	جو کام ہو جسکا وہ اسی کو مسعود

حضور نے قبل وصال اپنے مریدوں کو جو جس قابل تھا فیض کلی پہنچایا مولف کے والد قبلہ مولوی امو جان صاحب مرحوم مغفور پر ہمیشہ بڑی عنایت فرمائی۔ چنانچہ حضور کے فیضانِ صحبت سے چند روز میں ان کو سرورِ ذوق و شوق کثیر پیدا ہوا۔ اور جب انوار و جذبات وارادات عروج و نزول قبض و بسط جو اس راہ کے لوازمات ہیں بخوبی مشاہدہ ہونے لگے اس وقت بیعت کر کے خاندانِ قادریہ و چشتیہ کے ان تمام اوراد و اشغال عملیات و نقوش جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے تعلیم فرمائے اور خرقۂ خلافت سے مشرف بخش کر ردائے خاص عطا فرمائی اور بنا بر فیض رسانی خلق اللہ مامور فرمایا بزرگوں کی اشیا کی بڑی برکت ہوتی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی جب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زیارت کے واسطے حاضر ہوا تو اطلاع کنندہ سے کہا کہ اگر حضرت ملنے سے انکار کریں تو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سنا دینا جب حضرت سے عرض کیا گیا کہ بادشاہ بنا بر زیارت حضور خدمتِ اقدس میں تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا معاف رکھو اطلاع کرنے والے نے یہ مذکرہ بالا آیت پڑھی آپ نے فرمایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ

Marfat.com

مین ہم ایسے غرق ہین کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی خبر نہین اُولِی الْاَمْرِ کی کیا خبر ہو ۵

عشق چہ بود قطرہ دریا ساختن | از دو عالم با خدا پرداختن
عشق از ہستی خود وارستن است | در مقام سرمدی پیوستن است

قاصد نے سلطان محمود غزنوی کو یہ پیغام سُنایا بادشاہ نے اپنی پوشاک ایاز کو پہنا کر سلطان بنایا اور دس کنیزون کو مردانہ لباس پہنا کر ہتھیار بند ہوائے اور ایاز کے ساتھ خود بھی غلامون کے زمرہ مین شامل ہو گیا جب حجرہ مین داخل ہوا محمود نے عرض کیا حضرت آپ نے سلطان کی کچھ تعظیم نہین کی آپ نے فرمایا نقلی سلطان ہے پھر محمود سے اشارہ فرمایا کہ ان نامحرمون کو باہر کردو محمود نے تعمیل حکم کی اور دُعا کی درخواست کی ایک تھیلی اشرفیون کی پیش کی آپ نے ایک خشک روٹی محمود کو دی اور ارشاد فرمایا کہ کھاؤ بادشاہ کو کھانے مین تکلف ہوا آپ نے فرمایا کہ جیسی ہماری روٹی تم کو ناگوار ہے اسی طرح تمہارا مال ہم کو ناگوار ہے یہ اشرفیان ہمارے کس کام کی ہین ضرورتمندون اور مسکینون کو دو پھر آپ نے ایک کپڑا عطا فرمایا اور ارشاد کیا جب کوئی سخت مشکل ہو اس کے توسل سے دعا کرنا جب محمود چلنے لگا تو آپ نے تعظیم دی اور فرمایا کہ تو اُس وقت ناز بادشاہی مین امتحان کے لئے آیا تھا اب چونکہ تجھ مین خاکساری کا اثر ہو گیا ہے اس لئے تعظیم دیتا ہون واپسی پر محمود نے سومنات پر حملہ کیا اور جب جنگ مین دقت واقع ہوئی اور تردد کا وقت ہوا بادشاہ نے جامہ پہنکر دعا کی فضل الٰہی سے فتح کامل ہوئی رات کو خواب مین دیکھا کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین تو نے ہمارے خرقہ کی عزت نہین کی فتح و شکست دنیوی بات تھی اگر تو کسی ایسی دولت عظمےٰ کے واسطے دعا مانگتا جو سرمدی اور لازوالی ہوتی تو خدائے تعالیٰ اس کی برکت سے وہ بھی تجھ کو عطا کرتا اور ہمارے اس جامہ کی شرم رکھتا۔

مولوی احمد جان صاحب نور اللہ مرقدہٗ جو حضور مولنا مرشدنا سید
محمد غوث علی شاہ صاحب قدس سرہُ العزیز کے مریدان خاص مین سے تھے ایک
مرتبہ اُن پر غلبۂ عشق زیادہ ہوا اُس زمانہ مین وہ سررشتہ تعلیم مین مدرس اول
فارسی تھے اُنہون نے ایک ماہ کی رخصت کی درخواست دی مگر انسپکٹر مدارس
نے رخصت منظور نہین کی آپنے استعفےٰ داخل کردیا اور بلا اجازت معہ متعلقین باقی
مین حضور کی خدمت مین حاضر ہوگئے کئی روز مولوی صاحب یعنی والد قبلہ پر عجیب
حالت طاری تھی بےچینی سے بیقراری اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ ایک منٹ
آنسو نہین رکتا تھا فنافی الشیخ کی منزل پر پہنچ گئے تھے جب حضور قبلہ نے یہ حالت
دیکھی تو حقیر مؤلف کو جس کی عمر اُس وقت تھوڑی تھی اپنی چھاتی سے لگایا اور والد
سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ بچہ ہمارا ہوگیا ہے اُس کو اب کسی پیر کی ضرورت نہین
بس رونا دور کرو تمہارا حصہ تم کو مل گیا ملازمت کے جاؤ۔ زبان سے یہ ارشاد ہونا
تھا کہ سکون ہوگیا۔ تھوڑی دیر مین چٹھی رسان لفافہ لایا جس مین حکم تھا کہ ایک ماہ
کی رخصت منظور ہے استعفےٰ واپس۔ والد صاحب قبلہ پر سلوک کے تمام مدارج کا
انکشاف ہوگیا۔ اور اِس حقیر پر وہ اثر ہوا کہ اب تک وہ کیف کبھی کبھی ہو جاتا ہے
جس کے بیان سے زبان قاصر ہے ؎

سب تن مین مرشد کی سیری شان ہے موجود
آنکھون مین سمایا جو وہ ہر آن ہے موجود

جو چشمِ حقیقت سے اگر آپ کو دیکھے
جلوہ ہے خدائی کا جو انسان مین موجود

قربان ہون مین شیخ پر اپنے دن رات
دکھلاتے تھے کیا ذات کے آثار و صفات

انوار و تجلیات و سیرِ ملکوت
تھے اُنکی توجہ مین یہ ایک بات کی بات

حضور مرشدنا ہادینا سید محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جن اشخاص پر خاص لطف و کرم تھا اُن سے بھی اکثر عجیب عجیب باتوں کا ظہور ہوا ہے چنانچہ جو اس حقیر نے بچشم خود دیکھی ہیں اُن میں سے چند درج کی جاتی ہیں۔ لالا جوالا پرشاد وکیل ساکن لاہور کو مولوی امو جان صاحب مرحوم مغفور سے جو حضور کے نظر کردہ خاص تھے بڑی عقیدت تھی ایک دن تنگی معاش کی حالت بیان کی اور ملتجی دعا ہوئے۔ آپ نے فرمایا میاں ہم تو کچھ ہیں نہیں لیکن دامن جنکا پکڑا ہے اُن سے عرض کر دیں گے۔ دعا بھی کر دیجئے۔ منظوری مولیٰ کے اختیار میں ہے اور تعویذ ذیل دیا کہ جب کچہری میں جایا کرو تعویذ کو ٹوپی میں رکھ لیا کرو اور حضور قبلہ کی روح سے استمداد چاہنا خدا پر بھروسہ رکھنا اگر منظور الٰہی ہے تو بہتر ہوگا اور ہدایت کی کہ اکیس یوم تک علی الصباح نہا کر اکیس تعویذ روز آٹے کی گولیوں میں لپیٹ کر دریا میں ڈالا کرنا۔ خدا کے فضل سے میعاد مقررہ کے اندر ہی اس قدر وکالت مقبول ہوئی اور ایسی فراخ دستی ہوگئی کہ بیان سے باہر تمام قرضہ ادا ہوگیا اور تا دم آخر تنگدستی کی شکایت نہیں ہوئی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مرزا خورشید عالم صاحب بہادر شاہ بادشاہ دہلی کی نسل میں تھے اُن کے بزرگوں کی تمام جائداد و املاک غدر کے بعد ضبط ہوگئی مرزا صاحب غدر میں کمسن تھے جب سن شعور کو پہنچے تو سرکار دولتمدار سرکار انگلشیہ میں بہت سی درخواستیں بابت وثیقہ پیش کیں جو وقتاً فوقتاً نامنظور ہوتی رہیں ایک مدت مدید کے بعد مرزا صاحب مولوی امو جان صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ ایک روز مرزا صاحب نے عرض کیا

کہ حضور کوئی عمل بتایئے اور دُعا کیجئے تاکہ کوئی صورت معاش پیدا ہو آپ نے کچھ دیر تامل کیا اور پھر فرمایا کیوں گھبراتے ہو ایک درخواست خدا کا نام لے کر کمشنر صاحب کی خدمت مین پیش کرو اور اُن سے ملاقات بھی کرو خدا مالک ہے اس مین سب قدرت ہے. چالیس یوم علی الصباح بعد نماز ایک سو ایک مرتبہ یا فتّاحُ پڑھ لیا کرو جو کچھ منظور الٰہی ہے انشاء اللہ بہتر ہی ہو گا مرزا خورشید عالم صاحب نے درخواست کمشنر صاحب کی خدمت میں پیش کی کمشنر صاحب نہایت ہی الطاف سے پیش آئے. اور معقول گذارہ کی سفارش کی جو گورنمنٹ عالیہ نے منظور فرمائی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ مرزا خورشید عالم صاحب نواب مرزا صاحب داغ دہلوی کو مولوی امو جان صاحب قبلہ کی خدمت مین لائے اور عرض کیا کہ ان کا ارادہ ہے کہ حیدر آباد جائین تاکہ کوئی معقول صورت اُن کیواسطے پیدا ہو آپ ان کے لئے دُعا فرمائین اور کوئی عمل بتائین. یہ سُن کر مولوی صاحب نے فرمایا حیدر آباد جا کر کیا کرین گے. رامپور چلے جائین تو بہتر مگر چونکہ مرزا صاحب پر حیدر آباد کا شوق غالب تھا حیدر آباد چلے گئے وہان ایک عرصہ تک مُقیم رہے لیکن کوئی صورت نہین پیدا ہوئی یہان تک کہ شرف باریابی بھی حاصل نہین ہوا مجبوراً دہلی واپس آئے اور مولوی صاحب قبلہ سے سارا ماجرا بیان کیا. آپ نے فرمایا خدا کا کام حکمت سے خالی نہین ہوتا ہے اب بھی رامپور چلے جاؤ خدا مالک ہے تھوڑے عرصہ بعد داغ صاحب ریاست رامپور گئے اور وہان اُن کی دلی تمنا پوری ہوئی ریاست مین ملازم ہو گئے نواب صاحب نے بڑی قدر و منزلت کی چند سال بعد نواب مرزا صاحب داغ جناب قبلہ مولوی صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوئے تو ازراہ عقیدت عرض

Marfat.com

کیا۔ حضور اب حیدر آباد کی نسبت کیا ارشاد ہے کچھ سکوت کے بعد آپ نے فرمایا ہاں اب بسم اللہ کرو خدا مبارک کرے۔ سفر میں اور حیدر آباد پہنچ کر ہمیشہ یا عزیز کا ورد رکھنا ہم بھی دعا کریں گے خدا مالک ہے وہی کارساز ہے داغ صاحب حیدر آباد پہنچے حالانکہ کوئی بڑا وسیلہ نہیں تھا مگر فضل یزدانی سے سرکار عالی حضور نظام صاحب بہادر کے دربار میں رسائی ہوگئی اور خدا نے وہ کامیابی بخشی کہ رفتہ رفتہ بندگان عالی حضور نظام صاحب بہادر فرمانروائے ملک دکن نے فصیح الملک کا خطاب عطا فرمایا اور شاعری میں استادی کا شرف بخشا متعلقین کے منصب مقرر ہوئے اور داغ صاحب کے واسطے ایک بڑی گرانبہا رقم بطور تنخواہ ماہانہ مقرر ہوئی اور جب تک زندہ رہے حضور نظام بڑی مہربانی اور الطاف خسروانہ سے پیش آتے رہے اور ہمیشہ انعام و اکرام و خلعت فاخرہ سے سرفرازی بخشتے رہے۔

نواب محمد قاسم علی خان صاحب ریاست پاٹودی میں منتظم تھے اور ریاست کے کل کاروبار کے کلی مختار تھے۔ نواب ممتاز حسین خان والئی ریاست پاٹودی سے ان کی چشمک ہوگئی اور نواب صاحب نے منتظم صاحب کے اختیارات یکے بعد دیگرے کم کردیئے اور ریاست پاٹودی سے ان کے اخراج کی تدبیر شروع ہوئی نواب صاحب پاٹودی اس قدر آمادہ تخریب ہوگئے کہ منتظم صاحب مجبوراً دہلی میں زیادہ رہنے لگے ایک دن نواب محمد قاسم علیخان صاحب کو نواب پاٹودی کی جانب سے سخت صدمہ پہنچا مولوی امتوجان صاحب قبلہ مرحوم ومغفور سے نواب محمد قاسم علی خان صاحب کو بہت عقیدت تھی اور ان کو بھی ان سے محبت تھی انہوں نے تمام ماجرا آبدیدہ ہو کر مولوی صاحب سے بیان کیا اور عرض کیا کہ صدمات کی انتہا ہو چکی نواب نے اس قدر تنگ کیا ہے

کہ اب برداشت ناممکن ہوگئی ہے ۔ مین آپ کو آپ کے پیر کا واسطہ دیتا ہون کہ
میرے حق مین دعا کیجیے ۔ اور مین آپ کا پاؤن اس وقت تک نہین چھوڑون گا
جب تک آپ مجھسے دعا کا وعدہ نہ فرمالین مولوی صاحب پر چونکہ فنا فی الشیخ
تھے پیر کا نام سنتے ہی ایک حالت طاری ہوگئی آنکھین سرخ ہوگئین اور منہ سے
کف جاری ہوگئے اور یہ فرماتے تھے ہم جھوٹے خدا سچا اس مین سب کچھ قدرت
ہے یہ حالت تقریباً ایک گھنٹہ رہی اسی حالت مین ایک ہی دفعہ فرش پر زور سے
ہاتھ مار کر کہا ؎

اے روبہک نادان چرا نشستی بجائے خویش ۔۔۔ با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

تھوڑی دیر کے بعد سکون ہوگیا اس کے بعد صبح تک نوافل پڑھتے رہے اور
کسی سے بات نہین کی دوسرے ہی دن ریاست پاٹودی سے تار آیا کہ نواب خناق
مرض مین مبتلا ہوگئے ۔ چنانچہ نواب دہلی مین لائے گئے اور یہان ان کا انتقال ہوگیا
منتظم صاحب بدستور ریاست مین اسی عہدہ پر مامور رہے بلکہ اختیارات مین
اور اضافہ ہوا ۔ نواب محمد قاسم علی خان صاحب نے اس بارہ مین مولوی صاحب سے
بطریق تشکر جب کبھی ذکر کیا تو انھون نے فرمایا میان اس مین کیا دھرا ہے ؎

آپ کرتے ہین جہان کا نام ہے
آپ کے ہاتھون مین سارا کام ہے

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضور سراپا نور مرشدنا ہادینا مولانا مولوی سید
محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین بہت سے مرید حاضر تھے
چونکہ حضور کی طبیعت اس دن کچھ زیادہ ناساز تھی مریدون نے عرض کیا
آقائے نامدار تسبیح مبارک کا ایک ایک دانہ سب غلامون کو عطا ہو جائے جو
موجب برکت ہوگا حضور نے فرمایا جس کی قسمت کی ہوگی [illegible]

Marfat.com

پہنچ جاویگی۔ کچھ عرصہ بعد شاہزادہ مرزا سلیمان جاہ جو بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے قریبی رشتہ دار تھے جن کا رُتبہ شاہیر اور عمائدین دہلی مین اوّل درجہ پر تھا حضور اقدس کا شہرہ سُن کر بارادہ بیعت پانی پت مین حاضر ہوئے اور حضور کی خدمت مین آکر شرف قدمبوسی حاصل کیا۔ جناب اقدس بڑی عنایت اور مہربانی سے پیش آئے شاہزادہ صاحب نے حضور کی تسبیح مبارک ہاتھ مین لی اور اس کو بوسہ دیا چلتے وقت تسبیح جو ہاتھ مین تھی یاد نہین رہی اور اپنے ساتھ ہی۔۔۔ سلئے ہوئے چلے گئے عرصہ دراز تک یہ تسبیح شاہزادہ صاحب کے ہان تبرکاً رہی چند سال بعد شاہزادہ مرزا سلیمان جاہ صاحب حسب المعمول احقر کے مکان پر جو محلہ رودگران مین واقع ہے حضور مولانا مرشدنا کے عرس کی تقریب مین تشریف لائے بعد ختم نہایت ادب سے تسبیح مبارک حضور مرشدنا والد صاحب قبلہ کو پیش کی اور کہا مولٰنا حق بحقدار رسید اس طرح سے حضور کے ارشاد کی تکمیل ہوئی وہ تسبیح اور ردائے مبارک والد قبلہ مولوی لتوجان صاحب مرحوم و مغفور نے احقر کو رسمی بیعت خاندان قادریہ وچشتیہ مین کراکر عطا فرمائی۔

تسبیح مبارک کا ہزارہا بار کا تجربہ ہے کہ اگر کوئی مریض یا سحر شدہ یا جس پر جن یا آسیب کا اثر ہو یا کوئی بھوت یا خبیث ارواح کی جھپیٹ مین آگیا ہو اور وہ شخص ازروئے اعتقاد صدق دل سے تسبیح کو پانی مین دھوکر پانی استعمال کرتا ہے تو خدا اپنی رحمت اور کرم سے اُس کو شفا بخشتا ہے اور اُس پر سے جادو۔ آسیب جن۔ بھوت وغیرہ کا اثر زائل ہو جاتا ہے والد قبلہ نے اُن تمام عملیات و وظائف و دیگر اوراد کی جو بڑے حضور سے سینہ بسینہ پہنچے تھے تعلیم فرمائی اور اجازت دی اور نیز اُن مجرب نقوش و عملیات و تعویذات

Marfat.com

جو افزونی رزق بغض و محبت شفائے امراض اور خلق اللہ کے دیگر جائز مطالبات بر آنے میں بے مثل ہیں ان کی خاص طور سے تعلیم و ہدایت فرمائی اب اس عاصی پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اگر کوئی حاجت مند اپنی کسی جائز ضرورت کے واسطے کوئی عمل یا وظیفہ یا تعویذ طلب کرے تو بنظر فیض رسانی خلق اللہ اس کے بتانے میں پہلو تہی نہ کی جاوے کوئی اجرت یا نذرانہ نہیں محض خالصۃً للہ اس کا اظہار کیا گیا۔ چند مجرب تعویذات بنا بر فائدہ رسانیِ خلق مندرجہ ذیل ہیں۔ دیگر امورات کے واسطے فقیر عاصی پُر معاصی سے حسب ضرورت استفسار کیا جا سکتا ہے۔ بزرگانِ دین کی روح کے طفیل انشاء اللہ فائدہ عظیم ہو گا۔

تعویذ وسعت رزق کیواسطے مجرّب ہے

علی الصباح بعد نماز صبح اکیس بار درود شریف پڑھے اور ایک سو ایک مرتبہ یا رزّاق پڑھے اور حق تعالیٰ کو قادرِ مطلق کارساز حقیقی خیال کرکے دعا مانگے نقش

۷۸۶

۳۱	۳	۹۵	۲
۹۰	ز	ر	۴
۸	ق	ا	۱۹۹
۲	۱۹۸	۹	۹۹

ہذا کو داہنے بازو پر باندھے دیگر مذاہب کے لوگوں کے واسطے صرف تعویذ کو موم جامہ کرکے بازو پہ باندھنا کافی ہے حق تعالیٰ حاجتمند کی جلد مراد بر لائے گا۔

اگر کسی شخص کے اولاد نہیں ہوتی ہے تو بعد نماز صبح اکیس دفعہ درود شریف پڑھے اور ایک سو اکیس بار رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ پڑھا کریں بعدہٗ [illegible]

Marfat.com

دم کرے اور پانی پر دم کر کے خود پئے اور اپنی بیوی کو پلائے۔ خدائے بزرگ برتر سے دعا مانگے ؎

مُرادِ خویش زِ درگاہِ بادشاہی خواہ
کہ ہیچ کس نشود نا امید از آن درگاہ

انشاء اللہ اولاد ہوگی۔ یہ عمل چالیس یوم تک کرے حرام سے قطعی پرہیز اور توبہ لازمی ہے۔

اگر کسی عورت کا شوہر اس سے التفات نہ کرتا ہو اور ناراض رہتا ہو تو اس نقش کو شربت میں گھول کر شوہر کو پلادے اور صدق دل سے اس کی اطاعت کرے۔ انشاء اللہ شوہر محبت کرنے لگے گا

۷۸۶

۹	۱۲	۱۵	۴
۱۴	۳	۸	۱۳
۴	۱۶	۱۰	۷
۱۱	۶	۵	۱۶

عورت کو چاہئے کہ بعد نماز صبح اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر ایک سو اکیس بار یا لَطِیفُ پڑھے بعد میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور خدا تعالےٰ سے نہایت ادب سے التجا کرے اور دعا مانگے۔ اور اور عورت ذیل کا تعویذ اپنے داہنے بازو پر باندھے۔ خدا اُس کی مراد بر لائے گا۔

۷۸۶

۸	۱۱	۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۰
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۲	۵

اگر کسی عورت کے دردِ زہ شدید سے ہوں اور بچہ پیدا نہ ہوتا ہو اور تکلیف زیادہ ہو تو نقش ذیل کو کچی اینٹ پر لکھ کر جب وقت درد شدت سے ہوں عورت کے پاؤں

Marfat.com

کے نیچے رکھا جاوے انشاء اللہ بچہ جلد پیدا ہو گا۔

۷۸۶

ح	ا	و
ج	ہ	ز
و	ظ	ر

اگر کسی عورت کا حمل گر جاتا ہو تو جب حمل تین ماہ کا ہو جاوے یہ نقش روزانہ پانی میں گھول کر عورت پیے تو انشاء اللہ حمل ساقط نہ ہو گا۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

اگر کسی شخص سے کوئی حاکم یا امیر ناراض ہو گیا ہو تو تعویذ مندرجہ ذیل کو داہنے بازو پر باندھ کر اس کے سامنے جایا کرے انشاء اللہ مہربان ہو گا بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ اوّل و آخر درود شریف پڑھے اور اپنے نام کے عدد نکال کر اس تعداد کے موافق یا عَزِیْزُ پڑھے اور دُعا مانگے انشاء اللہ جلد کامیاب ہو گا اہلِ ہنود و دیگر مذاہب کے لوگوں کے واسطے تعویذ ہی کافی ہے تعویذ موم جامہ میں رکھنا چاہیے۔

۷۸۶

۸۷	۸۲	۸۹
۸۸	۸۶	۸۴
۸۳	۹۰	۸۵

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہو تو بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اکیاون بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دُعا مانگے خدا اُس مصیبت سے جلد نجات دے گا۔

اگر کسی شخص کو بخار آتا ہو تو بعد نماز صبح اوّل ستر مرتبہ درود شریف

Marfat.com

پڑھے پھر ایک سو اکیاون بار قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور پانی پر یا دوائی پر دم کرکے پئے انشاء اللہ جلد صحت ہوگی۔ دیگر مذہب کے لوگون کے واسطے تعویذ کی ضرورت ہے۔

اس راہ مین راسخ الاعتقادی بڑی چیز ہے اور بزرگان دین کا ادب لازمی۔ چنانچہ بے ادب بے نصیب اور با ادب با نصیب مشہور ہے ؎

از خدا جوئیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از لطف رب
ادب بہتر از گنج قارون بود | فزون تر ز ملک فریدون بود
با ادب منظور حق ہے اے عزیز | بے ادب مردود ہے اور بے تمیز
ہے ادب بے شبہ نور باطنی | سچ ہے قول مولوی معنوی

از ادب پرنور گشت است این فلک
وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

حضور اقدس سیدنا مخدومنا مولٰنا مولوی سید محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ ابدال اور قطب کے درجہ کے تھے۔

نسبت جذب بھی آپ کو اپنے بزرگون سے پہنچی تھی گاہ گاہ اس کا بھی اثر ہوتا تھا مگر باعث ضبط ہونے ہر ایک کو اس نسبت کے وارد ہونے کی تمیز نہیں ہوتی تھی۔ نسبت جدی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی آپ کو پہنچی تھی۔ ابتدا ہی مین مرتبہ فنا فی الرسول آپ کو حاصل ہو چکا تھا مگر بسبب غلبہ فنا فی الذات زیادہ تر ذات کی طرف رجحان رہا اور جو کچھ معاملہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم و خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ عاشقِ صادق رسول مقبول کے ساتھ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور دیگر اصحاب کبار کے ساتھ و نیز حصولِ فیضانِ روحی دیگر اکابران تھا وہ لائق تحریر و تقریر نہیں حضور فرمایا کرتے تھے جو کچھ فیض و فائدہ کسی نبی یا ولی سے یا اُن بندگانِ دین سے حاصل ہو جو بقیدِ حیات ہوں۔ اس کو حاصل کرے اور نہ چھوڑے مگر ذات کی طرف لگا رہے اور سب کو منسوب بہ ذات کرے۔ طلب میں صداقت سے کوشش کرنے سے مطلوبِ حقیقی تک رسائی ہوتی ہے

سایۂ حق بر سرِ بندہ بود ‏ ‏ عاقبت جویندہ یابندہ بود

چون نشینی بر درِ کوئے کسے
عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

حضور خطۂ ہندوستان میں قطبِ ارشاد تھے جو ہر رنگ سالک یا مجذوب نزدیک یا دُور ہندوستان میں اہلِ باطن تھے ازراہِ باطن سب کو آپ کے قطبِ ارشاد ہونے کا علم تھا ؎

اے ظہورِ تو تجلّیٔ نُورِ نُور
گنجِ مخفی از تو آمد در ظہور

آپ کمالاتِ باطنی میں فردُ الافراد اور توحید میں لاثانی آفاق عارف بے باک تھے۔ آپ کو مرتبہ غوثیت بھی حاصل تھا۔ چنانچہ ایک شخص نے اتفاقیہ بوقت شب آپ کی اس حالت کو دیکھ لیا تھا۔ آپ نے اُس کو منع فرمادیا کہ ہماری زندگی میں کسی سے ذکر نہ کرنا آپ کو مرتبہ سلطان الارض بھی حاصل تھا ہزاروں کروں کا سفر طے فرما دیا کرتے تھے متعدد بار دیکھے مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف بہ ہوتے تھے

دہلی سے پانی پت تقریباً چالیس کوس ہے ایک دفعہ آپ جمعہ کی نماز کے واسطے پانی پت سے دہلی میں عین بوقتِ نماز تشریف لائے اور نماز پڑھ کر اسی وقت پانی پت تشریف لے گئے۔ دہلی میں جس نے دیکھا متعجب و متحیر رہ گیا ؎

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ

حضور کو مرتبہ جسم اکتسابیہ بھی حاصل تھا۔ چونکہ آپ عارف کامل مکمل تھے اور عبور آپ کا عالم بے رنگی میں تھا اور جس کا عبور عالم بے رنگی میں ہوتا ہے وہ جس شکل و ہیئت میں متشکل ہونا چاہے ہوسکتا ہے۔ ایسا ہی آپ کا حال تھا۔ جو اشخاص آپ کی خدمت میں بغرض حصول مدعا حاضر ہوتے تھے کسی کو بھی ترک تعلقات ظاہری کر کر جنگل یا تکیہ یا مسجد میں رہنے کی یا عمل پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے ؎

نے گویم از عالم جدا باش | ہر جا کہ باشی با خدا باش
اے گدا ہر جا نشینی با خدا دیوانہ باش | خواہ در مسجد نشین و خواہ بتخانہ باش

توکل اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ ساری عمر میں ایک دفعہ بھی کسی چیز کی طلب نہیں کی۔ کبھی کبھی بطریق مزاح فرمایا کرتے تھے۔ گو ہم نے توکل اختیار کیا یعنی اوقات بسری کے واسطے کوئی سبیل حصول معاش نہیں کی۔ گر ہمت والے وہ لوگ ہیں جو اپنی قوت بازو سے پیدا کرتے ہیں۔ اور شیر کا خواص رکھتے ہیں۔ آپ بھی کھاتے ہیں اور اوروں کو بھی کھلاتے ہیں ؎

Marfat.com

نخورد شیر نیم خوردہ سگ
گر بہ سختی بمیرد اندر غار

تن بہ بیچارگی و گرسنگی بنہد و دست پیش سفلہ دار

یہ تعلیم تھی کہ اہل دنیا کاہلی کی طرف مائل نہ ہو جاوین مگر جو لوگ اس کے اہل ہوتے تھے اُن کو توکل کی تعلیم ہوتی تھی اور ارشاد ہوتا تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْن۔ اللہ تعالےٰ توکل کرنے والون کو دوست رکھتا ہے ٭

ہر کہ در بحرِ توکل غرق گشت
ہمتش از ما سوائے اللہ در گذشت

این توکل گرچہ دارد رنجہا فہو حسبہ بخشد از وے گنجہا

رضا اور تسلیم کی پابندی اس قدر تھی کہ تکلیف مین بھی فرحان و شادان رہتے تھے۔ اگر کسی نے کچھ کہا تو اسی وقت فرمایا ٭

گذشتہ ایم مصلحت خویش بدوست
کز دوست بمن ہر چہ رسد بس نیکوست

خدا ہر چہ خواہد کند بندہ باش رضا پیش گیر و سر افگندہ باش

حضور فرماتے تھے کہ حصولِ علم انسان کے واسطے مقدم ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ۔ یہی خداشناسی کا ذریعہ ہے کہ ٭

بے علم نتوان خدا را شناخت

علم ہی کی وجہ سے عقل و دانش مین ترقی فہم و ذکا مین اپنادی ہوتی ہے۔ دین اور دنیا کے بڑے بڑے کام انجام پذیر ہوتے ہیں علم کی دولت لازوال ہے ٭

Marfat.com

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

صاحب علم کی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ جاہل کو ہر شخص حقارت کی نگہ سے دیکھتا ہے۔ اس کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی عادات قبیحہ کا اثر نہ پڑے ع

زجاہل گریزندہ چون تیر باش

دُنیا مین انسان کو لازم ہے کہ اہم کام کو اسکے انجام بخوبی سوچ کر عقلمندون کی مشاورت سے شروع کرے۔ کیونکہ تشاوروا وفی الامر کی تاکید ہے۔ وہم کو پاس نہ آنے دے ؎

ہو وہم جسے جتنا اسے اتنا رنج
سادہ سا جسے دیکھئے وہ صاحب گنج
معلوم ہوا نکتہ یہ آخر ہم کو
کم بخت مقرر ہو جسے ہوش و پنج

ان بزرگون نے جنھون نے خدا کی راہ مین اپنی جان کو عزیز نہین رکھا۔ اپنے نفس کے ساتھ جہادِ اکبر کیا انہی نفوسِ قدسیہ کے بارہ مین ارشاد باری تعالےٰ ہوتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

یعنی جو اشخاص راہ خدا مین مارے گئے اُن کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہین اور تم نہین سمجھتے۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ

Marfat.com

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔

یہ لوگ ہیں جن پر پروردگار عالم کی طرف سے درود اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہیں راہ پانے والے۔

اللہ جل شانہ کا اِن پر خاص کرم ہوتا ہے۔ یہ اہل اللہ ہیں۔ اِن کو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ خداوند تعالےٰ جس کو چاہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

جو انسان اللہ کا ہوگیا اللہ اس کا ہوگیا۔ یہ لوگ ہیں جن کے فیضان صحبت سے خدارسی حاصل ہوتی ہے۔

وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَيَجْلِسْ مَعَ الْفَقِيْرِ

چونکہ یہ حضرات فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہوتے ہیں اِن کی محبت رسول کی محبت اور اِن کی پیروی رسول کی پیروی ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے ؎

موم وہیزم چون فدائے نار شُد
ذات ظلمانی او انوار شُد

دیکھو کیسی صراحت ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہہ دو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ کو چاہتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان بزرگان دین اور صوفیائے کرام

Marfat.com

کا ادب کرتے ہیں اور محبت کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کے فیضانِ صحبت سے مستفیض ہوتے ہیں ۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا / او نشیند با حضورِ اولیاء
چشم روشن کن ز خاکِ اولیاء / تا ببینی ز ابتدا تا انتہا

اور شقی و بدنصیب وہ ہیں جو ان بزرگوں سے حسد اور بغض رکھتے ہیں اور ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ۔

چوں شوی دور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتہ دور از خدا

اولیاء اللہ کی رحلت اور عام اشخاص کی موت میں فرق ہے۔ عوام الناس کی موت فصل ہے اور خاص کی وصل۔ مرنا خاصوں کا عین زندگی ہے اور مرنا عام کا دوری و ہجر کی ہے ۔

نہ باشد مرگ ہرگز اولیاء را
نہ ہر کس مقتضیات الشقیاء را

ز [illegible] نقل بشنو / مشغول کار دنیا [illegible]

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ العزیز موضع غیاث پور سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر جایا کرتے

Marfat.com

تھے۔ ایک دفعہ ایسا خیال گذرا کہ میرے آنے کی خبر حضور خواجہ صاحب کو بھی ہوتی ہے یا نہیں جب مزار پر انوار کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

مرا زندہ پندار چون خویشتن
من آیم بجان گر تو آئی زتن

یہی تو وہ نفوس مبارک ہیں جن بزرگون نے خدا کے عشق اور اس کی راہ مین جان دے دی۔ ایسے بزرگون کی شان مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

یعنی وہ لوگ جو راہ خدا مین مارے گئے ان کو مردہ مت گمان کرو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین خوش ہین اس چیز سے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان کو دی ہے

حق تعالےٰ نے اولیاء اللہ کو بڑا رتبہ بخشا ہے۔ انہی کی نسبت ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ تحقیق جو ولی اللہ ہین ان کو کوئی خوف نہین ہے اور نہ وہ غمگین ہین

اس لئے ان بزرگون سے یا ان کی روح مطہرہ سے مدد چاہنی یا ان کو وسیلہ سمجھنا بے جا نہین کیونکہ وہ داصل بالحق ہین۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ۔

Marfat.com

یعنے اے لوگون جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس کی طرف وسیلہ اور اُس کی راہ مین کوشش کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اللہ تک رسائی ان بزرگون کے طفیل اور ان کے وسیلہ سے ہوتی ہے۔ اور ان سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ ان کے فیضانِ صحبت سے ناقص بھی کامل ہوجاتے ہین ؎

گر تو سنگِ خارۂ مرمر شوی
چون بصاحب دل رسی گوہر شوی

ان بزرگون نے اپنی تمام عمر یاد الٰہی مین بسر کی سوائے ذات حق کسی سے تعلق نہین رکھا۔ حق تعالےٰ نے بھی اُن کی حیات مین اور بعد رحلت اُن کے ساتھ وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ کی شان کا کیسا اظہار کیا۔ اللہ اللہ کیا شان ہے اور کیا رتبہ عالی ہے کہ شاہانِ ہفت اقلیم بھی ان بزرگون کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہین حضور مرشدنا سیدنا مولنا مولوی محمد غوث علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مین یہ تمام متذکرہ بالا صفات موجود تھین۔ جنھون نے اس جہانِ فانی مین زندگی کے اٹھتر سال اور کچھ ماہ گزارے اور خلق اللہ کو دینی و دُنیوی فوائد عظیم پہنچائے اب خداوند حقیقی کو حضور کو اپنے پاس ظاہرا بھی بُلانا مقصود ہوا جس کے کچھ سامان پیدا ہونے لگے۔ تھوڑے ہی دن کچھ طبیعت ناساز رہی اور ۲۶۔ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ ہجری مین دوشنبہ کے روز دس بجے رات کو اس دار فانی سے نہایت شادان اور فرحان راہی عالم جاویدانی ہوئے۔ کسی قسم کے موت کے نشانات یا وقت آخر کی تکلیف کے آثار مطلقاً نمایان نہیں ہوئے۔ تمام عقیدتمندون اور مریدون کو اس ظاہر

Marfat.com

جدائی کا قلق عظیم ہوا ۵

میرے مرشدِ پاک غوثِ زمان　　صفاتِ جہانی کو جب کرکے دور
ہوئے واصلِ ذات توز پرعرش　　ملائک بھی کہتے تھے یا غفور ۱۲۹۷

گزرے ہستی سے میرے حضرت آہ
ہوئے واصل بذاتِ حق واللہ

پایا جب رتبۂ فنا فی اللہ
شیخِ صادق ہوئے بقا باللہ
۱۲۹۷

حضور کے وصال کے بعد آپ کے مریدوں میں سے خلیفہ محمد یوسف اور مولوی گل حسن صاحب پانی پت میں یکے بعد دیگرے متمکن وسادۂ خلافت ہوئے۔ اور ان صاحبانِ موصوف نے نہایت احسن طریق سے فقر کی شان کو لئے ہوئے تجرد میں زندگی بسر کی۔ خدمت مزار میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اب بعد انتقال مولوی گل حسن صاحب مولانا احتشام الدین صاحب نے جو نظر کردہ خاص حضور انور ہیں اور ذاکر شاغل اور اہل دل ہیں بڑے حضور کے مریدانِ باصفا کے اصرار سے پانی پت میں سجادہ نشینی قبول فرمائی ہے۔

مزار شریف حضرت راز دار حریم افضالِ الٰہی گوشہ نشین خلوتِ خدا آگاہی مظہرِ لطفِ سبحانی مصدر رجوع ریز دانی قطب زمن واقفِ سرِ علن سیدنا مخدومنا مولانا مولوی محمد غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانی پت میں واقع ہے جو مرجع خلائق خاص وعام سب ہے ۵

Marfat.com

مزارِ پاک سے اُڑتے ہیں نور کے بُقعے
ہر ایک سمت سے برستا ہے نُور کا باران
طواف کرتا ہے گُنبد کا گنبدِ گردون
فدا ہے روضۂ اقدس پہ روضۂ رضوان
مثالِ آئینۂ دل ہے پُر صفا روضہ — کہ عکسِ نورِ تجلّی ہے جس سے صاف عیان
یہ آستانِ مُبارک ہے کعبۂ مقصود — کہ اہلِ درد کو ملتا ہے درد کا درمان

اب بھی جو خلوصِ دل سے مزارِ مقدس پر حاضر ہوتا ہے حضور کی نگاہِ کرم اور فیضانِ روحی سے فیضیاب ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اُس کی دلی مُراد برلاتا ہے ؎

ہر کہ آید بزیارت بچنین شام و سحر
خانہ از غیب ندا داد بیا فیض ببر

روشن تجلّی سے تیری ہے شمع بزمِ احمدی — ہیں منکشف تیری بدولت دین از سرِ نَوی
نگاہِ لُطف سے دیکھے اگر وہ بہرِ عطا — تو نگر بنے جنہیں رشکِ گوہرِ باراں
کسی کو دولتِ عقبیٰ سے شاد کام کیا — کسی کا دولتِ دُنیا سے بھر دیا دامان
کسی کو فرد بنایا کسی کو صاحبِ وقت — کسی کو غوث کیا اور کسی کو قطبِ زمان
فضلِ مولائی ہے دربارِ جنابِ سیّدی — شوکتِ احمد ہے سرکارِ جنابِ سیّدی
جلوۂ انوارِ یزدانی کا ہے ہر دم اثر — کچھ عجب ہے شانِ آثارِ جنابِ سیّدی
جلوہ گر انگشت گُمراں مُحبّانے را تدن — کس پہ ظاہر ہیں یہ اسرارِ جنابِ سیّدی

فرشِ زمین سے عرشِ بریں تک ہے جس کی دھوم
آتے ہیں فرطِ شوقِ زیارت سے جھوم جھوم
جاتے ہیں آستانۂ معلّے کو چوم چوم — نورِ مبیّن سے بڑھ کے ملائک کا ہجوم

Marfat.com

قطبِ جہان غوثِ زمان تو ہے مشتہر — لیکن سمک سے تا بہ سما تیرے ہین مقر
تیری عطا پہ کار ہین عاجز کے منحصر — واقف بھی ایک نگاہِ کرم کا ہے منتظر

سیدنا مولٰنا مُرشدنا مولوی محمد غوث علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کا سالانہ عرس دہلی مین اوّل اوّل مولٰنا صاحب کے خلیفہ و مُرید خاص مولوی امّو جان صاحب مرحوم و مغفور نے شروع کیا تھا جن کا مزار دہلی مین قدم شریف مین اندرون کوٹ واقع ہے۔ یہ عرس چھتیس سال سے برابر جاری ہے۔ جس مین دہلی کے صوفیائے کرام و رؤسائے عظام کے علاوہ اطراف و جوانب کے اہلِ دل بھی شریک ہوتے ہین۔

چونکہ یہ عاصی اُسی خوانِ یغما کا زلہ رُبا ہے اور اُسی گلستانِ شریعت و طریقت و حقیقت کا خوشہ چین ہے اس خدمت کو نہایت ذوق و شوق سے اپنے پدرِ بزرگوار کے وصال کے بعد سے اُسی خلوص سے انجام دینا موجبِ سعادت و برکت سمجھتا رہا ہے۔ حضرات صوفیائے کرام نے اُس تاریخ جس تاریخ کسی بزرگ کا وصال ہو [illegible] فاتحہ یعنی ایصالِ ثواب کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اُس کو اپنی اصطلاح مین عرس سے موسوم کیا ہے۔ یعنی محبوب سے محبوب کی مُلاقات کا [illegible] اُس دن فیوضاتِ ربانی کا دریا موجزن ہوتا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ خاص و عام جوق جوق کسی بزرگ کے عرس مین آتے ہین اور فیضیاب ہوتے ہین جن کو چشمِ بینا عطا ہوتی ہے اور اہلِ دل ہوتے ہین اُن پر صاحبِ عرس کے فیضان کا اثر بارانِ رحمت کی طرح ہوتا ہے۔ دیگر حاضرینِ مجلس بھی فیض سے خالی نہین رہتے اگرچہ اُن کو ظاہرا معلوم نہ ہو۔ مگر فی الحقیقت کلامِ الٰہی کی برکت سے اور بزرگون کی روحِ اطہر کے طفیل صدہا آفتون سے محفوظ رہتے ہین

Marfat.com

رہتے ہیں۔ اب یہ احقر اپنی ناچیز تحریر کا بخوفِ طوالت اس دعا پر خاتمہ کرتا ہے اور خدائے بزرگ و برتر سے التجا کرتا ہے کہ جو شخص اس کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اپنی اور اپنے حبیب پاک سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کی محبت پیدا کرے اور بطفیل ارواحِ مطہر بزرگانِ دین اس کے مقاصد دلی بر لائے۔ اور اپنی خاص رحمت نازل کرے اور نیکی کی توفیق عطا کرے۔

میں ہوں عاصی تو ہی ستار العیوب — میں اسیر غم تو غفار الذنوب
ہیں گنہ میرے نہایت بے شمار — اور عصیاں ہیں ہزاراں در ہزار
میں گنہگار اور تو غفار ہے — ذات تیری راحم و ستار ہے
خداوندا دے بخش این گدا را — کہ اندر دے نہ بینم جز خدا را
چہ دانی پاکی تو خلق خاکی — ز ہر پاکی کہ ما دانیم پاکی
منم با صد ہزاراں ناتوانی — تو دانی تا چہ میخواہی تو دانی

تو مقصود جان جاودانی
خداوندا بمقصودم رسانی

تاریخ سیر

آشوب و درد چشم ...

دردکان ...

خون ...

... کا علاج ...

ہچکی کا علاج ...

سوزاک کا علاج ...

شیرہ ... سفید ...

شیرگاؤ ... آب ...

جریان کا علاج ...

صبح کھانا شیر گاؤ نیم ... پیا ...

گولیاں برائے قوت باہ

...

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آئینۂ خود شناسی

تصوف کی بے نظیر کتاب

مصنفہ

منشی نجم الدین صاحب تحصیلدار پنشنر انسپکٹر محکمہ تعلیم متوطن پانی پت ضلع کرنال

جسے

قلم الفقراء ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی

منصب دار سرکار آصفیہ

زمیندار و رئیس پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

نے

باہتمام حافظ مظفر الدین اسلامیہ سٹیم پریس [illegible] میں چھپوایا

Marfat.com

جوہر ق[illegible]

مصنفہ مصنف علامہ [illegible]

یونتو علامہ محترم کی ہر صحیفہ [illegible]
بھی ایسی نہیں جس کو پڑھکر مسلمان اپنی [illegible] لیا
دل تڑپتا ہے اور آنکھیں [illegible] کا وہ سمان [illegible]

جوہر قدامت دو بہنوں کی پُر لطف [illegible]
جگر خراش داستان ہے جن میں سے ایک دو [illegible]
شیدا اور دلدادہ۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ [illegible]
کیا جوہر رکھتا تھا مسلمان گھروں میں [illegible]
روان کو کس سمت لے جارہا ہے [illegible]
ہر رات قوم کے واسطے ایک عبرت [illegible]
مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا [illegible]

جوہر قدامت ہمارے [illegible]
کیا ہے اور مسلمان [illegible]

جوہر قدامت [illegible]
کسی گستاخی [illegible]

منیجر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام آنکہ او نامے نہ دارد — بہر نامے کہ خوانی سر برآرد
درحقیقت نیست حق را ہیچ نام — دم زدن اینجا اشارہ والسلام

عوالم خمسہ

کاملین نے ذات کے مراتب یا عوالم جو از روئے کشف تحقیق کئے ہیں وہ یہ ہیں

۱۔ ہاہوت

وہ عالم ہے جہاں نہ اپنی خبر نہ اس بے خبری کی خبر۔

۲۔ لاہوت

یہاں اپنی خبر ہوتی ہے اور الوہیت کا دعوے۔

۳۔ جبروت

یہاں اپنے وجود سے خود بخود بالتفصیل شناسائی ہوتی ہے۔

۴۔ ملکوت

یہاں اپنی تسبیح و تہلیل میں آپ مشغول ہوتا ہے۔

۵۔ ناسوت

یہی عالم ظاہر جہاں ہر مظہر میں خود ظاہر ہے۔ یا یوں سمجھو:۔

(۱) جب خواہشوں میں پڑا ناسوت میں ہے۔

(۲) جب اپنی حمد و ثنا میں مشغول ہوا ملکوت میں ہے۔

(۳) جب اپنے آپ کو پہچانا جبروت میں ہے۔

(۴) جب انّی و انا کا نعرہ مارا لاہوت میں ہے۔

Marfat.com

(۵) جب سب حالتیں گم ہو [illegible]

یا یوں سمجھو کہ لاہوت باطن لاہوت [illegible]

ملکوت کا۔ اور ملکوت باطن ناسوت کا۔ اور [illegible] جہات [illegible]

نہ بائیں۔ نہ آگے نہ پیچھے۔ اسی طرح زمانہ کو بھی زمان [illegible]

صرف سمجھنے سمجھانے کیلئے ہے۔ ورنہ ذات حق اس [illegible]

ہو گئی۔ بلکہ وہ ہر آن میں وہی ہے جو تھی

تمثیلات

۱۔ تمثیل عمارت

جب ایک کامل فن معمار تعمیر مکان کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے [illegible]

بالاجمال پھر اس کے تمام اجزا کو بالتفصیل اپنے ذہن میں [illegible]

ترتیب کے موافق کاغذ پر نقشہ تیار کرتا ہے پھر [illegible]

بنا کر مکان کھڑا کر دیتا ہے پس وہ اجمالی [illegible]

صورت جبروت اور اس کا نقشہ کاغذ پر عالم مثال [illegible]

نہ مکان تھا نہ اس کا نقشہ نہ تعمیر کا ارادہ [illegible]

۲۔ تمثیل آفتاب

آسمان پر چاند کا چمکنا [illegible]

پکنا۔ سمندر سے بخارات کا اٹھنا۔ ہوا [illegible]

کی چہل پہل یہ سب کچھ آفتاب [illegible]

نہ مقید ہیں نہ آزاد۔ نہ کسی سے تعلق [illegible]

اپنے آپ درخشاں و تاباں ہے

۳۔ تمثیل سیاہی

سیاہی بمنزلہ ذات ہے تو حروف و نقوش صفات ہیں۔ ذات پر نظر کرو تو واحد ہے۔ صفات پر خیال کرو تو بیشمار طرح طرح کے خطوط و نقوش نمایاں ہیں۔ مگر سب کی اصل سیاہی ہے۔ اور ہر شکل میں وہی ظاہر ہے پس جو نمودار ہے وہ عین سیاہی ہے غیر نہیں۔

۴۔ تمثیل خلا

یہ طلسمات عالم خلا میں نمودار ہے۔ لیکن خلا میں ان کے ہونے سے کچھ بیشی نہ اس کے نہ ہونے سے کچھ کمی۔ ہر ذرہ اس میں ہے اور وہ ہر ذرہ کو محیط نہ کسی سے جدا ہے نہ کسی میں شامل جوں کا توں الآن کما کان۔

۵۔ تمثیل برف

فرض کرو کہ ایک بحر اعظم ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا نہ کنارہ ہے نہ تھاہ اس میں برف کی چٹانیں پڑی تیر رہی ہیں۔ اب غور کرو تو صورت برف کی ہے اور معنی پانی اس صورت میں ظاہر کون ہے؟ وہی پانی اور باطن کیا ہے؟ وہی پانی۔ اول کیا تھا؟ وہی پانی آخر کیا ہے؟ وہی پانی غرض برف ایک نمود بے بود ہے پانی سے پانی پر اور عین پانی ہے۔ برف کی صورت اور اسم البتہ فانی ہیں۔ فی الاصل پانی کے سوا کچھ تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ جب برف کو اپنی حقیقت کھلی تو زبان حال سے کہتا ہے۔

ظاہر تو ہے تو میں نہاں ہوں ۔۔۔ باطن تو ہے تو میں عیاں ہوں
توہی ظاہر ہے توہی باطن ۔۔۔ توہی تو ہے تو میں کہاں ہوں
تیرے ہوتے کہیں نہیں میں ۔۔۔ اول آخر نہ درمیاں ہوں
کچھ نام نہیں نشان میرا ۔۔۔ بیچ میں بحر بیکراں ہوں

اب دریا کے موج و حباب پر نظر کرو تو وہ بھی پانی کے تعینات کا نام ہے۔ پس حقیقت میں پانی ہی پانی ہے نہ غیر۔

Marfat.com

ملے سوج ز آب کے جدائی داغ [illegible]

تنبیہ

اے برون از وہم و قال و قیل من [illegible]

جسکی صفت لیس کمثلہ شئ ہے اُسکی مواصلت کا [illegible]

بیکار محض ہیں عقل کی مجال نہیں کہ اس میدان میں [illegible] کے گھوڑے دوڑا سکے

عقل در آمد کہ طلب کردمش   ترک ادب بود ادب کردمش

تمثیل و تشبیہ اور وہ بھی محسوسات کی اگرچہ ایک کھیل ہے [illegible]

ایک اشارہ لطیف ہوتا ہے جو طالب تلاش کو تازہ اور دل کو گرم [illegible]

مبتدی کے حق میں برہان و دلیل سے زیادہ موثر ہے اُن کی استعداد و مذاق سے [illegible]

مناسبت رکھتا ہے اور بعد حصول وصول خود معلوم ہو جاتا ہے کہ [illegible]

مزہ دیتا ہے نہ کہ جدائی میں ؎

جھٹ پٹ کھیل سچ ہووے   [illegible]

این تصویر دین تخیل لعبت است   تا ز طفلی [illegible]

چون ز طفلی رست جان شد در وصال   [illegible]

ذات

آنچہ بیچون [illegible] است   [illegible]

بحر اعظم [illegible] موج وگرداب   [illegible]

نہ پتا ہے [illegible] نہ کوئی راہ و مقام   [illegible]

ذات بحت ہستی مطلق ہے [illegible] حقیقت [illegible]

قائم و قیوم۔ خود ناظر و منظور۔ خود ظاہر و مظہر [illegible]

و خاص۔ نہ اس میں وحدت ہے نہ کثرت۔ نہ اس کو [illegible]

آتی ہے۔ سب اسی سے پاتے جاتے ہیں مگر کوئی اس کو نہیں پا سکتا۔ وہ سب کو محیط ہے لیکن خود احاطے سے باہر ہے۔ غیر سے بے نیاز اور ماسوا سے پاک ہے فہم و قیاس عقل ادراک جسم و جان اسماء و صفات سب اس میں گم ہیں۔ اس کی شناخت حیرانی اور اس کا نشان بے نشانی ہے عقل صرف اتنا کہتی ہے کہ وہ ہے۔ وجدان بولتا ہے کہ جو کچھ ہے اسی سے ہے یا اسی میں ہے بے خودی غل مچاتی ہے کہ خود وہی ہے ؎

دو عالم چیست نقش صورت دوست | چہ جائے نقش و صورت بلکہ خود اوست

صفات

ہے رنگ لالہ و گل و نسریں جدا جدا | ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہئے

یعنی بحسب گردش پیمانۂ صفات | عارف ہمیشہ مست مئے ذات چاہئے

جب ہستی مطلق مرتبہ ظہور میں کسی خاص تجلی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو اس نسبت کو صفت کہتے ہیں۔ اگرچہ سمجھنے میں صفت ذات سے اور ایک صفت دوسری صفت سے جدا ہے لیکن ذات کی تجلی ذات پر کوئی شئے زائد نہیں اس لئے صفت غیر ذات نہیں البتہ لازم ذات ہے کیونکہ ذات کا ظہور ہمیشہ پردۂ صفات ہی میں ہوتا ہے ؎

ذات را لازم بود قید صفات | ہم صفاتش را بود ملزوم ذات

لطافت بے کثافت جلوہ آرا ہو نہیں سکتی | چمن زنگار ہے آئینہ باد بہاری کا

ذات حق کی صفات بھی کامل و قدیم و لازوال ہیں۔ اور ان کی حقیقت کا ادراک بھی ایسا ہی محال ہے جیسا کہ ذات کا اور صفات اگرچہ نامحدود نامحصور ہیں مگر ان کی کثرت ذات کی وحدت حقیقی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مثلاً کسی شخص سے طرح طرح کی ادائیں ظاہر ہوتی ہوں تو اس سے وحدت شخصی دوئی نہ جائیگی۔ الغرض صفات ذاتیہ یا اعلیٰ صفات ثبات ہیں

(۱) حیات (۲) علم (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سمع (۶) بصر (۷) کلام۔ اسمائ

ایں اسامی از صفت پیدا شدہ | غنچۂ ذاتش چوں گل مشدہ

Marfat.com

ذات باعتبار صفت کے نام ہے۔ مثلاً [illegible]

مع علم کے اور قدیر ذات مع قدرت کے پس [illegible]

جس طرح صفت غیر ذات نہیں اسم بھی غیر ذات نہیں [illegible]

وہی قدرت ہے وہی قدیر اور چونکہ صفات کثیر ہیں [illegible]

ظہور میں اپنے کمال کے ساتھ تجلی کرتا اور اپنے مظاہر [illegible]

چنانچہ علم الٰہی میں کل معلومات ذرہ ذرہ ازل سے لیکر ابد [illegible]

ذات ہے، وہی علم وہی عالم وہی معلوم۔ اب مراتب [illegible]

ذات کا حجاب علم ہے تو علم کا حجاب عالم اور عالم کا حجاب [illegible]

بلکہ وہ اپنا حجاب آپ ہے ؎

حجاب روئے تو ہم روئے تست در ہمہ حال [illegible]

یہاں تک جو مراتب ظہور بیان کئے گئے ہیں [illegible]

لازم ذات ہیں ذات بغیر ان کے اور وہ بغیر ذات کے [illegible]

یا زوال و تغیر سے پاک ہیں۔ اس کے بعد جو مراتب ظہور ہیں [illegible]

بلکہ اسماء و صفات کی تجلی آن کے لباس میں ظاہر ہوتی [illegible]

ظہورات کو دو جہان کہتے ہیں۔ اول عالم امر ہے۔ دوسرا عالم [illegible]

ناسوت بھی کہتے ہیں لیکن ظہور دو جہان [illegible]

بلکہ تاہم ذات حقیقی [illegible]

آپ کو دیکھو تو ہر آئینہ [illegible]

ظہور ہے اور ظہور بھی بکثرت لیکن [illegible]

حق را بجان جان [illegible]

در اثر [illegible]

Marfat.com

روحِ اعظم

ذات نے چاہا کہ اپنے جمالِ ذاتی اور کمالِ صفاتی کو خود مشاہدہ کرے تو اُس نے روح کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اس آئینہ میں اپنے جمال و کمال کا جلوہ دیکھ کر اپنی حمد و ثنا کی جس کا ظہور روح میں ہوا اب روح کی شرح اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی کہ وہ امرِ ربی ہے اور امر کے معنے یہ ہیں کہ جب کسی شے کا ارادہ کیا تو کہہ دیا کہ ہو سو ہو گئی ؎

رہ جاں اول از کتمِ عدم بود — ز ذاتش در صفت اول قدم بود

رہ جاں اول از ذاتِ تعالےٰ — نفخت خیمہ شد از قدرتِ لا

غرض یہ ہے کہ ارادت و قدرت کا اظہار روح ہے اور وہ ذات جامع صفات کیلئے بمنزلہ آئینہ ہے یعنی جو کچھ ذات میں ہے وہی روح میں جلوہ گر ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ذات جان ہے تو روح اُس کی صورت ہے جس طرح ذات مخفی ہے اسی طرح روح مستور ہے۔ اور ذات کی طرح روح کی حقیقت بھی عقل و فہم کی دسترس سے باہر ہے۔ بیان میں اتنا ہی آسکتا ہے کہ وہ ایک عالم قدس ہے جو کیفیت و کمیت سے قسمت و مساحت سے شکل و صوت سے اتصال و انفصال سے جہالت و سمات سے پاک ہے، ہم اور بھی ایسی چیزیں پاتے ہیں جن کی نسبت نہیں کہہ سکتے کیا ہیں؟ کیونکر ہیں؟ کیسی ہیں؟ اور کتنی ہیں؟ مثلاً شادی و غم کا اثر حسن و عشق کا جذبہ۔ ذائقہ و آواز کی کیفیت ہم معلوم کرتے ہیں اس لئے جانتے ہیں کہ یہ چیزیں ہیں۔ لیکن ان کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ پھر روح جو تمام معلومات حسی و خیالی و عقلی سے برتر و لطیف تر ہے اُس کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے؟ ہاں وہ آپ ہی جانے تو جانے۔ در حقیقت روح جملہ موجودات میں موجود اول اور خلیفۃ اللہ ہے۔ باقی تمام موجودات کی ہستی اُسی کے فیضان سے ہے۔ دونوں جہان اُس کے تصرف میں ہیں سب کو محیط اور سب میں ساری ہے مگر ہر شے میں اُس کا ظہور جُدا گانہ ہے جیسی جس کی استعداد ہے ویسا ہی اُس کا ظہور ہے۔ فرشتوں میں عصمت ہے تو حیوانات میں خواہش۔ نباتات میں نمو ہے تو جمادات میں کشش بلکہ وہ عین ہستی اشیا ہے۔ وہ اشیا اُس سے جُدا نہیں۔ صورت اشیا جسم ہے اور معنی اشیا روح

Marfat.com

جسم کی ہستی بے روح نہیں اور روح کا ظہور بے جسم کے نہیں ہے

در پردہ نہاں باشد بے پردہ عیاں باشد ہم درتن ہر واحد [illegible]

جسم فانی ہے مگر اس کی روح پر کچھ اثر نہیں کرتی اگر گھوڑا مر گیا تو سوار کی [illegible]

مرکب من گر بمیرد گو بمیر [illegible]

اس میں شک نہیں کہ روح ہم میں ہے اور ہم روح میں بلکہ ہم خود روح ہیں [illegible]

ہیں اور اپنی نادانی سے جسمانی سود و زیاں کے سوچنے میں ایسے مشغول ہوتے کہ [illegible]

ہو گئے کچھ نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں ہے

خبر از خود نداری تا چہ چیزی [illegible]

تو ای مر محرم اسرار حقیقی کہ با روح القدس [illegible]

اگر از جان خود آگاہ گردی [illegible]

روح اعظم ایک ہے اور اس کا پرتو اجسام انسان میں [illegible]

نام روح جزوی ہے ان جزوی روحوں کی کثرت سے روح اعظم کی وحدت [illegible]

آفتاب کی روشنی بے شمار چیزوں پر پڑتی ہے جو کہ ہیں ان میں [illegible]

صاف ہیں ان میں خود آفتاب نظر آتا ہے اب چیزوں کا خیال کرو [illegible]

آفتاب ہیں باین ہمہ نیر اعظم واحد لا شریک ہے

تفرقہ در روح حیوانی بود نفس واحد [illegible]

مفترق شد آفتاب جانہا [illegible]

قلب

ما درد با اوّل اصل خلق او ست [illegible]

جیسے روح ذات کا آئینہ ہے ایسے ہی قلب [illegible]

وہ قلب ہیں بعض اصل سے ہیں قلب [illegible]

ارض و سماکہاں تیری وسعت کو پا سکے　　میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

قلب کی اصل تو عالم امر ہے مگر اُس کا سایہ عالم خلق ہے۔ جو کچھ قلب میں موجود ہے وہ تو یکانہ تو عقلی اور نفسانی قوتوں کے امتزاج سے خلق کی صورت میں ظہور کرتا اور بذریعہ حواس کے معلوم و محسوس ہوتا ہے ورنہ یہ گوناگوں صورتیں معدوم محض ہیں اسی سبب سے خلق کو نمود بے بود یا ہستی موہوم کہتے ہیں خیر یہ سمجھو یا ہستی موہوم سمجھو مگر وہ باطل و بے کار نہیں ہے۔ بلکہ ان معدوم صورتوں میں اسماء و صفات الٰہی کے آثار و افعال نمایاں ہو رہے ہیں جو نافہموں اور ظاہر بینوں کے لئے حجاب حقیقت ہیں اور ارباب فہم و نظر کیلئے واسطۂ انکشاف ذات ہیں ؏

زانکہ سالک بحقیقت رسد از راہ مجاز

وہ ان سے ذات کا سراغ یوں لگاتے ہیں جیسے زیور سے طلا کا۔ کوزے سے گل کا۔ بوئے گل کو۔ شجر سے تخم کا۔ اور شعاع سے آفتاب کا ؎

محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا　　یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

عالم خلق کی نمود کیلئے نفس بجائے ماں کے اور عقل بمنزلہ باپ کے ہے نفس ہمیشہ اُن خواہشوں میں مشغول رہتا ہے جو محسوسات کے متعلق ہیں جب اُس کی کشش غالب ہوتی ہے تو وہ قلب کو بھی اپنا ہمرنگ بنا لیتا ہے یہی موجب رنج و الم ہے عقل کو محسوسات سے حظ نہیں آتا بلکہ وہ معقولات پر فریفتہ رہتی ہے جب اُس کی قوت زبردست ہوتی ہے تو قلب کو وہ اپنا ہم مشرب بنا لیتی ہے اور تصورات و تخیلات کا مزہ چکھاتی ہے یہی باعث انبساط و سرور ہے لیکن قلب کے لئے رنج و راحت دونوں زنجیریں ہیں جو اُس کو عالم خلق کے حبس بیجا میں رکھتی ہیں ؎

جبرئیلے را بر ستون خستہ　　پر و بالش با بصدبیاں خستہ

جب وہ ان دونوں پھندوں سے رہائی پاتا ہے تو اُس کو نجات ابدی حاصل ہوتی ہے وہ اپنی اصل یعنی روح سے جا ملتا ہے اور تجلیات الٰہی کا آئینہ بن جاتا ہے اُس وقت وہ اپنے آپ کو عین حق دیکھتا اور انا الحق کا نعرہ بلند کرتا اور انی انا اللہ کا شور مچاتا ہے ؎

تا زخم از کینہ و کینہ [illegible]

الحاصل قلب بھی موجب [illegible]

جال میں پھنس گیا جو خود آسی کا سایہ ہے [illegible]

اور روح قدسی سے وصل ہو گیا تو وہی بہشت [illegible]

تو بھی گو تی مراهل نیز بہشت [illegible]

زیں چنیں دل گور بہتر مر ترا [illegible]

دل نباشد غیر آں دریائے نور [illegible]

روح اس ہستی کو [illegible]

درمیان میں جس کا غلبہ ہوتا ہے [illegible]

نفس کل

نفس کل روح اعظم کا نتیجہ ہے [illegible]

اسکی تفصیل کا محل یہاں نہیں ہے اور مقام [illegible]

درمیان میں قلب متوسط ہے [illegible]

نفس کل کا پرتو انسان میں نفس جزوی [illegible]

وطبعی کا جو ترکیب عنصری سے پیدا [illegible]

نفس ہے ابتدا میں خواہشات [illegible]

حالت میں اُس کا نام نفس امارہ ہے [illegible]

لگتا ہے اور اپنے آپ کو خود ملامت [illegible]

ہوجاتا ہے [illegible]

ہمیشہ اعمال [illegible]

کے مقام میں [illegible]

Marfat.com

ہر کہ مرد اندر تن او نفس گبر — مر ورا فرماں برد خورشید ابر

تمہید خود شناسی

تو نمی دانی کہ آخر کیستی — جہد کن چنداں کہ دانی چیستی

جان جملہ علمہا این است این — کہ بدانی من کیم در یوم دین

بشمول تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ صورت۔ روح۔ حقیقت یہی تینوں انسان میں ہیں۔ اسکی صورت جسم ہے جو خلاصہ ہے عالم ناسوت کا اُس کی روح خلاصہ ہے عالم ملکوت کا۔ اس کی حقیقت صفات و ذات حق ہے جو اصل ہے جبروت و لاہوت کی غرض انسان جملہ مراتب ظہور کا مظہر اتم اور اس میں سب عالم جمع ہیں۔ لہذا وہ ان عالموں کی حقیقت کے ادراک کا ملکہ رکھتا ہے مگر یہ ملکہ ہر ایک میں یکساں نہیں بلکہ افراد انسان میں اُس کے مدارج نہایت مختلف ہیں کسی میں وہ ملکہ ایسا پر زور ہے کہ استاد کی حاجت نہ رہبر کی ضرورت۔ ذات حق کے سوا کوئی اُس کا ہادی نہیں بنا۔ بلا توسط مبدءِ فیاض سے وہ فیض پہنچا کہ عالم ناسوت میں لاہوت تک کی سیر کی اور مسالک کے تمام منازل و مقامات سے بخوبی واقف ہو گیا کسی میں ملکہ استادی نہ ہوا تو اُس نے کمال کاملوں کے ارشاد کی پیروی کی اور انکی اطاعت سے منزل مقصود تک پہنچا اسی طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتا گیا۔ مولوی معنوی فرماتے

ہیں کہ اسرافیل وقت اند اولیا — مردہ را زیشاں حیات است و نما

جانہائے مردہ اندر گور تن — بر جہد ز آوازشاں اندر کفن

شیخ فعال است بے آلت چو حق — با مریداں دادہ بے گفتے سبق

اندریں یم ماہیان پر فن اند — مار را از سحر ماہی مے کنند

ماہیان قعر دریائے جلال — بحرشاں آموختہ سحر حلال

غرض منزل مقصود پہنچنے کیلئے سب سے افضل طریقہ کل عالم کے برگزیدہ رہنماؤں نے اتفاق سے بتلایا ہے کہ اول توحید کو جانے پھر اپنے آپ کو پہچانے توحید کا جاننا اس لئے شرط ہے کہ ذات احد کا ظہور بغیر کثرت کے ممکن نہیں اور کثرت میں ہر ایک مظہر کو دوسرے سے اختلاف ہے پس جو

Marfat.com

شخص کسی مظہر خاص کا معتقد ہوگا تو وہ دوسرے مظاہر [illegible]

اس کے جو توحید میں پختہ ہوگا وہ ایک مظہر میں [illegible] کو جلوہ گر دیکھیگا [illegible]

ہو یا ظلمت۔ جلالی ہو یا جمالی غرض کسی شان و لباس میں ہو اس کو غیر [illegible]

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش　　　کہ من آں قد [illegible]

اس لئے اسکی راہ میں کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا ہر طرف اس کیلئے [illegible]

جائے کہ می روم ہمہ ملک [illegible] اوست

اپنے آپ کو پہچاننا اس لئے ضروری ہے کہ عالم الوہ میں جتنے مظاہر ہیں [illegible]

کیا حیوان کیا نباتات کیا جماد خاص خاص صفات کے مظہر ہیں مگر انسان [illegible]

جمیع صفات و اسماء الٰہی کا مظہر کامل ہے ؎

آدم اصطرلاب گردون علوست　　　وصف آدم مظہر آیات اوست

اب جو کامل کو چھوڑ کر ناقص [illegible] کی تلاش کرتا [illegible]

پڑھتا ہے ؎

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی　　　کیں رہ کہ تو می روی بترکستان است

مگر کسی چیز کا علم حاصل کرنے کیلئے [illegible]

کیفیت توحید

یعنی ذات واحد کو جو کثرت میں جلوہ گر ہے ایک [illegible]

محکوم مانے۔ وسائل و اسباب پر نظر [illegible]

بہر چیزے تو مے نگرم تا آں [illegible]

شناخت

یہ ہے کہ کوئی کسی کا شکوہ [illegible]

کیونکہ وہ [illegible]

Marfat.com

دمغا طرشان نخاص و زعام — یکساں شدہ آفرین و دشنام

چوں نیک و بداز خدا ے دیدند — والله بمہ خلق درکشیدند

اگر کسی سے نفع پہنچے تو اُس کو بھی من جانب حق سمجھے نہ اس شخص سے رغبت ہو نہ نفرت نہ کسی سے مدح چاہے نہ توقع رکھے ۔

من نخواہم لطف حق از واسطہ — کہ ہلاک خلق شد زیں رابطہ

جب دل میں وحدت سما جائیگی تو دوئی دور ہو جائیگی اور خیال غیر سے دل صاف ہو جائیگا اُس وقت وہ رموز منکشف ہونے لگیں گے جو پہلے تصور میں نہ گذرتے تھے ۔

ہرکرا باشد ز سینہ فتح باب — او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب

جب یہ علم پیدا ہو جاتا ہے تو یقین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس کے بعد دید کی آرزو پیدا ہوتی ہے ۔

مجاہدہ

بامچناں رحمت کہ دارد شاہ ہُش — بے ضرورت چوں بگوید نفس کُش

دید یافت کیلئے مجاہدہ لابد ہے کیونکہ مشاہدہ بے مجاہدہ محال ہے ۔ دودھ سے مکھن سنگ سے لعل ۔ زمین سے پانی بے محنت نہیں نکل سکتا ۔

ہمچو چہ کن خاک مے کن گر کسی

زیں تنِ خاکی کہ در آبے رسی

اس لئے طالب کو چاہیے کہ اوّل علایق دنیوی مثلاً فکر اہل و عیال ۔ اندیشہ زر و مال حب جاہ وحب مال و غیرہ سے قلب کو خالی اور حواس ظاہر و باطن کو جمع کرکے یکسوئی حاصل کرے ۔

حواس ظاہری بکار و کنا تو گوشہ تنہائی میں ممکن ہے ۔ مگر باطنی کا مکمل بلاس کیلئے ضرور ہے کہ کسی ذکر کی مشق یہاں تک کرے کہ زبان سے گذر کر قلب سے جاری ہو ۔ اور لفظ تو معنی ہی معنی رہجائیں ۔

بے طلب و بے حرف مے گو نام رب — پس زجاں کن میل جاناں را طلب

خوشتن عریاں کن از جملہ فضول — ترکِ خود کن تا کند رحمت نزول

Marfat.com

اس مشق سے رحمت کاملہ کے قبول کی استعداد پیدا [illegible]

جذب و کشش کب ہو اس کا مدار محض عنایت پر ہے ؎ [illegible]

ایں جز بعنایت ازل نیست [illegible]

لیکن فتوحاتِ غیبی کے انتظار اور نزول رحمت و عنایت کی امید [illegible]

زانکہ ترکِ کارِ خود نازے بود — [illegible]

ایں خودی را خرج کن اندر خدا — [illegible]

خویش را صافی کن از اوصاف خود — [illegible]

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں [illegible]

وہ محجوب ہے اور جس نے زید کو غیر وانست گمان کیا وہ [illegible]

چیزوں سے نادان ہونا ہے ؎

ہست نادانی دریں رہ علم نیست — علم را [illegible]

فکرِ خود

اس باب میں فکر کرنا چاہئے کہ میں کون ہوں [illegible]

(۱) میں کوتاہ و دراز ہوں میں سیاہ و سفید ہوں [illegible]

اور اُسکی صفات کو اپنی صفات ماننا جیسے [illegible]

کی ہے جو بہت بُری ہے۔

(۲) میں لطیف ہوں اور جسم [illegible]

کاملین کی ہے اور بہت اچھی ہے۔

(۳) میں ذات مطلق ہوں [illegible]

یہ فکر اکملین کی ہے اور نہایت خوب ہے۔

(۴) میں نہ وہ ہوں نہ یہ ہوں [illegible]

Marfat.com

پاک گردد دل اگر از جملہ فکر — حق شہود مشہود غیر از فکر و ذکر
عارفاں ہستند اینجا بے نشاں — بے بصر بے سمع بے حس بے زباں

قلب سے خطاب (۱)

گر تو خود را پیش و پس کردی گماں — بستہ جسمی و محرومی زجاں
زیر و بالا پیش و پس وصفِ تن است — بے جہت آں ذاتِ جانِ روشن است
برکشا از نورِ پاک شہ نظر — تا نہ پنداری تو چوں کوتہ نظر
کہ ہمینی در غم و شادی و بس — اے عدم کو مر عدم را پیش و پس
از دمِ غم ہم بمیرد ایں چراغ — وز دمِ شادی بمیرد اینت لاغ
درمیانِ ایں دو مرگ او زندہ است — ایں مطوقی شکل بجائے خندہ است

اس دوگز کے خاکی پتلے کو یہ جاننا کہ میں ہوں یا اس کے حواس خواص کو یہ سمجھنا کہ میرے ہیں سخت نادانی ہے۔ یہ تو آج ہے کل نہ ہوگا جیسے اس جسم کا سایہ روشنی میں ہے اندھیرے میں ندارد پس تو اس کو چھوڑ اور اپنی اصل وحقیقت کو تلاش کر جو اس سے برتر و پاک ہے ؎

کارِ خود کن کارِ بیگانہ مکن — بر زمینِ دیگراں خانہ مکن
کیست بیگانہ تنِ خاکیِ تو — کز برائے اوست غمناکیِ تو

غور کر کہ یہ جسم کہاں سے آیا کہاں جائیگا؟ اور اس پر یہاں کیا گذری؟ وہ عدم سے آیا اور وہیں اسکی بازگشت ہے۔ جو حالت و حیثیت اسکی اب ہے نہ پہلے تھی نہ آئندہ رہے گی۔ ظاہر ہیں اس کے آنیکا سبب والدین ہوئے جن کے اوپر کی نسلوں کا سراغ نہیں ملتا۔ غرض جسم کا خاکہ تو اس ہی دریغ سلسلے سے کھنچا جس کی بنا ایک قطرۂ آب سے شروع ہوئی اور غذا خون ناپاک سے ملی۔

پیدائش

ہمہ تن غلیظ و ناپاک گرفتاری کرتا شکم مادر سے اس جہان میں آیا اور زمانہ کا تختہ مشق بنا طرح طرح کی احتیاجوں میں پھنسا۔ سردی کی شدت نے ستایا گرمی کی تپش نے جلایا۔ برسات کی

اس نے پچھلایا ہوا بند ہوئی تو دم بھر میں آیا غذا دل کی [illegible]
ضرورتوں کے رفع کرنے میں سر کھپاتا اور محنت اٹھاتا رہا ؎

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے — ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

طفلی

بے تمیزی اور محتاجی کے عالم میں بسر ہوئی ماں باپ نے جو کھلایا سو کھایا جو پہنایا سو پہنا
نیند آئی تو سو رہے۔ جاگے تو کھیل کود میں مصروف ہو گئے۔ اتنا ہوش کہاں تھا کہ [illegible]

جوانی

وہ تو دیوانی شوریدہ ہے۔ بالکل جذبات کی پرستاری میں گذری اس کی [illegible]
کہ زمانہ کے نشیب و فراز سے تجربہ حاصل کرے ؎

یہ ہے نصیحت پیرانِ کار افتادہ — کہ [illegible]

پیری

یا جوانی کی یا اخیر ہوئے — ہم تو پیدا ہوئے [illegible]

بے اعتدالیوں کے باعث وقت سے پہلے پیری نے آ دبایا۔ [illegible]
زندگی منقطع ہوئی سو وہ بے وفا حواس جو جینے کے مزے کیلئے [illegible]
آنکھ چرائی۔ سفید سیاہ کی تمیز نہ رہی۔ قوت شامہ بھی [illegible]
ہیں۔ قوت سامعہ بھی کوتاہی کرنے لگی۔ اچھی بری بات [illegible] ذائقہ
نہ سلونا۔ لامسہ بھی بے حس ہو گئی سختی نرمی محسوس نہیں [illegible]
قویٰ مضمحل اور ہوش مختل ہوئے۔ عقل میں فتور پڑا۔ نسیان کا غلبہ [illegible]
رہے۔ رعشہ سے کانپتے ہیں تو پاؤں چلنے [illegible]
بگیا منگیں دل میں بہت آرزو [illegible]

[illegible]

اس سے مزاج اور بھی چڑچڑا ہو گیا غصہ بڑھا زبان کھلی اپنے والوں کو اجیرن ہوا اس زندگی میں زندگانی وبال جان ہو گئی ؎

غلط کار تھی یہ ہماری نظر ۔۔۔ کہ ہم اپنی کوشش کا سمجھے اثر
ہمارے تشخص نے کھویا ہمیں ۔۔۔ ہماری خودی نے ڈبویا ہمیں
تردد میں غوطے لگایا کئے ۔۔۔ اسی فکر میں سر کھپایا کئے
ہوا ہم کو دیوانگی کا خلل ۔۔۔ یہ تھوڑی سی فرصت یہ طول امل
یہ دنیا کے دھندے یہ معیشت کا غم ۔۔۔ یہ دولت کے پھندے یہ جاہ و حشم
یہ خواہش کے جذبے یہ راحت کی چاہ ۔۔۔ ہمارے لئے بن گئے سنگ راہ
ہمیں ہم نے سخت دھوکا دیا ۔۔۔ نہ کرنا تھا جو کام ہم نے کیا
یہ دنیا کے دھوکے کی ٹٹی ہے سب ۔۔۔ ہمیشہ رہی ہم کو اس کی طلب
دیئے بے بہا لعل ہم نے فضول ۔۔۔ عوض میں لیا کیا یہی خاک دھول
کٹی عمر غفلت میں اپنی تمام ۔۔۔ گیا دن گذر ہونے آئی ہے شام

بیماری

ایسی حالت میں بیماری کا سامنا ہوا تو بلا کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں رہی سہی طاقت نے ایک دن کے بخار میں جواب دیا صورت تو پہلے ہی بے رونق تھی۔ ایک ات کے تپ میں اتنا سا منہ نکل آیا۔ درد سر ایسا سر اٹھایا کہ سر اٹھانا مشکل ہوا۔ ناتوانی ایسی بڑھی کہ کروٹ لینی دشوار ہو گئی ہر چیز کی احتیاج اور خود درماندہ حاصل ہو تو کیونکر ہو۔ اس محتاجی اور بے بسی نے جو رنج دیا اس کا صدمہ بیماری سے بھی زیادہ ہوا اپنے بیگانوں نے منہ موڑا یار و آشنا نے ساتھ چھوڑا عزیز و اقارب خدمت سے اکتا گئے۔ اوپر والے تو پھری سے گھبرا گئے۔ دعائیں مانگتے ہیں کہ کہیں جلد جھگڑا چکے زندگی کی سرگذشت تو درد انگیز تھی ہی یہ آخری وقت اور بھی عبرت خیز ہوا ؎

جنگامہ گرم ہستی ناپائدار کا ۔۔۔ چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

Marfat.com

مردہ جسم

(۱) وہ جسم جس کی حفاظت و آسائش میں تمام عمر بسر کی دم [illegible]
رکھنے کا کوئی روادار نہ ہوا یا تو زمین میں دبا کر خاک میں ملا دیا یا کبھی آگ [illegible]

(۲) وہ جسم جو اکیلے گھر میں اندھیرے سے ڈرتا۔ آدمی کی [illegible]
سہم جاتا اب تن تنہا گھپ اندھیرے میں پڑا ہے۔ سنسان [illegible]
بجلی کی چمک۔ برسات کی جھڑیاں۔ جاڑے کی ماوٹیں۔ آندھی کے جھونکے [illegible]
سہہ رہا ہے اور اُف نہیں کر سکتا۔

(۳) وہ جسم جس کو علم کا غرور۔ ہنر کا تکبر۔ حکمت کا گھمنڈ تھا اب نہ علم [illegible]
ساتھ چلی نہ ہنر نے کام دیا سب خاک میں مل گئے۔ [illegible]
بے ہوش و بے خبر خاموش پڑا ہے۔

(۴) وہ جسم جس کو تاج و تخت کا۔ بہت سے ملکوں کا۔ بے شمار [illegible] تھا اب
دو ڈھائی گز زمین اور چار پانچ گز کپڑے کے سوا کچھ بھی اپنے ساتھ نہ لے جا سکا۔

(۵) وہ جسم جو نشہ حکومت میں سرمست اور زیادہ دولت سے سرشار تھا [illegible]
سر جھکانا یا زمین پر قدم رکھنا تاگوار تھا اب عش پائمال ہے [illegible]
کسی کا کچھ نہیں کر سکتا۔

(۶) وہ جسم جس کو ذرا سے جاہل کا غضب یا اللہ دو جہاں کی سہار [illegible]
منوں مٹی کا ڈھیر پڑا ہے۔

(۷) وہ جسم جس کو گل سے [illegible]
سیج پر گل [illegible]

(۸) وہ جسم جو قصر شاہانہ اور [illegible]
خاک ہو کر دوسروں کا خشت مزار بنا دیا گیا۔

Marfat.com

(۹) وہ جسم جس کے ہوش و حواس ایسے سانحے سُن کر بجا نہ رہتے تھے اب اُس پر یہ سب واقعات گزر رہے ہیں اور وہ دم نہیں مار سکتا۔

آخری گت

انجام کار اگر دفن کیا گیا تو سڑ کر کیڑوں کی غذا بنا اگر جلایا گیا تو خاک سیاہ ہو کر برباد ہوا لو بعض ان دونوں صورتوں سے کوئی نصیب نہ ہوئی تو جانوروں نے تکا بوٹی کیا ؎

گر میان مُشک تن را جا شود روز مردن گند او پیدا شود

قید دائمی

اِن ساری مصیبتوں کے علاوہ ابتداء سے انتہا تک ہمیشہ قید میں کٹی کبھی آزادی نصیب نہ ہوئی۔ ولادت کا آغاز زندان رحم میں ہوا۔ وہاں سے چھوٹا تو آغوش دایہ میں گرفتار ہوا ... یہاں سے رہائی ملی تو اُستاد کی حوالات میں بند ہوا۔ یہاں سے جان بچی تو آداب و مراسم کی قید۔ احکام مذہب کی قید۔ ان قیدوں میں ایسا پھنسا کہ مرتے دم تک چھٹکارا نصیب نہ ہوا۔ آخر کار قبر میں دائم الحبس کیا گیا۔

تاثیر صحبت

جسم کی خود تو یہ درگت ہوئی سا اب اُس کی صحبت کا اثر سنئے۔ لباس نے مصاحبت اختیار کی تو وہ آلودگی میلا کچیلا ہو گیا۔ غذا نے رفاقت کی تو پلید و نجس ہو کر جدا ہوئی۔ ہوا منہ میں گئی تو خراب ہو کر نکلی۔ پانی پیٹ میں گیا تو ناپاک ہو کر واپس آیا۔ غرض جس کا حال دیکھا وہ ہوا اور صحبت کا اثر یہ ہوا اُس پہ جان دینا اور اُس کو اپنا آپا جاننا دیدہ و دانستہ دوسرے کی بلا اپنے سر لینا اور مفت عذاب میں پھنسنا ہے ؎

چوں ندہ دانایاں تن پُر حیف را نے شمار اشاید دونے ضعیف را

اے تن ناکارہ ترک من بگو

عمر من بُردی کسے دیگر بجو

Marfat.com

خطبہ [illegible]

یہ علم کہ میں جسم ہوں محض دھوکا ہے [illegible]

جو بے شعور مقید و محتاج و حادث ہے اور [illegible] صاحب [illegible]

اصلِ تو نہ باشد از عناصر [illegible]

غلط فہمی

تجھ میں اے جسم خاکی میں مناسبت کیا ہے [illegible]

شامہ کا کام ہے۔ یہ حواس تو حسب فطرت اپنا اپنا کام کرتے ہیں [illegible]

نہیں دیتا۔ پھر ان میں سے تیرا کونسا کام ہے [illegible]

رنج و راحت میں مبتلا ہوتا ہے حالانکہ تیرا تعلق [illegible]

در خور نظر از حواس کردی [illegible]

عالم ز حضور تست حیران [illegible]

جسم کو جوانی نے بڑھاپا پیری نے [illegible]

و سماعت نے جواب دیا۔ اب [illegible]

اور ہر حالت میں جیسا تھا ویسا ہی [illegible]

تو آنان بگذشت [illegible]

پھر جسم کی [illegible]

تو اپنے وہم میں آپ مبتلا ہے جیسے [illegible]

دست ما [illegible]

تبھی جہان سے [illegible]

معانی ہے آسے [illegible]

نیست را [illegible]

Marfat.com

آفریں بادا اے استاد بحر باف | کہ نمودی معرضاں اور وصاف

تعلیم فنا

فانی شو اگر بقا بایدت | بگذر ز خود ار خدات باید
تا از تو بود ترا گرانی | در اسفلِ سافلیں بماقی

جس جسم کی بدولت تو اس چکر میں آرہا ہے وہ خود زبان حال سے کہتا ہے کہ دیکھ میرا نیچے کا حصہ بشکل (لا) بنا ہے اور اوپر کا حصہ اس (لا) پر قائم ہے پس میری مجموعی ہیئت فنا پر دلالت کرتی ہے اور خود میری حالت گواہ ہے کہ جو طفلی میں تھا جوانی میں نہ رہا اور جوانی میں ہوں پیری میں نہ رہونگا۔

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے | زندگی موت کے آنیکی خبر دیتی ہے

اور جسم بڑھکر اس کے حواس تجھے آگاہ کر رہے ہیں کہ نیستی کا طالب ہو کیونکہ طلب اسی چیز کی ہوتی ہے جو نہیں ہوتی چنانچہ حواس انہیں چیزوں کو ڈھونڈتے ہیں جن کو نہیں پاتے۔

مرد کارندہ کہ انبارش تہی ست | شاد و خوش نے بر امیدِ نیستی است
کہ بروید آں ز سوئے نیستی | فہم کن گر واقفِ معنیستی

اگرچہ تجھکو فنا کی تعلیم صاف صاف ہو رہی ہے ع

پھر تو غور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم

مگر تو اپنے آپ میں ایسا گرفتار ہے کہ کسی بات پر کان نہیں دھرتا اور اپنی جسمی حالت میں ایسا پھنسا ہے کہ پہلی حالت کے تصور سے ڈرتا اور اس کی طلب سے بھاگتا ہے۔

ہمچو آں ہندو بچہ اے خواجہ تاش | روز محمود و عدم ترساں مباش
از وجودے ترس کاکنوں در ویی | آں خیالت لاشئے و تو لاشئی

اور کچھ نہیں سمجھتا کہ فنا میں کیا خوبی ہے۔

از جمادی مردم و نامی شدم | وز نما مردم بحیواں سر زدم

Marfat.com

مردم از حیوانی و آدم شدم | [illegible]
حملۂ دیگر بمیرم از بشر | تا برآرم از ملایک بال و پر
از ملک ہم بایدم جستن زجو | [illegible]
بار دیگر از ملک قربان شوم | [illegible]
پس عدم گردم عدم چوں ارغنون | [illegible]

طفل نوزاد تنگنائے رحم مادر سے اس جہان میں آتا ہے [illegible] جہان کی وسعت و فراخی کا علم نہیں ہوتا [illegible] فضا کو فراموش کر بیٹھا اور وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے ۔

ترس و لرزہ باشد از غیر یقین | [illegible]
آں توئی کہ بے بدن داری بدن | [illegible]
روح دارد بے بدن بس کاروبار | [illegible]
باش تا مرغ از قفس آید بروں | [illegible]

مبتلائے وہم

حواس باطنی میں سے ایک [illegible] نہیں دیکھی [illegible] پیدا کرے [illegible] غیر ہستا او صفات کو اس سے جدا تلاش کرتا ہے [illegible]

من ہمہ [illegible] ذات اوست [illegible] | [illegible]

آہ او ہم [illegible] ذات سے بیگانہ بنا رکھا ہے

وہ [illegible] نہیں سمجھیگا | [illegible]

تو حجاب و پردۂ خود خود بدی | [illegible]
[illegible] | [illegible]

Marfat.com

مگر حقیقت حال عقل میں نہ آئی اور جسم کو مستقل جانا اور خواہشوں کے پورا کرنے میں لگے رہے تو آخر ایک دن یکسانی وہ فنا ہو جائے گا اور تو اُس کی معدومی اور خواہشوں کی محرومی سے ضرور مبتلائے عذاب ہوگا ؎

تو تم نے رستہ بھلایا نہیں   کہ فانی کو باقی دکھایا نہیں
ہے اُستاد کامل کی کاریگری   کہ خالی تھی مٹھی دکھا دی بھری
پڑے بے خبر ہاتے سوتے رہے   عبث نقد اوقات کھوتے رہے
کھلا بھید ہم کو نہ اس بات کا   کہ ہے یہ تماشا طلسمات کا
نہ سمجھے کہ ہے شعبدہ یہ جہاں   نیا سانگ ہوتا ہے ہر دم عیاں
عدم نے مچائی عجب دھوم دھام   سفر کو سمجھنے لگے ہم قیام
یہ تھا مرحلہ جس کو سمجھے تھے گھر   مہیا کیا کچھ نہ زادِ سفر
جسے اصل سمجھے تھے بے اصل تھا   جسے وصل سمجھے تھے وہ فصل تھا
جسے گل سمجھتے تھے نکلا وہ خار   خزاں ان سے آئی تھی سمجھے بہار

تدبیر رفع وہم

اندیشۂ غیر مختصر کن   بنشیں و درونِ خود سفر کن
خود را ز وجود خود جدا کن   یک لحظہ شمار خود رہا کن
گر باز رہی ازیں کمیت   تحقیق شود ترا معیت

اس بلائے جاں ستاں سے بچنے کے لئے اول اس طرف دل لگائے کہ جو ہماری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے کسی وقت اور کسی حالت میں بھی اُس کو ہم سے دوری نہ ہم کو اُس سے مہجوری ھو معکم اینما کنتم ؎

آنکہ حق ہست اقرب از حبل الورید   تو فگندی تیر فکرت را بعید
تیر در ترکش نہ و بنشیں خموش   اے منت قرباں صدا ہم کن بگوش

معنی لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ ماسوی کی نفی۔ الا اللہ ذات کا اثبات [illegible]

اور عالم کو مثل لا کے دیکھتا اور سمجھتا کہ صورت میں موجود [illegible]

محال ہے اسی طرح عالم کی نمود بجہتِ ذات کے نا ممکن [illegible]

سمار ہا ہے واقع میں ذات یکتا کے صفات و افعال [illegible]

یا یوں سمجھنا چاہئے کہ الا اللہ سے مراد ہے [illegible]

لا الٰہ سے مراد ہیں کل ایجاد کی ہوئی اشیا جو عالم مجودیت [illegible]

فانی و معدوم کیونکہ ذات یکتا ہی نے ہر تعین میں تعین اور [illegible]

مگر اس اختلاف و کثرت سے ذات کی یکتائی میں کچھ فرق نہیں آیا [illegible]

رنگ برنگ کے آئینے ہوں ذات ناظر اپنے اپنے رنگ [illegible]

ذات میں کچھ تغیر نہیں آتا اور وہ رنگوں اور پانوں سے پاک [illegible]

قیود و تعینات سے پاک و مجرد ہوتی ہے تو اس کو حق کہتے ہیں [illegible]

معلوم ہوتی ہے تو اس کو عالم یا خلق بولتے ہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا [illegible]

اور حق کیا ہے؟ باطن عالم اور عالم قبل ظہور کیا تھا؟ عین حق [illegible]

غرض وہی ایک ذات ہے جس کے یہ تمام ہو گئے اس کے [illegible]

وہی آخر۔ باقی سب نسبتیں اور اعتبارات ہیں [illegible]

کہے وہ زندیق و ملحد ہے پس معنی لا الٰہ الا اللہ کے یہ ہوئے [illegible]

یعنی ایجاد کی ہوئی اشیا سب فانی و ہالک ہیں [illegible]

گر ترا چشم ہست بکشا و نگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

قرب

جس نے فعال لما یرید پر خیال جمایا اور باوجود کثرت کے اشیا کو ذات واحدت جانا اور سمجھا اُس نے منزل قرب میں قدم رکھا اور جس نے کل شئی ہالک کا یقین کیا اور چشم بصیرت سو دیدہ حال سے ذات واحد کے سوا اور کچھ نہ دیکھا اُس نے زمرۂ صدیقاں میں دم مارا ؎

ہالک آمد پیش وجہش ہست و نیست | ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست
پیش بے حد ہر چہ موجود ست لا ست | کل شئی غیر وجہ اللہ فناست

وحدت

جب تعینات من و ما کا پردہ جو حجاب ذات ہو رہا تھا تجلی وحدت سے محو ہو گیا اور دوئی کا حجاب اُٹھ گیا تو اس حال کو فنائے نفس کہتے ہیں یعنی سالک اپنے نفس سے فنا ہو کر سوا ذات واحد کے جو مرجع و مصدر ہے کل اشیا کی کسی کو نہیں دیکھتا اور اپنے حرکات و سکنات و کردار کو افعال ذات دیکھتا اور محل فعل فاعل حقیقی سمجھتا ہے ؎

چوں بیاندازی نظر را سوئے شے
در نظر آید خدا نے روئے شے

اس سے یہ غرض نہیں کہ جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ یہی صورتیں بدستور نظر آتی ہیں۔ لیکن ان کے پہلے کچھ اور تھے پھر کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ ان پڑھ کے نزدیک یہ تحریر سیاہ لکیریں ہیں۔ مگر پڑھا لکھا آدمی ان لکیروں کے اندر کچھ اور ہی بہار دیکھتا ہے جیسے نابینا موتی کو سنگریزہ محسوس کرتا اور بینا اُس میں آب و تاب مشاہدہ کرتا ہے۔ یا جیسے بے بصر قفس مرغ کو مرغ سمجھتا ہے اور صاحب بصارت مرغ کو قفس سے علیحدہ دیکھتا ہے۔

از ہا حیت دل غبار کثرت رفتن | خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور مشو کہ اصل توحید خدا | واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

حالت حال

جب سالک اثرہ لا الٰہ سے گذر کر [illegible]

تعالیٰ کو پہچانتا وہ کہتا نہیں جو کہتا ہے وہ پہچانتا نہیں۔

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ لوگ گناہ سے [illegible]

گروہ عامی کی نجات کیلئے صرف یومنون بالغیب [illegible]

اس سے گذر جاتے ہیں کفر و اسلام ان کو تلاش کرتا ہے اور [illegible]

و شک سے نہیں نکلتا نفس پھر تنگ قلب [illegible] رنگ روح نہیں [illegible]

حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد عین الیقین کی دھن لگی ہے اور خیالات [illegible]

ہیں بعدہ حق الیقین کی منزل ہے ؎

چوں رسی در منزل حق الیقین [illegible]

لی مع اللہ را وصال اینجا بود [illegible]

حضرت غوث الاعظمؒ کا ارشاد ہے کہ ناسوت شیطان سالک [illegible]

شیطان عارف اور جبروت شیطان اتقی۔ اور جب سالک [illegible]

اور اعیان ممکنات کو فانی نہ جانے [illegible] کو قدرت سے [illegible]

زیست پاک صاف ہو کے بارگاہ عظمت و جلال [illegible]

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا [illegible]

بلکہ تعینات اسمائی و صفاتی سے بھی گذر جائے [illegible]

وکمال الاخلاص نفی الصفات عنہ

پہلی شق لا الٰہ الا اللہ

لا لا کل اشیائے جہاں ذات حق [illegible]

[illegible]

الا اللہ کل اشیا تے جہاں میں ذات جلوہ گر ہے یعنی ذات کے سوا کچھ نہیں ع

بخدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست

غرض اشیا کے ظاہر و باطن میں وہی جلوہ نما ہے اشیا کوئی چیز نہیں ع

بعارفاں جز خدا ہیچ نیست

ہوالاول ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن۔ غرض جو کچھ کائنات میں نظر آئے یا عقل و تصور میں سماتے ایک ایک کی نفی کرے بعدہٗ جو باقی رہے اُس کو ذات حق یا اپنا آپا سمجھے مگر سمجھنا اور ہے دیکھنا اور پھر ہونا اور بات ہے ؎

از عرف ربی ربی رو بخویش | مذہب خود را گزیں در دین و کیش
پیش خود سجدہ نما ایماں بیار | رو خدائے را خدا نبود بکار

نتیجہ بیاں ظاہر ہے کہ راہ حق طالب میں ہے نہ کہ اُس سے باہر جس کا مقصد اُسی میں ہے مذکر اُستاد و کتاب میں ؎

نیست بیروں از در تو ہر چہ ہست | چند جوئی راہِ حق بالا و پست
جاہدو فینا بگفت آں شہر یار | جاہدو عنا نگفت اے بے قرار
جمال بے نشاں داری تو بر در | حقیقت اوست در جانِ تو بہبر
تو خود بشناس و حق شود حقیقت | بروں آ از ہوا و از طبیعت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یوں ارشاد فرمایا اے میرے فرزند تیرا فکر تجھ میں کافی ہے تیرا درد اور تیری دوا تجھی میں ہے۔ کوئی چیز تجھ سے باہر نہیں تو ام الکتاب ہے گو ظاہر میں تیرا جسم چھوٹا سا ہے مگر اس کے اندر بڑا جہان ہے ؎

ہر دو تو از تست درماں ہم توئی | خود عیاں گشتی و پنہاں ہم توئی
خود ز خود آیات خود را باز یاب | در حقیقت خود توئی ام الکتاب
گر تو آدم زادہ چوں او نشیں | جملہ ذرات را در خود بہ بیں

Marfat.com

چیست اندر خم کہ اندر نہر نیست [illegible]

جوہر است انسان و چرخ او را عرض [illegible]

کاینچہ در جستی ز چرخ یا غیب [illegible]

دوسری مشق اللہ

وہ گنج ذات کیا کچھ ہوگا یارب ہیں تحیر ان کن [illegible]

گر خدا گوئی خدا جوئی مکن [illegible]

اللہ جو حقیقت قلبیہ میں ظاہر ہوتا ہے اس کو [illegible]

صورت ہے مظہر حق کی اور یہی صورت ہے مظہر حق کی پہلی صورت [illegible]

خیال ہیں۔ اور وہ حقیقت جو ان صورتوں میں جلوہ نما ہے [illegible]

ہوگا کہ خود تو ہی ہے ؎

خدا بیں خویشتن را خود مبیں تو   کہ تا گردی [illegible]

تو گر معشوق می جوئی تو اوئی   حقیقت [illegible]

نہ بس نظر آئی تھی دروازہ طرح [illegible]

تیسری مشق ہو

مراقبہ معیت [illegible]

یہ ہے کہ خیالات کو سب طرف سے جمع کرکے [illegible]

پست و بلند ہر جگہ خدا ہر وقت [illegible]

الحاصل اس تصور کی مشق [illegible]

ہر وقت و ہر حالت [illegible]

نہ کسی کام کو اپنی طرف منسوب کرے [illegible]

تا نگردی زندہ در [illegible]

Marfat.com

آثار رفع وہم

صد بار اگر نیست شود عالم ہست　　واقف نہ شود کہ ہست عالم یا نیست

اگر دونوں جہان ذرہ ہائے شعاع کی مانند تلاطم میں آئیں اور قلب اپنی جگہ سے نہ ہلے تو یقین کرنا چاہئے کہ اب تعلقات وہمی سے پاک ہوا۔ اور موتو قبل ان تموتوا کی حالت نصیب ہوئی ورنہ یہ دعوٰی کہ ہم جسمانی خواہشوں سے بری ہیں محض دھوکا ہے ؎

اے کہ بہ زباں خدا پرستی　　ایں نیست مگر ہوا پرستی

خطاب (۳)

اے رند قلندر راز کجائی　　سرگشتہ بہر درے چرائی

خواہی کہ سفر کنی قدم زن　　لبیک زناں در حرم زن

گرچہ رہ بیم ناک داری　　اللہ معک چہ باک داری

جب قلب سے میں تو اور میرا تیرا کا خیال مٹ گیا تو سمجھنا چاہئے کہ اب راہ راست پر آگیا ؎

ہر کہ بے من شد ہمہ من ہا در دست　　یار جملہ شد چو خود را نیست دوست

اس کے بعد جس طرف میلان باقی رہا سو روکے اور اس خیال پر جے کہ میں کل ہوں مجھ سے جدا کیا ہے جو خواہش کروں۔ خواہش تو حواس کا خاصہ ہے جو میری مدد سے پیدا ہوئی ہے ؎

میں اگر وہ ہوں جو ہونا چاہئے　　میں ہی میں ہوں پھر مجھے کیا چاہئے

اس مشق سے دل کو صفائی حاصل ہوگی اور خطرے دور ہو کر حق ہی حق باقی رہ جائیگا ؎

بگذر از صوت صدا جملہ ہو ست

در تعلق پا منہ جملہ ضد ہست

حضرت غوث الاعظم کے الہامات میں ہے کہ انسان کو میں نے اپنی ذات سے ظاہر کیا ہے وہ بذات خود کوئی چیز نہیں۔ اس کے ہر قول و فعل و حرکت میں پنہاں محرک میں ہوں میں ہر چیز کا

Marfat.com

مجاور ادا ہوں اور سب اشیا پر محیط۔ کل اشیا محمد [illegible]

سب کی مربوب پر ہوتی تو مربوب کہاں جیسے آۃ [illegible] کے مقابل [illegible]

نواز کے سامنے کا کیا حوصلہ جو دم مار سکے ؎

دو وہاں دا ایم گویا ہم چو نے [illegible]

یک دا ندہر کہ او را منظر یست [illegible]

خطرات کا آنا

صد سوال و صد جواب اندر دلست [illegible] لامکان [illegible]

دل میں خطروں کا آنا خاصیت ذاتی ہے [illegible] مشکل ہے [illegible]

آسان بھی ہے مشکل تو یوں ہے کہ آئے بغیر نہیں رہتے اور آسان یوں ہے کہ [illegible]

ذات ہی کا تصور کرے ؏

چو غیر نیست چرا [illegible]

خیال کرے کہ جب ذاتِ حق ہی سے قلب متحرک ہو [illegible]

آتے ہیں وہ بھی ذات حق سے ہیں ؎

ہر چہ آید در دلت بیجا بجا [illegible]

جملہ عالم را کلام اللہ داں [illegible]

کیونکہ عالم نے ذات حق سے اسی طرح ظہور کیا ہے جیسے [illegible]

تو قلب نور شعاع اور عالم اس کا عکس جو [illegible]

وہ آفتاب ذات جلوہ گر ہے۔ اس لئے [illegible]

جس نے اپنی ذات کو عین حق جانا وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

پھر عاشق کو اشیائے فانی سے وابستگی رہے گی نہ تعینات پر نظر پڑیگی۔ ذرا تامل سے دیکھو کہ یہ چیزیں جو نظر آرہی ہیں نہ پہلے تھیں نہ بعد میں رہیں گی۔ حال میں بھی نہیں۔ کل شیٔ ھالک الا وجہہ ٥

اول و آخر تو بُدی مادر میاں ہیچ ہیچے کو نبایدد رمیاں

پہلے بھی ذات حق تھی آخر میں بھی وہی رہے گی بیچ میں بھی اُس کے سوا کچھ نہیں ٥

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

تنزلات کا چکر

بشنو از نے چوں حکایت می کند وز جدائی ہا شکایت می کند

آفتاب کی بدولت سمندر سے بخارات اُڑتے اور ہوا پر کہیں کے کہیں مارے مارے پھرتے ہیں کسی جگہ ابر بنکر رعد و برق سے آسمان سر پر اُٹھاتے ہیں۔ کہیں برف و ژالہ بنکر گرتے اور وہیں کے ہو رہتے ہیں کسی مقام پر موسلا دھار مینہ بنکر برستے اور زمین پر طوفان مچاتے ہیں وہیں پانی نالوں سے ندیوں پر چڑھائی کرتا اور ندیوں سے دریاؤں کا جوش و خروش بڑھاتا لہریں مارتا ہل کھاتا سمندر کا رستہ لیتا ہے ہموار زمین پر پانی کی روانی نظر آتی ہے مگر آبشار پر پہنچکر نمونہ حشر بپا کردیتی ہے۔ شور و غل کی ہیبت ناک صدا اور تلاطم امواج کا ہوش رُبا ہنگامہ دل کو ہلاتا ہے موجوں کی تڑ کتاڑ اور ایک کا دوسرے کو فنا کرنا حوادث روزگار کا تماشا دکھاتا ہے۔ اس ہنگامہ رستخیز کے بعد کچھ آگے چلکر پھر وہی عالم سکوت طاری ہوتا ہے۔ گویا دنیا کا بین العدمین ہونا آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ کہیں کچھ پانی قلہ کوہ پر برف بنکر جم رہا یا چلتے چلتے راہ بھول کر کسی گڑھے میں جا کر منزل مقصود سے باز رہکر پڑا سڑا کرتا ہے۔ ان عوائق کو پھر آفتاب ہی اپنی نظر عنایت سے دور کرتا ہے یا تو گرمی شعاع سے بخار بنکر دوش ہوا پر اُٹھاتی ہے۔ یا پگھلا کر دریا کی جانب رواں کرتی ہے اور آخر کار اپنی اصل سے جا ملتا ہے ٥

Marfat.com

ہر چہ بینی سوئے اصلِ خود رود

سُن تیرا حال بھی بعینہ یہی ہے

کہیں بلا پھرتا ہے۔ ذات کے علم میں علم سے ارادہ میں اور ارادہ سے

پڑ کر اپنی اصل کو فراموش کر بیٹھا۔ اب وہم و نادانی سے

برف کی طرح جم گیا۔ پس اور است بہت

اگر تو ترکِ خودگیری خدائی

تنزلات کا عمل

جس وقت اپنی شناخت کی طرف توجہ

پھیلیں اُدھر ظلمت وہم کا ظہور ہوتی۔ ادھر گرمی پیدا ہوئی

عقل ٹھکانے لگی اوسان درست ہوئے خیالات

حجابِ رُخ یار ہم آپ ہی تھے

یہاں کے سب تعلقات و اضافات

ملک مال اور اہل و عیال تو درکنار خود جسم و جان بھی اپنے نہیں

کون ہوں؟ اور میرا کیا ہے؟ یہ سب کچھ کیا تھا اگر قلب

میں یا میرا نہ پہلے تھا نہ اب ہے

ایں تماشا ہا طلسمے بیش نیست

اور قلب مجھ سے یہ نہیں

من چہ غم

عالم

اس عالم میں

الطف۔ کثیف تو وہ ہیں جن کے

دیتے جیسے پتھر اینٹ وغیرہ لطیف وہ ہیں کہ نظر تو نہیں آتے مگر حرکت سے محسوس ہوتے ہیں جیسے ہوا مگر وہ بھی جگہ گھیرتے ہیں اس لئے کثیف کے ہم پلہ ہیں جبتک ایک ہوا سے جگہ خالی نہ ہو دوسری ہوا اس جگہ میں سما نہیں سکتی۔ البتہ روشنی ایسی چیز ہے کہ ہزاروں چراغوں ایک ہی جگہ میں سما جاتی ہے۔ اس لئے ان سب سے الطف ہے مگر کثیف اشیا کے اندر جانیسے وہ بھی قاصر ہے یہ تو وہ عالم ہے جو جہات و تعینات کا پابند ہے۔ اس سے بالاتر عالم تصور و خیال ہے کہ اس کو نہ کوئی حجاب مانع نہ کوئی چیز سد راہ مگر خیال میں بھی یہ کسر ہے کہ وہ ارادہ اور قدرت کا محتاج ہے البتہ جہاں ارادہ و قدرت کی بھی حاجت نہیں وہ مقام خلاف ہے کہ عرش سے فرش تک جہاں تلاش کرو موجود ہے مگر وہ بھی تعین سے خالی نہیں۔ ہاں اس کے بعد عقل سلیم کہتی ہے کہ عالم لامکان و لاتعین ہے جس میں یہ سارے عالم سمائے ہوئے ہیں مگر عقل اسکی حقیقت کے ادراک سے درماندہ و حیران ہے۔ پھر سب ان عوالم مکان و لامکان کا ہنگامہ ہم میں موجود ہے اور ہم ہی در اصل اُس کے موجد و قیوم ہیں ؎

هر چه باشد خود توئی غیرِ تو نیست　　خود حجابِ خود شدی نزدیکیست

میں کون ہوں

جملہ عالم مجھ میں اور مجھ سے ہیں تو پھر میں کون ہوں؟ میں جسم یا خواص جسم نہیں کیونکہ میرے بغیر جسم کو میرے نام سے کوئی نہیں پکارتا۔ بلکہ میرا جنازہ کہتے ہیں میں نفس نہیں قلب نہیں روح نہیں۔ کیونکہ یہ سب میرے ہیں۔ میں ان پر محیط ہوں۔ میں ان سے پاک و برتر ہوں آخر میں کون ہوں؟ نہ میں مقید ہوں نہ مطلق۔ نہ میری ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ میں نور ہوں نہ ظلمت نہ یقین ہوں نہ گمان۔ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان میں موجود ہوں۔ اچھا تو میں کون ہوں؟ اے ذہن جاڑا گرمی برسات بہار یہ سب زمانہ میں ہیں اور زمانہ ان میں۔ ایسا ہی ہیں سب میں شامل اور سب سے محفوظ ہوں۔ صحن۔ سائبان۔ جنوبی حجرہ۔ شمالی دالان۔ یہ سب مکان میں ہیں اور ہر ایک مکان ہے اور مکان ان میں ہے۔ اسی طرح میں سب میں ہوں اور سب مجھ میں پھر بھی میں سب سے پاک ہوں

Marfat.com

نہ یہ ہوں۔ نہ وہ ہوں جو ہوں سو ہوں۔ گر یہ نام و نشاں [illegible]

می رہا شباشتہ پیش یعنی تو [illegible] می کردم [illegible]

در نوا آمد منی این ساز را [illegible] چون بہ پیری [illegible]

پیدا وہ ہو جو پہلے نہ ہو۔ مرے وہ جو بعد میں نہ ہو [illegible]

[illegible] موجود ہوں۔ جیسے بیداری و خواب و بیہوشی میں ایک خیال ان حالتوں [illegible]

موجود رہتا ہے پس ان حالتوں کا شاہد میں ہوں نہ یہ حالتیں

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے [illegible] کیوں ہوں پھر [illegible] بیاں

تو نہ این جسم بلی آن دیدۂ [illegible] جسم گر جان [illegible]

آب جان را ریز اندر بحر جان [illegible] شوی در یائے [illegible]

تا ترا آنجا برد کوہ بودہ است [illegible] جستن اندر [illegible]

اور میں اس بکھیڑے میں کیوں پڑوں کہ شاہد و مشہود۔ یہ جو دو [illegible]

سے پہلے تھا کیونکہ جوہر لطیف انسانی جو خیال کرتا ہے وہی [illegible]

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ [illegible] تو استخوان و ریشۂ

گر گل ست اندیشۂ تو گلشنی [illegible]

خطاب (۴۲)

کے مقید [illegible] اصل مطلق شود [illegible]

باش تا روزے کہ این فکر و خیال [illegible]

می نماند در جہاں یک تا دو [illegible]

نے سما نے [illegible] اختر نے [illegible]

لیک با این جملہ بالا تر خرام [illegible]

گرچہ این مستی چو بادہ [illegible] شبہ ہست [illegible]

اور تم میں قدس کا بیان نہیں ہو سکتا بقول مولینا روم ؎

چیست دیگر ماند ماگفتنش ۔۔۔ با تو روح القدس گوید نے منش

نے تو گوئی ہم بگوش خویشتن ۔۔۔ بے من و بے غیر من اے ہم تو من

ہوش را بگذار و انگہ ہوشدار ۔۔۔ گوش را بر بند و انگہ گوشدار

غرض جملہ خیالات و تصورات سے گذر کر حالت گم گشتگی میں محو و مستغرق ہونا چاہیے

پھر نہ شاہد ہے نہ مشہود نہ خودی ہے نہ خدا ؎

یارب کوئی نقش مدعا بھی نہ رہے ۔۔۔ اور دل میں خیال ما سوا بھی نہ رہے

رہ جائے تو صرف بے نشانی باقی ۔۔۔ جو آئے سمجھ میں وہ خدا بھی نہ رہے

اور اس مقام کو التوحید ترک التوحید فی التوحید کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب موحد مقام توحید میں پہنچتا ہے تو وہاں موحد رہتا ہے نہ توحید۔ نہ خودی نہ خدا۔ نہ عابد نہ معبود۔ نہ ہستی نہ نیستی۔ نہ ذات نہ صفات۔ نہ جبرئیل نہ قرآن۔ نہ اسم نہ مسمی۔ نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن۔ نہ بہشت نہ دوزخ۔ نہ نور نہ ظلمت۔ نہ نفی نہ اثبات۔ نہ آسمان نہ زمین۔ نہ منزل نہ مقام نہ طالب نہ مطلوب نہ طلب۔ نہ عاشق نہ معشوق۔ نہ آدم نہ ابلیس۔ نہ کفر نہ اسلام۔ نہ حلال نہ حرام نہ عدم نہ وجود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جب عارف اپنے نفس کی شناخت کر لیتا ہے تو اپنے رب کو پہچانتا ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور اس شناخت سے بے اختیار شکر نامتناہی واجب ہوتا ہے جس کی شدت و کثرت میں نہ عارف رہتا ہے نہ معروف علی ہذا کمال عشق بھی یہی ہے کہ نہ عاشق ہے نہ معشوق صرف عشق ہی عشق رہ جائے اگرچہ بظاہر کمال عشق یہ سمجھ میں آتا ہے کہ معشوق سے وصل ہو جائے مگر اصل یہ ہے کہ اس کو بھی بھول جائے کیونکہ حیات عاشق عشق سے ہے نہ معشوق سے جیسے پروانہ جب شمع پر گرا تو اس کا وجود جو غیریت تھا بالکل فنا ہو گیا اور شمع آتش نے اس کو بالکل اپنا سا بنا لیا پس اس کی غذا و بقا اب محض آتش ہے نہ شمع نہ خود پروانہ۔ اور اسی مقام کو حضرت عطار یوں فرماتے ہیں ؎

دل بود جمعہ خود ز چہار خطر [illegible]

اول

گر بود خاطر تو مائل حق [illegible]

دوم

ور بسوئے عبادت بکشد [illegible]

سوم

ور شود این تن تو مائل خود [illegible]

چہارم

ور بیابش در تردد جامہ [illegible]

جانِ من این خطر ز شیطان است [illegible]

از خطرہا اگر برون آئی [illegible]

نام این منزلے تو دادنے [illegible]

لیک اینجا ستادنت مشکل [illegible]

اور حضرت قلندر صاحب پانی پتی نے ایک ہی شعر میں [illegible]

سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک [illegible]

پیدائش عالم وفنائے عالم

وہ ذات بیچون وبیچگون [illegible]

شے کو اس سے مناسبت ز لطافت [illegible]

ماہیت سے کچھ واقفیت [illegible]

فہم سے بری ہے لیس کمثلہ شئ [illegible]

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

Marfat.com

پس اُس تک رسائی بے صفات کے اور صفات تک بغیر آثار کے ناممکن ہے ؎

جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا ۔۔۔ تجھے ہم نے کبھی تنہا نہ پایا

ان آثار ہی کا نام عالم ہے۔ جس کو نہ فانی کہہ سکتے ہیں نہ باقی۔ نہ باطل کہہ سکتے ہیں نہ حق۔ اس عالم میں آثار صفات کا رنگا رنگ مخلوق کی صورت میں نظر آنا یا عقل و ادراک میں پایا جانا صرف ایک نمود ہے جو اہل ظاہر کے نزدیک موجود حقیقی اور اہل باطن کی نظر میں نیست ہست نما ہے ؎

بحر را پوشید و کف کرد آشکار ۔۔۔ باد را پوشید و بنمود ت غبار

اُس ذات پاک سے عالم امکان میں اول روح نے ظہور پکڑا۔ جو نہایت لطیف اور اثر فعل سے پاک و مبرا ہے۔ حضرت قلندر پانی پتی نے روح کے مخاطبہ میں چند اشعار لکھے ہیں ؎

مرحبا اے فیض بخش کائنات ۔۔۔ یافت ترکیب از وجودِ تو حیات

غرق بودی در محیط ذات پاک ۔۔۔ از تو روشن شد چرا ایں تیرہ خاک

اے کہ بودی در ہوائے لامکاں ۔۔۔ چوں جدا گشتی بگو راز نہاں

پاک بودی در حریم کبریا ۔۔۔ از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا

گاہ در دوزخ روی سازی مقام ۔۔۔ گاہ در جنت روی اے خوش خرام

گہ کنی جلوہ در اقلیم فنا ۔۔۔ گہ روی در عالمِ ملکِ بقا

از تو روشن کوکبِ ایمانِ من ۔۔۔ پردہ بردار از رُخِ جانانِ من

در سخن شد عندلیبِ بانوا ۔۔۔ گفت بشنو تا بگویم رازہا

آفرید حق مرا از نور ذات ۔۔۔ تا شناسم ذات او را از صفات

بودہ ام در باغ وحدت گلستاں ۔۔۔ چوں بکثرت آمدم گشتم عیاں

امر ربم روح کردہ نام ما ۔۔۔ کردہ پر ساقی ز وحدت جام ما

تافت بر ہر ذرہ خورشید کمال ۔۔۔ گشت پیدا از جمالِ ذوالجلال

غرض روح نے جب ارادہ کیا کہ میں کچھ کام کروں تو اُس سے جو حرکت پیدا ہوئی اُسی کا نام

Marfat.com

قلب ہے۔ یا یوں سمجھو کہ وہ نقطہ جس سے وابستہ [illegible]

ارادہ اظہار ہوا تو محسوسات تک نظر آنے لگے [illegible]

ہوتی ورنہ خیر ہے

کی جو میں قلب نے فرا حرکت [illegible]

یہاں سے ظاہر ہے کہ قلب بھی ایک [illegible]

موجودات میں ساری اور ہر جگہ موجود ہے

ایں جمال دل جمال باقی است [illegible]

خود ہم او آب است وہم ساقی وست [illegible]

اس آئینہ سے فوراً دوئی یعنی دیکھنے والا اور [illegible]

پکڑا سمجھنے کی بات ہے گویا تمہاری صورت تم کو تمہارے اندر نظر آنے [illegible]

میں اپنے آپ کو نظر آنے لگے گی۔ جیسے فوراً آفتاب جب [illegible]

ہی نے آفتاب کو دیکھا ہے

روئے در روئے شہود اندر شہود [illegible]

خود خودی با خود رو دیگر مپو [illegible]

چوں تو خود یار خودی در خانہ ان [illegible]

رو سوئے بسطام دل کن خوش نشیں [illegible]

مگر جب دیکھنے والا جلوہ صورت بنا [illegible]

آشنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت [illegible]

جتنا کہ ہم [illegible]

میں جلوۂ ناز سے نکل کر [illegible]

خود اپنی تلاش کو چلا ہوں [illegible]

Marfat.com

گم ہو کے بنا ہوں اپنا جویا — میں خود نہیں دوسرا ہوں گویا
بیگانہ وشی میری عجب ہے — اپنے کو بھلا دیا غضب ہے

اگر خیال ظاہر پر دوڑ گیا تو اشیائے فانی پر فریفتہ ہو کر مبتلائے عذاب ہو گیا اور باطن کی طرف متوجہ ہوا تو حقیقت پر مائل ہو کر اپنی اصل میں جا ملا اور راحت جاوید اُس کا حصہ ہوا جیسے سمندر کی لہر اگر باہر آئی تو ہزارہا مختلف لہروں سے اُس کو سابقہ پڑا اور جو اندر کی طرف گئی تو اصل میں جا ملی۔ پس جب تک یہ حرکت قائم ہے قیام عالم ہے اور جب یہ جاتی رہی عالم بھی نہ رہا ؎

صورت از بے صورتی آمد بروں — باز شد انا الیہ راجعون

غرض عالم کی بود و نابود حرکت قلب پر منحصر ہے۔ اسی سے تفرقہ اٹھا اور اسی سے فرو ہو جاتا ہے۔ جیسے آگ ہوا سے ہی بھڑکتی اور ہوا سے ہی بجھ جاتی ہے ؎

دنیا خوابے ست زندگانی دروے — خوابے ست کہ در خواب ببینی آں را

واقع میں یہ سارا جہان جو بمد روح نظر آ رہا ہے ایک خواب طویل ہے کہ خیال انسانی نے اُس کو اصلی مان رکھا ہے ورنہ اپنا ہی ظہور ہے۔ یعنی اپنے ہی خیال نے یہ صورت پکڑی ہے ؎

نظر چاہیے اور صفا چاہیے — دل آئینہ ہے دیکھنا چاہیے
کروں مرکز قلب پر میں نگاہ — کہ نکلی جہاں سے دو عالم کی راہ
پڑی اپنی صورت پہ اپنی نظر — ہوا عکس آئینہ میں جلوہ گر
فقط میں ہی میں ہوں کہاں غیر ہے — بنے ایک کے دو عجب سیر ہے
کیا آپ پر میں نے اپنا ظہور — نمایاں دوئی پر دوئی مجھ سے دور
عدم میں بھی میں آپ موجود ہوں — کہ شاہد بھی ہوں اور مشہود ہوں
میں جنبش کروں تو وہ جنبش کرے — مرے حکم سے وہ جیتا اور مرے

Marfat.com

نہ مجھ سے جدا وہ نہ میں اُس سے دور [illegible]

وہ مجھ میں سمایا ہے بن کر عدم [illegible]

میں کرتا ہوں ظاہر میں اُس سے خطاب [illegible]

ہے القصہ فعل اُس کا میرا ہی کام [illegible]

رنگ جو بعد آفتاب روشنی میں نظر آتا ہے [illegible] نہیں کہتا بلکہ آفتاب ہی کا ظہور ہے کیونکہ آفتاب کے خیال [illegible] ہے نہ اس کو عین کہہ سکتے ہیں نہ غیر۔ یہ طلسمات دو جہان بھی [illegible] ورنہ حقیقت میں آفتاب حقیقی جلوہ گر ہے ؎

اپنے ہی تصور میں یہ جملہ طلسمات [illegible]

جب زور ہوا وہم کا سب ہو گئے موجود [illegible]

ہے روشنی سب ایک تمیز اور نہ تفرق [illegible]

ہر چند مٹھائی کے بکثرت ہیں کھلونے [illegible]

ہر قسم کا مبدا ہے وہی ایک حلاوت [illegible]

نے کشف و کرامت نہ مناسب نہ مراتب [illegible]

اہل عالم کی حالتیں

اہل عالم کی حالتیں [illegible] خواب [illegible] برابر ہیں۔ صرف اتنا ہی فرق ہے کہ [illegible] ایک [illegible] وجود خارجی نہیں رکھتیں۔ ایسے ہی خواب میں [illegible] دونوں حالتیں خواب و خیال [illegible] میں پیش آتے ہیں وہ اُس حالت میں [illegible] بدل گئی تو بے اصل معلوم ہوتے [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ اُن کی قلبی حصول معرفت کے وقت کھل جاتی ہے۔ اُس وقت حیرت ہوتی ہے کہ یہ سارا تماشا جو نظر آ رہا تھا کہاں گیا ع

نے سما بینی نہ اختر نے وجود

جب آنکھ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ — جب آنکھ ہوئی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے

بیداری کے ربط و ضبط و تعلق باہمی کا معاملہ بھی خواب جیسا ہے۔ نہ یہ وجود اصلی رکھتا ہے نہ وہ۔ معرف خیال نے ماں رکھا ہے سہ

بحر وحدت میں سب ہیں مستغرق — روح و جسم و حواس و عقل و کمال

ذات واحد صفات گوناگوں — غضب و رحمت و جلال و جمال

ہے عیاں نسبت و اضافت ہیچ — ہستی و نیستی بھی ہے پامال

آن واحد ہے جو ہوا سو ہوا — وقت ماضی یہاں نہ استقبال

بیان بالا سے ظاہر ہوا کہ جیسے خواب کی اشیا بیداری میں باقی نہیں رہتیں ایسے ہی عالم بیداری کی اشیا معرفت کے وقت نہیں رہتیں۔ کیونکہ جب انسان اپنے اصلی مرکز پر جہاں سے چلا تھا پہنچ جاتا ہے تو یہ سارا جہان مٹ جاتا ہے۔ جیسے نقطہ فوکس یا نقطہ سواغ میں جو نظر پتلیوں سے گذر کر بناتی ہے سارے جلسہ کی صورتیں سما جاتی ہیں اور نہیں معلوم ہوتا کہاں گئیں ع

نکل گئی پربت کو رائی سرسوں بھوپالی آنکھوں نہیں

اور یہ نقطہ (مرکز اصلی انسان) محدود معین نہیں نہ طول رکھتا ہے نہ عرض نہ عمق نہ بعد نہ مسافت نہ تحت نہ فوق نہ راست نہ چپ نہ پیش نہ پس اور ایک ذرہ بھی امکنہ علیین و سافلین نامتناہی کا اُس سے خارج نہیں

لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض سہ

ز نقطہ مگر و می باش ساکن — کہ تا چوں انبیا باشی تو ایمن

شبلی علیہ الرحمۃ نے اسی مقام بے مقامی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میں نقطہ بائے بسم اللہ ہوں۔ آن واحد وہ لحہ ہے کہ ازمنہ گذشتہ و نیا مذ ازل سے ابد تک اُس میں موجود و حاضر ہیں سہ

Marfat.com

چوں نہ ساعت ساعتے بیروں شوی   چوں نماند محرم [illegible]

زانکہ آں سو جملہ ملت ہا یکے ست   صد ہزاراں سال و ساعت [illegible]

ہست ازل را و ابد را اتحاد   عقل را رہ نیست [illegible] اعتقاد

لامکانے کاندراں نور خداست   ماضی و مستقبل و حالش کجاست

یہ نقطہ یا لحہ واحد حقیقی کے اسرار وحدانیت و فردانیت کا مظہر ہے [illegible]

ذات پاک اس سے بھی منزہ ہے کیونکہ ازمنہ و امکنہ وجہات سب حادث ہیں اور وہ قدیم

پھر حادث میں قدیم کی سمائی کہاں۔ اور یہ مقام خبر دیتا ہے لی مع اللہ وقت[1] اور مقام

محمود[2] اور مقام ابراہیم[3] سے ؎

الا اے نور قدسی بازنما   ز زنگ آئینہ دل پاک بزدا

زمین و آسماں بردار از پیش   نمود جسم و جاں بردار [illegible]

جب سالک کو رحمت کاملہ جذب کر کے مشاہدہ میں لیجاتی ہے تو اس کو حال

کہتے ہیں اور حال میں کچھ شعور نہیں رہتا ہے جو پہنچتا ہے سو ہی [illegible]

کیا آسکے ؏

محرم ناسوت با لاہوت بلو

نے نفی شود تسا نہ اثبات   ایں [illegible]

راہ پس و پیش بستہ گردد   [illegible]

نے شرح بود عبارتے را   نے زہرہ [illegible]

اے خدا بنما تے مارا آں مقام   کاندراں [illegible]

---

[1] لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ نبی مرسل ولا ملک [illegible]

[2] مقام محمود عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

[3] مقام ابراہیم ومن دخلہ کان آمنا

گام اندازیم و آنجا گام نے　　جام پردازیم و آنجا جام نے

زانکہ آنجا جملہ اشیا جانی است

معنی اندر معنی و ربانی است

درین جا مے نماید حق دلدار　　عیان عشق باشد لیس فی الدار

درین جا نیست جسم و عقل و ادراک　　نمود است ایں جا صانع پاک

مُناجات

(از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم)

خدایا وہ کامل نظر دے مجھے　　کہ ہر ایک ذرّے میں دیکھوں تجھے

وہ غم دے کہ ہو جائیں سب غم غلط　　نہ ہو اور کچھ تو ہی تو ہو فقط

اگر غرق طوفاں ہو کل کائنات　　نہ پھسلے مگر میرا پائے ثبات

ہے دھیان میں کچھ نہ دوزخ بہشت　　تری دید بنجائے میری سرشت

مرے دل سے زنگِ دوئی دور کر　　مرے دل کو وحدت سے معمور کر

مٹے وہم باطل نظر آئے حق　　پڑھوں پتے پتے سے تیرا سبق

نگاہوں میں ہو جلوہ گر تو ہی تو　　ہر اک گل میں پاؤں ترا رنگ و بو

کروں فہم تجھ کو ہر اک بات سے　　سنوں تیرا نغمہ جمادات سے

ترا جلوہ دیکھوں نہان و عیاں　　نہ پائے مگر مجھ کو میرا نشاں

تیرے بادۂ عشق سے ہو کے مست　　سنوں گوش جاں سے ندائے الست

کھوؤں میں بلے اور ہو جاؤں لا　　محبت کے شعلے سے مجھ کو جلا

کھول اور سنوں خود بخود چشم و گوش　　[illegible]

Marfat.com

محبت کے دریا میں جب کو دیا | [illegible]
رہے ما سوا کا نہ ذرہ خیال | [illegible]
خلا و ملا میں نہ ہو وہم غیر | [illegible]
مرے وصف بن جائیں تیری صفات | [illegible]
مری بات بن جائے تیرا کلام | مری [illegible]
پلا مجھ کو عرفاں کا جام رحیق | تیرے [illegible]
نہ لیلیٰ رہے اور نہ مجنوں رہے | [illegible] درمیاں [illegible]

نہ ساغر رہے اور نہ ساقی رہے
سوا تیرے کوئی نہ باقی رہے

تمام شد

[illegible]

سیرۃ شہید کربلا حضرت امام حسین

آپ کے حالات زندگی و شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ ہے جس میں آپ کے مزار مقدس کے علاوہ دیگر شہیدان معرکہ کربلا کے مزارات کے فوٹو تصاویر بھی زینت کتاب ہیں یہ معرکۃ الآرا کتاب چھپا ہو مزرق اور لائف جلد نے کتاب کی ظاہری صورت کو بھی نہایت لفریب بنا دیا ہے۔ مولانا عاشق حسین صاحب سیماب وارثی اکبر آبادی کا زور قلم کربلا کا بیان اور مولانا کی زبان ہے رومانی کاغذ چھپی ہے جلد پر کتاب اور مصنف کا نام سنہری حرف میں انگریزی کتابوں کی طرح کندہ ہے قیمت مجلد (۴) بلا جلد (۳)

سیرۃ الکبریٰ رض

یعنی سوانح عمری ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نتیجہ طبع سید عاشق حسین صاحب سیماب وارثی اکبر آبادی جنکی تالیفات زیادہ تعریف کی محتاج نہیں آپکے مزار پر انوار کا فوٹو کتاب شروع میں لگا ہوا ہے ولائتی کپڑے کی خوشنما جلد ہے قیمت مجلد عہ بلا جلد عہ

سیرۃ حضرت بلال رض

یہ اس حبشی غلام کے حالات ہیں جو رسول اللہ صلعم کے اثر صحبت سے اس درجہ تک پہنچا جس کے حصول میں لاکھوں بندگان خدا ناکام رہے ہیں زمیندار مرحوم کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سید وجاہت حسین صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ بغیر وضو کئے انہوں نے کتاب کا ایک حرف بھی نہیں لکھا شہر دمشق کا ایک مفصل سلکی خاکہ جہاں آپ کا مزار پر انوار واقع ہے اور نیز مزار کا فوٹو کتاب کے ساتھ ہیں ولائتی کاغذ اور ولائتی کپڑے کی جلد پر کتاب اور مصنف کا نام سنہری کندہ ہے قیمت مجلد عہ بلا جلد عہ

حیات ابدی

حضرت رابعہ بصریہ مشہور خدا پرست بی بی تھیں اور حضرت حسن بصری کا زمانہ آپ نے دیکھا تھا۔ یہ ایسی صالح خاتون تھیں کہ حضرت معبول بارگاہ الٰہی اولیا ہو کر بعد انہیں پہنچے۔ آپکے حالات مستورات کے پڑھنے کے قابل ہیں لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ بھی خوب لگایا ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر کارخانہ صوفی المعجبات پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

کتب تصوف [illegible]

مشاہیر اسلام و صوفیائے کرام کے [illegible]

کہ ہم لوگ بھی ان بزرگوں کے روحانی فیوض و برکات سے [illegible]

اپنی سادہ اور پاک تعلیم سے قرون اولیٰ میں کیسے کیسے [illegible]

پیدا ہوئے ہیں ان بزرگوں نے معرفت کے رموز باطنی [illegible]

اشاعت کی کہ آج تک ساری دنیا پر شیوخ باطن کی عظمت [illegible]

کیواسطے ان کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے [illegible]

نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور اس غرض سے کہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید کر [illegible]

فی الحال معبران فیل شائع ہو چکی ہیں شائقین خود پڑھیں اور اپنے [illegible]

۱	حضرت منصور بن حلاج رح	[illegible]	[illegible]	حضرت [illegible]
۲	حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح	۱ر	۲۱	حضرت خالد [illegible]
۳	حضرت شاہ سلیمان تونسوی رح	۱ر	۲۲	حضرت [illegible]
۴	حضرت امیر خسرو رح	[illegible]	۲۳	حضرت [illegible]
۵	حضرت خواجہ حسن بصری رح	۱ر	۲۴	حضرت امام [illegible]
۶	حضرت غوث اعظم جیلانی رح	۱ر	۲۵	حضرت [illegible]
۷	حضرت سلمان فارسی رح	[illegible]	۲۶	سلطان صلاح الدین [illegible]
۸	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح	۱ر	۲۷	حضرت [illegible]
۹	حضرت شیخ سنوسی رح	۱ر	[illegible]	حضرت [illegible]
۱۰	حضرت امام بخاری رح	۱ر	[illegible]	حضرت [illegible]
۱۱	حضرت سرمد شہید رح	۱ر	[illegible]	حضرت [illegible]
۱۲	حضرت شیخ بوعلی قلندر رح	۱ر	۳۲	[illegible]
۱۳	حضرت بابا فرید شکر گنج رح	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	حضرت عبداللہ بن عمر رض	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	شیخ محی الدین ابن عربی رح	۱ر	[illegible]	[illegible]
۱۸	حضرت عمر خیام رح	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹	حضرت شہباز قلندر رح	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر کارخانہ [illegible]

Marfat.com

سیرۃ حضرۃ عائشہ صدیقہؓ

اِس کتاب میں اُس متبرک ہستی کے سوانح زندگی تحریر کیے گئے ہیں جس کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تمام دنیوی نعمتوں کے مقابلہ میں اپنی ذات جامع کمالات کے لئے انتخاب فرمایا تھا۔ یہ وہی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ زوجہ رسُولؐ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کی براءت کا قرآن کریم ذمہ دار بنا ہے۔ انہیں کی محبت کے واسطے سردار دو عالم شفیع الامم نے اپنی پیاری دلبند خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراؓ کو خاص طور پر ارشاد فرمایا تھا کتاب کی عبارت اُردو لٹریچر کا انتہائی لطف دکھا رہی ہے عبارت کی سلاست محاورات کی دلچسپی لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ ہر ایک دل آویز ہے۔ واقعات کی تصویر اس طرح کھینچی گئی ہے گویا پڑھنے والا پڑھ نہیں بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اس کتاب کے تحریر کرتے وقت ایک خاص امر یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ مُلک کی مہذب خواتین یا جوان لڑکیاں اگر اسے پڑھیں تو انہیں ایک فقرہ بھی ایسا نہ ملے جو اُن کی تہذیب کے خلاف یا جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والا ہو۔

واقعات پیدائش سے وفات تک مع متعلقات نہایت تکمیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ ہمارے مُلک کی عورتیں اور مرد اگر مخرب اخلاق کتابوں کا مطالعہ چھوڑ کر اس قسم کی دینی کتابیں پڑھا کریں تو دل بہلنے کیساتھ مذہبی برکتیں سعادتمندی نیک سلیقہ اور علم بھی حاصل ہو۔ قیمت مجلد تین روپے بلا جلد دو روپے دس آنہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ صُوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

Marfat.com

سیرۃ حضرت فاطمۃ الزہرا ؑ

کا

پہلا ایڈیشن ایکہزار صرف تین ماہ میں فروخت ہو گیا۔ دوسرا ایڈیشن دو ہزار طبع ہوا ہے

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی میں ایک جامع اور مفصل کتاب ایسے دردانگیز واقعات سے پُر ہے جس کے مطالعہ سے پڑھتے روتے ہچکی بندھ جاتی ہے۔ بنت الرسول ؐ کے حالات ہر ایک شریف عورت کے پڑھنے کے قابل ہیں جن سے عبادت خدا۔ محبت خلق۔ ایثار سلیقہ۔ ہمدردی بنی نوع انسان۔ سخاوت۔ تربیت اولاد خدمت والدین۔ اطاعت شوہر۔ کفایت شعاری وغیرہ کے ہزاروں مفید سبق ہماری مستورات سیکھ سکتی ہیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے تفصیلی نقشے خاکے۔ اور آپ کا شجرہ نسب کتاب کے حسن کو دوبالا کر رہے ہیں۔ جنت البقیع۔ مسجد بیت الحزن۔ آپ کے مزار مقدس پر برقی روشنی کا نظارہ۔ مشہد امام حسین ؑ۔ جامع سیدنا حسین ؑ۔ جامع اموی کا اندرونی محراب اور دیگر کئی فوٹو کی تصویریں خرچ کثیر سے تیار کرا کر کتاب کے ساتھ لگا دی گئی ہیں۔ ہندوستان کے تمام چوٹی کے شاعروں کی نظمیں اس کتاب کے لئے خاص طور سے حاصل کی گئی ہیں۔ جس سے کتاب کی خوبی دوچند ہو گئی ہے۔ ولایتی کاغذ ولایتی طرز کی جلد جس پر مصنف کا نام روپہلی حروف میں کندہ ہے حجم تین سو صفحہ۔

قیمت مجلد ۳؍ بلا جلد ۲؍ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] در ایں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب

خطباتِ نبوی

جس میں

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام خطبات

[illegible] العمر میں آپ نے مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائے

(مع ضروری حالات و واقعات)

مرتبہ و ترجمہ

[illegible] مؤلف مکتوبات نبوی

۱۹ [illegible]

[illegible] المعارف لاہور [illegible] کی

قیمت [illegible]

[illegible] چھپی

Marfat.com